www.KitaboSunnat.com

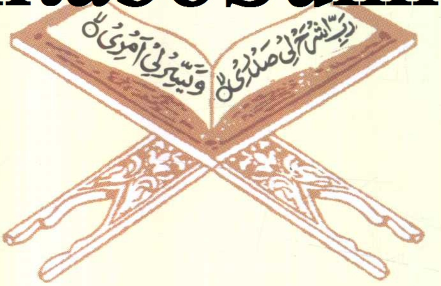

تحفہ منیفہ رسالہ متبرکہ مصنفہ استاذ الکل امام القراء حضرت اقدس مولانا الحافظ
القاری المقری محمد عبد اللہ خان صاحب مہاجر المکی علیہ الرحمۃ سابق شیخ التجوید
والقرآت "مدرسہ عالیہ صولتیہ" مکہ مکرمہ

مسمّٰی بہ

تعلیم الوقف (کامل)

مع شرح

تفہیم الوصف

مؤلفہ

(قاری) محمد اسمٰعیل صادق خورجوی مکی
مدرس تحفیظ القرآن مکہ معظمہ

باہتمام

قاری محمد عبد الواسع شعرانی سلمہ اللہ تعالیٰ
متعلم جامعہ "ام القریٰ" مکہ معظمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

اعلان

واضح ہو کہ پیشِ نظر کتاب کو عزیزی المحترم جناب الحاج محمد قاسم ولد الحاج عظیم اللہ صاحب انصاری مرحوم (متوفیٰ ۲۱ر ستمبر ۲۰۱۲ء روزِ جمعہ) کے ایصالِ ثواب کے لیے طبع کروایا جا رہا ہے۔

لہٰذا کوئی صاحب بھی اس نسخہ کو فروخت کرنے کے مجاز نہیں ہوں گے۔

المؤلف

(قاری) محمد اسمٰعیل صادق خورجوی

مسجد مرکز تبلیغ محلہ قاضی واڑہ خورجہ

ضلع بلند شہر۔ یوپی۔ انڈیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قاری محمد مصطفیٰ راسخ

www.KitaboSunnat.com

بعینہ طبع کی عام اجازت ہے

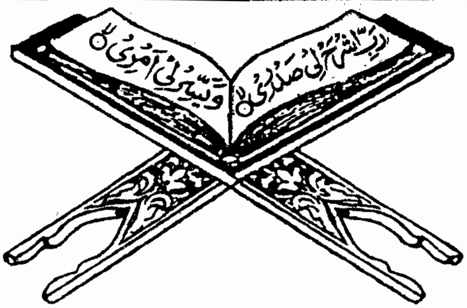

تحفۂ منیفہ رسالہ متبرکہ مصنّفہ استاذ الکل امام القراء حضرت اقدس مولٰنا الحافظ
القاری المقری محمد عبد اللہ خاں صاحب مہاجر المکی علیہ الرحمۃ سابق شیخ التجوید
والقراآت، مدرسہ عالیہ صولتیہ، مکہ مکرمہ

مسمّٰی بہ

تعلیم الوقف (کامل)

مع شرح

تفہیم الوصف

مؤلفہ

(قاری) محمد اسمٰعیل صادق خورجوی مکی
مدرس تحفیظ القرآن مکہ معظمہ

www.KitaboSunnat.com

باہتمام

قاری محمد عبد الواسع شعرانی سلمہ اللہ تعالیٰ
متعلّم جامعہ "اُمّ القریٰ"، مکہ معظمہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

استاذی المحترم شیخ القراء حضرت الحاج حافظ مقری قاری نیاز احمد صاحب نگینوی سابق صدر شعبۂ تجوید و قراءات مسلم یونیورسٹی علی گڑھ ہند

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للہ وکفٰی وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

امام القراء حضرت مولانا قاری عبد اللہ خاں صاحب مکیؒ کا تحریر فرمودہ رسالہ تعلیم الوقف ایک مختصر و متبرک رسالہ ہے جو شروع سے اب تک رسالہ تجوید القرآن از حضرت مولانا تھانویؒ کے حاشیہ پر طبع ہوتا رہا ہے جس میں کاتبین و ناشرین کی بے اعتنائی و بے توجہی کی وجہ سے بہت سی اغلاط ہو گئیں بلکہ رسالہ ناقابل استفادہ بن گیا۔

فخر القراء جناب مولانا الحافظ القاری المقری محمد اسماعیل صادق خورجوی سابق صدر شعبۂ تجوید و قرأت مدرسہ عربی خازن العلوم خورجہ حال شیخ التجوید والقرأت ببلد اللہ مکہ معظمہ کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے کہ انھوں نے نہ صرف متعدد نسخوں سے تقابل و تطبیق کے بعد اس کی تصحیح کی بلکہ ایک سو تحشیات و تعلیقات اور سوانح حضرت مصنفؒ بھی تحریر فرما کر ایک عظیم الشان کارنامہ انجام دیا ہے جس کو دیکھ کر یقیناً قراء حضرات خوش ہوں گے میں نے اس شرح "تفہیم الوصف"، کا بالاستیعاب مطالعہ کیا جس سے میری خوشی و مسرت کی کوئی انتہا نہ رہی کہ شارح موصوف زید مجدہ نے خوب علمی گوہر لٹائے ہیں جیسا کہ حضرات اہل علم اندازہ فرمائیں گے۔ عیاں راچہ بیاں۔

ماشاء اللہ شارح موصوف تدریسی افادہ کے ساتھ تحریری افادہ کا بھی خاصا ذوق رکھتے ہیں چنانچہ اب تک کئی کتابیں قواعد المبتدی۔ تجوید المبتدی (معروف بہ "فیوض مکیہ")۔ وقوف المبتدی حاشیہ فیض السعید بر رسالہ تیسیر التجوید۔ اور کتاب التحفہ بروایت شعبہ (معروف بہ "تنشیط المبتدی") وغیرہ معرض تحریر میں آچکی ہیں اور موصوف کے تلامذہ و مستفیدین کا حلقہ تو بہت وسیع ہے جن میں سے چند مشہور حضرات یہ ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱ مولانا المولوی الحافظ القاری المفتی عبدالرحمٰن صاحب استاذ تفسیر دارالعلوم حیدرآباد

۲ مولانا المولوی الحافظ القاری محمد انوار صاحب جبل پور ایم پی

۳ حافظ قاری مقری محمد عبدالواحد صاحب گونڈوی مرحوم شیخ التجوید مدرسہ عربیہ منظر العلوم چاندپور بجنور

۴ حافظ قاری عبدالرب صاحب مکی (بی۔اے) محلہ عزیزیہ مکہ معظمہ

۵ حافظ قاری مقری محمد ربیع الحسین صاحب مرشدآبادی استاذ التجوید والقرآن مدرسہ خازن العلوم خورجہ

۶ حافظ قاری محمد غفران صاحب لطفی استاذ و امام مسجد پنجابیان خورجہ

۷ حافظ قاری ولی محمد صاحب اجراڑوی سابق مدرس مدرسہ عربیہ قاسم العلوم خورجہ

۸ حافظ قاری غیاث الدین احمد صاحب استاذ مدرسہ ضیاء العلوم چندپورہ بلندشہر

۹ حافظ قاری محمد ادریس صاحب خورجوی امام و خطیب مسجد سلاوٹ پورہ شہر اندور

۱۰ قاری شیر محمد صاحب مدرس مدرسہ عربیہ خازن العلوم خورجہ

۱۱ حافظ جمیل احمد موضع اُٹرا وَلی ضلع بلندشہر سلمہم اللہ وغیرہ وغیرہ

اللہ پاک شارح موصوف جناب مولانا قاری محمد اسماعیل صادق مکی خورجوی زید فیوضہٗ کی جملہ خدمات و مساعی میں بھرپور برکت و شان قبولیت پیدا فرمائے اور ہمیشہ فائز المرام رکھے آمین ثم آمین۔

یہ شرح ،،تفہیم الوصف،، گذشتہ سال میرے پاس پہنچ گئی تھی مگر میں بوجہ اپنی علالت و نقاہت کے فوری نہ دیکھ سکا جس کا مجھے افسوس ہے خدا کرے کہ زیور طبع سے جلد آراستہ ہوجائے تاکہ مزید تاخیر فی الخیر نہ ہو۔ فقط

نیاز احمد

سابق ایسوسی ایٹ لکچراران قرأت اے۔ایم۔یو علی گڑھ

مورخہ ۸ رذی الحجہ ۱۴۰۵ھ

ے قاری ولی محمد صاحب اجراڑوی اصل شاگرد تو محترم جناب قاری عبداللہ سلیم صاحب دیوبندی کے ہیں کہ خورجہ آنے اور مجھ سے تعلق و وابستگی سے پہلے دارالعلوم میں پارہ عمّ کی مشق کی تھی اور رسالہ جمال القرآن و رسالہ جامع الوقف پڑھا تھا ۱۲ ابوسالم محمد اسماعیل صادق خورجوی مکہ معظمہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعارف

از استاذ زادہ محترم حضرت مولانا حافظ **قاری محمد طیب خاں** خورجوی حفظہ اللہ تعالیٰ مقیم شہر ممبئی - انڈیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

شیخ القراء جناب مولانا قاری محمد اسماعیل صادق خورجوی مکی (ولادت ۱۳۷۰ھ) میرے والد ماجد استاذ الاساتذہ حضرت قاری احمد سعید خاں صاحب خورجوی (تلمیذ شیخ القراء حضرت قاری عبدالخالق صاحب سہارنپوری) کے انتہائی مشہور اور مایۂ ناز شاگرد ہیں تقریباً پانچ سال حضرت کی خدمت میں رہے اور حفظ قرآن وتجوید بروایت حفص کی تحصیل کی۔ ترتیل وتدویر اور حدر میں مہارت حاصل کی اور ۱۳۹۰ھ میں شہر خورجہ کی بڑی اور مشہور مسجد "مسجد تریناں" میں نہایت پختگی اور عمدگی سے روایت حفص میں پہلی محراب سنائی۔ سماعت حضرت والد صاحب ہی نے فرمائی تھی۔

صرف ونحو اور عربی کی ابتدائی کتابیں مولانا مولوی اکبر علی صاحب بہرائچی سابق مدرس مدرسہ فیض خالق خورجہ سے اور کتب متوسطات مولانا مفتی محمد واصف عثمانی قاسمی مفتی شہر خورجہ سے پڑھیں۔

موصوف نے قرات سبعہ وعشرہ اور ان سے متعلقہ کتب درسیہ فوائد مکیہ۔ خلاصۃ تحفہ۔ جزریہ۔ شاطبیہ۔ رائیہ۔ درہ۔ طیبہ وغیرہ شیخ القراء حضرت مولانا قاری ابن ضیاء محب الدین احمد صاحب الہ آبادی (تلمیذ امام القراء حضرت قاری عبدالرحمٰن خاں مکی) سے لکھنؤ وغیرہ میں پڑھیں اور خصوصی سندیں حاصل کیں۔

قرات کے عربی لہجوں کی مشق عالمی شہرت یافتہ قاری استاذ القراء حضرت قاری نیاز احمد صاحب نگینوی سابق صدر شعبۂ تجوید مسلم یونیورسٹی علی گڑھ (تلمیذ شیخ القراء حضرت مولانا قاری عبدالمالک صاحب علی گڑھی) سے کی۔ اللہ تعالیٰ نے حسن اداء و خوش آوازی اور پرکشش لہجوں کی دولت سے بھی خوب نوازا ہے اور اس بارے میں مشہور اکابر قراء اور علماء سے داد وتحسین حاصل کر چکے ہیں جن میں سے چند اسماء گرامی یہ ہیں۔

1. حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب علیہ الرحمہ صدر مہتمم جامعہ دارالعلوم دیوبند
2. استاذ العلماء حضرت مولانا اسعد اللہ خاں صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ مظاہر علوم سہارنپور
3. مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی ناظم جامعہ ندوۃ العلماء لکھنؤ
4. شیخ القراء حضرت قاری فتح محمد صاحب پانی پتی ثم المدنی۔ سابق صدر شعبۂ قرآن دارالعلوم نانک واڑہ کراچی
5. استاذ القراء حضرت قاری محمد عباس صاحب بخاری ناظم مدرسہ تجوید القرآن مدینہ طیبہ (زادہا اللہ شرفا وتعظیما)
6. شیخ القراء حضرت مولانا قاری محمد کامل صاحب صدر شعبۂ تجوید وقرات مدرسہ قاسمیہ شاہی مرادآباد
7. استاذ القراء جناب قاری محمد عبدالباری صاحب صدر مدرس مدرسہ تجوید القرآن محلہ قاضی سہارنپور
8. استاذ القراء جناب قاری معین الدین صاحب شیخ التجوید سنی دارالعلوم شہر ممبئی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑨ حضرت مولانا قاری محمد تقی صاحب امینی ناظم شعبۂ دینیات مسلم یونیورسٹی علی گڑھ
⑩ حضرت مولانا مولوی مسعود شمیم صاحب ناظم مدرسہ عالیہ صولتیہ مکہ معظمہ (زادہا اللہ شرفاً وتکریماً)

اور خوش الحانی اور سانس کی طوالت میں تو گویا بے نظیر رہے ہیں چنانچہ دہلی کے آل انڈیا پہلے مقابلۂ قرأت میں (جو ۱۹۷۵ء میں عیدگاہ میں ہوا تھا) قاری صاحب موصوف کا سورۂ تین میں اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِیْنَ سے (مع تکبیر اور بسملہ کے عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ تک ایک سانس میں پڑھنا لاکھوں کے مجمع نے سنا جس میں سیکڑوں قرار اور علمار کرام بھی موجود تھے اسی لیے شہر نگینہ کے جلسۂ قرارت میں (جو غالباً ۱۹۷۹ء میں ہوا) قاری صاحب موصوف جس وقت قرارت کرنے کے لیے اسٹیج پر بیٹھے تو شیخ القرار جناب مولانا قاری عبداللہ سلیم صدر شعبۂ تجوید وقرارت دارالعلوم دیوبند نے قاری صاحب موصوف کا تعارف کراتے ہوئے فرمایا تھا "قاری صاحب کا جثّہ دیکھیے اور سانس دیکھیے" امام القرار حضرت قاری عبداللہ خاں مکیؒ کے شاگرد حضرت قاری محمد عمر صاحب تھانوی نے موصوف کی قرأۃ سن کر فرمایا تھا کہ ہمارے پاس بھی قاری عبدالباسط ہے۔

قاری صاحب موصوف نے قرارت کے بہت سے جلسوں، شبینوں، کانفرنسوں اور مقابلوں میں بھی شرکت کی اور ہر جگہ اللہ تعالیٰ نے اعزاز بخشا۔ قرارت کے کئی مقابلوں میں جج کے فرائض بھی انجام دیئے۔ ملیشیا کے بین الاقوامی مقابلۂ قرأت سے متعلق دہلی میں حکومتِ ہند جو انتخابی جلسہ کرواتی ہے اس میں بھی موصوف کو مدعو کیا گیا۔

قاری صاحب موصوف نے ۱۳۹۲ھ سے ۱۴۰۲ھ تک مدرسہ عربی "خازن العلوم" خورجہ میں حفظ قرآن کریم اور تجوید وقرأت کی بڑی اہم و وقیع خدمات انجام دیں اور یکم رمضان ۱۴۰۲ھ سے مکہ معظمہ میں انہی اہم خدمات میں مصروف ہیں۔ اس دوران موصوف نے تفسیر و حدیث اور فقہ وغیرہ میں علمار حرم سے استفادہ بھی کیا۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ط

تلامذہ و مستفیدین سیکڑوں کی تعداد میں ہیں جن میں بہت سے خدمتِ قرآن و تجوید قرأۃ میں مصروف ہیں۔ ماشاراللہ تحریری افادہ کا خاصا ذوق ہے جس کے نتیجہ میں متعدد کتابیں ان کے قلم سے وجود میں آئیں۔ جن میں سے ایک پیشِ نظر کتاب "تفہیم الوصف" بھی ہے جو رسالہ تعلیم الوقف مصنفہ امام القرار حضرت مولانا قاری عبداللہ خاں صاحب مکیؒ کی شرح ہے۔

اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور طالبین و شائقین کو نفع پہنچائے۔ آمین۔ مجھے امید ہے کہ یہ کتاب کتب ہائے علم وقف میں ایک خاص مقام حاصل کرے گی۔ ان شاراللہ تعالیٰ۔

محمد طیّب خاں خورجوی عفا اللہ عنہ
مقیم شہر ممبئی
یکم رمضان المبارک ۱۴۰۵ھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرح

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله تبارك رحمانًا رحيمًا
وصلاة علىٰ رسوله وسلم تسليمًا
اللهم يارَبِّ زِدْنِي علمًا

اَمّابَعْد: احقروافقر محمد اسمٰعیل صادق بن الشیخ محمد ابراہیم خورجوی حال مقیم بلد اللہ تعالیٰ مکہ معظمہ زادہا اللہ تعالیٰ شرفًا وعظمًا مدعا نگار ہے کہ نظمِ قرآنی سے متعلقہ علوم میں "علم الوقف" بھی ایک مستقل اور اہم وضروری علم ہے (جس میں اصل بحث ٢ دُو امور یعنی مَا یُوْقَفُ عَلَیْہِ اور مَا یُوْقَفُ بِہٖ سے ہوتی ہے یعنی بلحاظِ معنویت کہاں اور باعتبارِ کیفیت کس طرح وقف کیا جائے) جس کی اہمیت وضرورت کسی ذی العلم شخصیت پر مخفی نہیں کیونکہ اس کی معرفت ترتیلِ قرآنی کا تکملہ وتتمہ ہے چنانچہ بضمنِ تفسیر آیۃ کریمہ "وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا"، (بسورۃ المزمل) رأس المفسرین سیدنا حضرت علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کا ارشاد گرامی "اَلتَّرْتِيْلُ هُوَ تَجْوِيْدُ الْحُرُوْفِ وَمَعْرِفَةُ الْوُقُوْفِ" یعنی ترتیل نام ہے ادار حروفِ قرآنیہ کی صحت اور محل وطریقۂ وقف سے واقفیت کا، مشہور ومعروف ہے۔ بنا برعلیہ حضرات علماء اسلام وقراء عظام علامہ[1] ضرار بن صرد المقری الکوفی المتوفی [1] ١٢٩ھ وعلامہ[2] شیبہ بن نصاح المدنی الکوفی م ١٣٠ھ وعلامہ[3] یحیٰی بن المبارک بن المغیرہ العدوی م ٢٠٢ھ وعلامہ[4] محمد بن سعدان الکوفی م ٢٣١ھ وعلامہ[5] ابوحاتم السجستانی م ٢٤٨ھ وعلامہ[6] احمد بن داؤد الدینوری م ٢٨٢ھ وعلامہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوبکر الجعدی الشیبانیؒ ۲۸۸ھ وعلامہ[۸] سلیمان بن یحییٰ الضبیؒ ۲۹۱ھ وعلامہ[۹] ابراہیم بن السریؒ ۳۱۱ھ وعلامہ[۱۰] محمد ابن الانباریؒ ۳۲۸ھ وعلامہ[۱۱] ابوجعفر النحاس النحوی المصریؒ ۳۳۸ھ وعلامہ[۱۲] ابوالفضل الجرجانیؒ ۴۰۸ھ وعلامہ[۱۳] عثمان بن سعید الدانیؒ ۴۴۴ھ وعلامہ[۱۴] ابن الطحان البسماتیؒ ۵۶۰ھ وعلامہ[۱۵] ابوالعلاء الهمدانیؒ ۵۶۹ھ وعلامہ[۱۶] ابراہیم الربعی الجعبریؒ ۷۳۲ھ وعلامہ[۱۷] علی بن محمد السخاوی المصریؒ ۶۴۳ھ وعلامہ[۱۸] ابوالخیر شمس الدین الجزریؒ ۸۳۳ھ وعلامہ[۱۹] زکریا الانصاریؒ ۹۲۶ھ اور علامہ[۲۰] احمد بن عبدالکریم الاشمونی الشافعیؒ وشیخ[۲۱] عبداللہ الفاسی المغربیؒ وشیخ[۲۲] محمد صادق الهندیؒ وشیخ[۲۳] حسین الجوہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین وغیرہم نے اس مبارک علم پر بھی مختصر ومطول بہت سی کتب تصنیف وتالیف فرمائی ہیں اور چند رسائل اس موضوع پر بزبان اردو بھی قلمبند فرمائے گئے ہیں جن میں سے ایک پیش نظر رسالہ مبارکہ مسمّٰی بہ "تعلیم الوقف" بھی ہے جو میرے حضراتِ اساتذۂ کرام[۱-۳] کے شیخ الشیوخ امام القراء والمجوّدین حضرت اقدس مولٰنا الحاج الحافظ القاری المقری محمد عبداللہ خاں صاحب مہاجر المکیؒ طیب اللہ تعالیٰ ثراہ صیب الرحمۃ وافاض علیہ سجال الاحسان والنعمۃ کا مصنّفہ ہے اور بقامت کہتر ونعمت بہتر کا مصداق ہے جس میں وقف کی تعریف وکیفیات، قواعدِ ہاء ضمیر اور بعض جزئیات روایۃ حفصؒ نیز آداب المعلّم والمتعلّم کو نہایت اختصار کے ساتھ بیان فرمایا گیا ہے۔

احقر کے مطالعہ اور غور وخوض کے مطابق رسالہ ہذا ۱۳۱۱ھ ہجری کا تحریر فرمودہ ہے جو برابر اب تک رسالہ منظومہ تجوید القرآن مؤلفہ مجدد الملّت حکیم الامّت حضرت الحاج مولانا المولوی الحافظ القاری الشاہ محمد اشرف علی التھانوی نور اللہ تعالیٰ مرقدہ العالی کے حاشیہ پر طبع وشائع ہوتا رہا ہے لیکن چوں کہ حاشیہ پر توجہ کم کی جاتی ہے نیز رسالۂ ہذا میں کہیں بھی حضرت اقدس مصنّف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام نامی اسمِ گرامی مرقوم نہیں اس لئے بہت سے قراء کرام بھی رسالہ ہذا اور اس امر سے متعارف نہیں کہ یہ اس مقدس ومبارک چشمۂ فیوض ہستی کے شہسوار قلم کی ایک علمی یادگار ہے کہ جس کا فیض اس سرزمین پاک حرمِ محترم سے متجاوز ہو کر دنیا کے طول وعرض میں مختلف ممالک مثل ترکستان وبخارا وسیلون وبرما اور جزائر شرق الہند خصوصًا برصغیر ہند وپاک کے بلاد وامصار تک پہنچا اور ابرِ رحمت بن کر چھا گیا چنانچہ پاک وہند کے اکثر وبیشتر قراء کا سلسلۂ سند حضرت اقدس مصنّف علیہ الرحمۃ ہی سے متصل ہے اس لئے ۱۴۰۳ھ

---

[۱] استاذی وسندی امام الفن حضرۃ مولانا المولوی الحافظ القاری المقری محب الدین احمد صاحب الہ آبادی تلمیذ شیخ القراء حضرت قاری محمد عبدالرحمٰن صاحب مکی رحمہما اللہ تعالیٰ [۲] سیدی واستاذی کامل الفن حضرۃ الحاج الحافظ القاری المقری احمد سعید خاں صاحب خورجوی تلمیذ شیخ القراء حضرۃ قاری عبدالخالق صاحب علی گڈھی علیہما الرحمۃ [۳] شیخی وسندی ماہر الفن حضرت الحاج الحافظ القاری المقری نیاز احمد صاحب نگینوی مدظلہٗ تلمیذ شیخ القراء حضرۃ قاری عبدالمالک صاحب علی گڈھی علیہ الرحمۃ ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اپنی کتاب "قواعد المبتدی" کی طبع ثانی کے وقت دل چاہا کہ اس کو کتاب مذکور کے ساتھ ملحق کر دیا جائے لیکن افسوس کہ جب بالاستیعاب دیکھا تو اس نسخہ مطبوعہ دیوبند میں اس قدر اغلاط اور خرد برد کہ گویا رسالہ ناقابل استفادہ تھا اور باوجود کوشش بلیغ کے صحیح نسخہ دستیاب نہ ہوسکا جس کی وجہ سے التوا کرنا پڑا لیکن حضرت ربّ کریم سبحانہٗ وتقدس کا لاکھ لاکھ شکر واحسان ہے کہ انھوں نے میری ایک دیرینہ آرزو کی تکمیل کا اب انتظام فرما دیا ہے کہ فی الوقت جو نسخہ میسر ہوا ہے اس میں سوائے معمولی ومعدود چند مواقع کے زیادہ کتابت وطباعت کی فروگذاشتات نہیں ہیں البتہ فائدۂ سابعہ کا مضمون جو کہ ہا ضمیر سے متعلق ہے سابقہ نسخوں کی طرح اس میں بھی ناقص ہے جس کی احقر نے تکمیل کر کے بغرض الامتیاز بین عبارۃ الرسالۃ والاضافۃ اپنی اضافہ شدہ عبارات وکلمات کے تحت خط کھینچ دیا ہے نیز ڈیش بھی لگادیے ہیں۔ اور چونکہ رسالہ متبرکہ وتحفۂ منیفہ نہایت ہی مختصر ہے اس لئے یک صد مقامات مجملہ ومناسب تحشیہ کی نشان دہی کر کے بطرز حاشیہ ان کی توضیح وتفصیل کی جرأت کرتا ہوں تاکہ رسالہ مذکورہ کی ہیئت مستقلہ بھی قائم رہے نیز ابتدا میں حضرت اقدسؒ کے مختصر حالاتِ مبارکہ جو اپنے حضراتِ اکابر کے ذریعہ معلوم ہوئے قلمبند کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں اور اس شرح کا نام "تفہیم الوقف" رکھتا ہوں۔

اللہ ربّ العٰلمین جلّ ذکرہ محض اپنے لطف وکرم سے بطفیل سیدنا رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم اس حقیر سی سعی کو اپنی بارگاہِ عالی میں قبول فرمائیں اور اپنی رضاء وقرب کا ذریعہ بنادیں کہ نعمائے دارین میں ان کی رضاء وخوشی ہی سب سے بڑی نعمت اور دنیا وآخرت کی ہر شے پر فائق ہے کما قال سبحانہٗ وعزوجل فی سورۃ التوبہ "وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○"

نظم

حمد کے لائق ہے تو اے ذوالجلال
ہر طرح سے ہے تو بے شک بے مثال

کر تو نازل سَو درود اور سَو سلام — بر نبیؐ مصطفیٰ خیر الانام
ہے نہیں تیرے سوا کوئی الٰہ — نفس وشیطاں سے تو دے اپنی پناہ
بے شبہ کمزور ہوں اور خام بھی — کر سہل میرے لئے یہ کام بھی
کر عطا مجھ کو حیاتِ طیّبہ — اور علم وفہم دینِ قیّمہ
اے خدا مجھ کو بنالے باوفا — اور اپنی معرفت تو کر عطا

کر دعا مقبول اے ذُوالْمِنَن
اور درود لاکھ بر جدّ الحسنؓ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مختصر سوانح امام القراء حضرت قاری عبداللہ خاں مکی طیب اللہ تعالیٰ ثراہ وجعل الجنۃ الفردوس مثواہ

احقر شارح غفر اللہ تعالیٰ ذنوبہ وستر عیوبہ مدت طویلہ سے قلبی طور پر متمنی وساعی تھا کہ حضرۃ اقدس نور اللہ تعالیٰ مرقدہٗ کے حالات مبارکہ دستیاب ہوں تو مستقل یا حضرۃ اقدس رحمہ اللہ تعالیٰ رسالۂ متبرکہ ,,تعلیم الوقف،، کے ساتھ شائع کرنے کی سعادت حاصل کروں تاکہ حضراتِ قراء ہند و پاک وغیرہما عموماً اور حضرت اقدس رحمہٗ اللہ تعالیٰ کے سلکِ مروارید کے منسلکین قراء کرام خصوصاً حضرت اقدس علیہ الرحمہ والرضوان اور حضرت اقدس علیہ الرحمہ کی خدماتِ عالیہ قدرے آشنا ہو سکیں کہ جہاں اس کائنات میں مختلف النوع ہونے والے کاموں میں محبوب ترین کام عنداللہ تعالیٰ خدمتِ قرآنیہ ہے وہاں کلام اللہ شریف کی خدمت واشاعت کے ساتھ ساتھ اساتذۂ قرآنِ مبین کی خدمات کا تعارف بھی ایک اہم وعظیم خدمت ہے چنانچہ حصولِ احوال مبارکہ میں کچھ کامیابی ہوئی بھی مگر تشنگی باقی تھی کہ بفضل ربّانی وتوفیق یزدانی بتاریخ یکم رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ ہجری مطابق ۲۲ رجون ۱۹۸۲ء عیسوی بروز سہ شنبہ عند الظہیرہ بعزمِ قیام بلد اللہ الحرام مکۃ المکرمہ میں حاضری کی سعادت نصیب ہوئی اور کچھ عرصہ بعد مادر علوم مجددین علمی التجوید والقراآت دار العلوم حرم محترم ”مدرسۂ عالیہ صولتیہ،، (مؤسسہ ۱۲۹۰ھ) کے نائب ناظم محترمی جناب مولانا المولوی محمد حشیم صاحب مکیؒ اور موصوفِ محترم کے والدِ معظم مکرمی حضرت مولانا المولوی محمد مسعود شمیم صاحب مکی ناظم اعلیٰ مدرسہ عالیہ مذکورہ اطال اللہ تعالیٰ بقائہما سے شرف ملاقات حاصل ہوا۔ ہر دو حضرات نے مجھ خاکسار و نابکار پر جس قدر خلوص و محبت اور توجہات کرم کا اور اپنے حسنِ خلق وسلیم الطبعی نیز اپنے اکابر کے متعلق خوش اعتقادی وتعلق قلبیہ کا جو مظاہرہ فرمایا اس سے اب تک قلب مسرور و محظوظ ہے مثلاً جس وقت احقر اپنے اس منارۂ حق و مرکز علم وعرفان مدرسہ صولتیہ میں حاضر ہوا تو سلام و مصافحہ کے بعد معاً ہی حضرت ناظمِ اعلیٰ مدظلہٗ میرا ہاتھ نہایت شفقت کے ساتھ پکڑے ہوئے قدیم درس گاہ والا شان مدرسہ میں لے گئے اور فرمایا کہ ”پہلے اپنے دادا استاذ حضرت قاری عبد الرحمٰن صاحب مکیؒ اور حضرت قاری عبداللہ صاحب مکی علیہما الرحمۃ کی درس گاہ میں دو رکعت نفل پڑھ لیجئے،، اس درس گاہِ عالیہ مطلع فیوض قرآنیہ کے باب پر حاضر ہوتے ہی قلب بول اٹھا ؎

کہاں میں اور کہاں یہ نکہت گل … نسیم صبح تیری مہربانی

تعمیلاً للارشاد اس فقید المثال دار القرآن منبع العلم والعرفان میں داخل ہوا اور بفضلہ تعالیٰ سجدہ ریز ہونے اور چند قطرے آنسو بہانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ شرف قبول بخشیں۔ آمین

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد دارالاہتمام میں حضرت ناظم صاحب کے پاس حاضر ہوا تو دورانِ نشست و تکلم ہر دو حضرات نے احقر کو کئی کتابیں عربی و اردو کی ہدیۃً عنایت فرمائیں جن میں حضرت مولانا امداد صابری صاحب دہلوی مدظلہ کی کتاب "فیضانِ رحمت" بھی تھی جو حضرۃ اقدسؒ کے حالات پر مشتمل ہے! ظاہر ہے کہ یہ تحریری تبرک میرے لئے ایک بیش بہا نعمت و انمول دولت تھی جس کی دستیابی سے مجھ کو وہ قلبی مسرت و حظ کی کیفیت حاصل ہوئی جو ایک سچے فدائی و شیدائی کو اپنے مطلوب و محبوب کے وصال سے حاصل ہوتی ہے چنانچہ مضمون ہذا "ترجمہ حضرۃ اقدسؒ"، (جو دوبارہ از سر نو لکھا گیا ہے) کا خاصہ حصّہ کتابِ مذکور ہی سے ماخوذ ہے اور بقیہ حصّہ احقر کی یادداشت اور بعض دیگر کتب سے مستفاد ہے۔ اللہ عزوجل مندرجہ بالا حضرات کو اپنی شایانِ شان اجر جزیل مرحمت فرمائیں اور اُن جملہ نعمائے دارین سے جو اہالیانِ خلوص کے لئے موعود ہیں بہرہ مند فرمائیں۔ آمین یارب العٰلمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ اجمعین۔

منبع التجوید والقرارت شیخ الکل امام القراء والمجوّدین سیدنا حضرۃ اقدس الحاج مولانا الحافظ القاری المقری محمد عبد اللہ خاں صاحب مہاجر المکی نور اللہ تعالیٰ مرقدہ صدر شعبہ تجوید و قرآت مرکز علم الکتاب والسنۃ مدرسہ عالیہ صولتیہ مکہ معظمہ کی ولادت باسعادت انقلاب جنگ آزادی سے ایک سال قبل یعنی ۱۲۷۲ھ مطابق ۱۸۵۶ء میں ہوئی۔ آپؒ کے والد ماجد حضرت الحاج جناب محمد بشیر خاں صاحب ہیں جو ہندوستان کے قصبہ قائم گنج ضلع فرخ آباد ہند کے متوطن و اصل باشندے اور غالباً کسی افغان خاندان کے فرد تھے اور اچھے خاصے صاحبِ ثروت شخص تھے مگر جنگ آزادی ۱۸۵۷ء میں حصّہ لینے کی وجہ سے حکومتِ انگریز نے موصوف کی بہت سی جائداد ضبط کرلی تھی، اسی زمانہ میں ترکِ وطن کر کے ریاست گوالیار تشریف لے گئے جہاں موصوف کے برادرِ کلاں قیام پذیر تھے اور ٹھیکیداری وغیرہ کا کام کرتے تھے اس وقت حضرت اقدسؒ کی عمر شریف چار یا پانچ سال کے مابین تھی۔ انقلاب دہلی (۱۸۵۷ء) کے بعد سکونتِ گوالیار سے طبیعت اچاٹ ہوئی تو موصوف نے اپنی بقیہ جائداد فروخت فرمائی اور مع اہل و عیال و برادر کلاں و ہمشیرہ وغیرہ یعنی بمعہ جملہ خاندان جو صغار و کبار ستّرہ افراد پر مشتمل تھا بقصد ہجرت بلد اللہ تعالیٰ مکۃ المکرمۃ تشریف لائے اور مدرسہ عالیہ صولتیہ کے متصل رُباط برما میں یہ قافلہ سکونت پذیر ہوا۔ اس وقت بھی حضرۃ اقدسؒ کی کم سنی ہی تھی کہ آپؒ کو اپنی جائے ولادت اور وطن کا پورے طور پر علم نہ تھا۔ حضرت اقدسؒ کے والد بزرگوار ایک نہایت عمدہ و نفیس جلد ساز تھے چنانچہ گوالیار ہی سے بقدرِ ضرورت جلد سازی کا سامان اپنے ہمراہ رکھ لیا تھا۔ اور یہاں مکہ معظمہ میں مدرسہ عالیہ صولتیہ کے بانی زبدۃ الکاملین فخر المناظرین

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرۃ علّامہ مولانا رحمت اللہ صاحب کیرانوی مہاجر مکیؒ قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز متوفیؒ اواخر ماہ رمضان المبارک ۱۳۰۸ھ (صاحب ازالۃ الدہام وغیرہ) کی سعی و کوشش سے موصوف کو کام کرنے کی اجازت مل گئی تھی اور موصوف بوجہ اپنی دیانت داری و کام کی نفاست وعمدگی کے ایک عمدہ جلد ساز مشہور و معروف ہوگئے اور اپنے اس کام میں خوب ترقی فرمائی اور یہیں انتقال فرمایا مکہ مکرمہ کے مشہور قبرستان جنّت المعلاۃ میں موصوف کی تدفین ہوئی ۔ موصوف نے اپنی حیات ہی میں اپنے تینوں صاحب زادگان یعنی حضرۃ اقدسؒ اور حضرۃ علامہ قاری محمد عبدالرحمٰن صاحب مکیؒ و حضرۃ قاری محمد حبیب الرحمٰن صاحب مکیؒ رحمہا اللہ تعالیٰ کو حضرۃ علامہ مولانا رحمت اللہ صاحب کیرانویؒ کی خدمت و آغوش تربیت میں پیش کر دیا تھا چنانچہ ہر سہ اکابر کی تعلیم و تربیت بزیر سایۂ عاطفت و شفقت امام المناظرہ حضرت بانیٔ "مدرسہ عالیہ صولتیہ" ہی میں ہوئی فرحمھم اللہ تعالیٰ رحمۃً واسعۃً آمین۔

حضرۃ اقدس قدس سرہٗ العزیز کا رنگ گندمی، جثّہ بھرا ہوا مگر متوسط، چہرہ مبارک پُر نور و پیکر عفّت، قد شریف نہ بہت کوتاہ اور نہ زیادہ دراز بلکہ درمیانہ، ڈاڑھی مبارک پوری، آنکھیں قدرے چھوٹی تھیں۔ اوائل عمر میں چیچک نکلی تھی جس کی وجہ سے ایک آنکھ کی بینائی جاتی رہی اور یہ غالباً بائیں آنکھ تھی! آپؒ نہایت سفید پوش و خوش لباس مگر سادگی و خالی از تکلف، موسم گرما میں ململ کا کُرتہ گھٹنوں کے آخر تک ورنہ عربی جُبّہ، پائجامہ شرعی، ٹوپی گول اور عمامہ نمنیر بخاری جوتی استعمال فرماتے تھے۔ آخر عمر شریف میں دانت ٹوٹ چکے تھے اسی لئے پان بغیر چھالیہ کا اور کوٹا ہوا استعمال فرماتے تھے (پان بنانے اور کوٹنے کی سعادت حضرۃ الحاج مولانا الحافظ القاری المولوی محمد سلیم صاحب کیرانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سابق ناظم اعلیٰ مدرسہ عالیہ صولتیہ کو حاصل تھی) آپؒ چائے کے بھی عادی تھے ہمہ وقت چائے کی کیتلی و فنجان تیار رہتے تھے لیکن چائے بغیر دودھ کی اور تھوڑی تھوڑی نوش فرماتے جیسا کہ عرب کا عام دستور ہے۔ کذا سمعت من الشیخ الکبیر الحضرۃ القاری محمد عمر التھانوی متّعنا اللہ تعالیٰ بفیوضہ۔ آمین۔

حضرۃ اقدس علیہ الرحمۃ نے قرآن حکیم و کتب تجوید اور مصری و عربی وغیرہ لہجے ماہر فنّ التجوید والقرآت شیخ القراء حضرۃ الحاج قاری عبدالقادر صاحب مدراسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ استاذ التجوید بمدرسہ صولتیہ و فارغ التحصیل جامعۃ الازہر مصر سے اور قرارت سبعہ عشرہ کی تحصیل و تکمیل جامعۃ الازہر مصر کے شہرۂ آفاق قاری اور مصر کے شیخ القراء، امام الفن حضرۃ قاری ابراہیم سعد بن علی المصری الشافعی الخلوتی استاذ القرارت بمدرسۂ مذکور رحمہ اللہ تعالیٰ سے فرمائی (جو قرآن عظیم اور اس کی خدمت کے سچے عاشق اور خدا عزّوجل کے شیدائی نیز سید الانس والجانّ خاتم الرسل صلوات اللہ تعالیٰ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیہ وسلام کے جاں نثار پروانہ تھے، ۱۲۹۰ھ میں مصر سے ترکِ وطن فرما کر یہاں تشریف لے آئے تھے، یہیں آپ کا عقد مسنونہ ہوا اور یہیں آپ نے بعمر مبارک سنتر سال رحلت فرمائی، جنت المعلاۃ میں آرام فرما ہیں۔ فتغمد اللہ تعالیٰ برحمتہ ٭ وجعلنا منہ بعنایتہ۔ آمین ثم آمین) اور بعد فراغ نصابِ تعلیم مدرسہ اسی اپنے مادر علمی مدرسہ عالیہ میں اول بحیثیت ابتدائی معین المدرسین شعبۂ قرآن کریم خدمت درس پر مقرر ہوئے اور پھر بتدریج ترقی فرماتے ہوئے صدر المدرسین شعبۂ تجوید و قرارت متعین ہوئے جس پر اپنی حیاتِ مبارکہ کے آخری انفاس تک فائز و ممتاز رہے۔ فرفع اللہ تعالیٰ درجاتہ فی جنتہ۔ آمین۔

حضرۃ اقدس شبانہ روز کے سوائے چند گھنٹوں کے تمام اوقات کو خدمتِ قرآنیہ ہی میں صرف فرماتے تھے۔ بعد صلوٰۃِ مغرب حرم شریف میں بھی شائقین علم مثل پروانوں کے اس شمع محفل کو گھیرے رہتے تھے۔ آپ نے فن کے نکات بتانے میں کبھی بخل نہیں کیا۔ آپ سیر چشمی اور توکل کے مجسمہ پیکر اور سچی شہرت و نیک نامی کے مالک نیز قرآن عظیم اور اس کی خدمت کے بڑے قدردان تھے۔ آپ کی خدمتِ قرآن مجید حضرات علماء سلف کے طرز تعلیم کا بہترین نمونہ تھی۔ آپ کا فیضِ تعلیم سارے عالم میں پھیلا ہوا ہے فللہ درہ من قال ؎

لیس علی اللہ بمستنکر ان یجمع العالم فی واحد

تلامذہ کے ساتھ ہمیشہ اپنی اولاد سے زیادہ اُنس و شفقت فرماتے تھے لیکن تعلیمی معاملہ میں آپ کے یہاں کوئی رعایت نہیں تھی چنانچہ بوقت ضرورت زد و کوب بھی فرماتے تھے (اس زمانہ میں طریقِ سزا "فلک" مروج تھا جو اب شاذ و نادر ہی مستعمل ہے) آپ کی قرارت تغنی اور تصنع و تکلف سے بالکل خالی لیکن بڑی دل کش ہوتی تھی حتیٰ کہ جدہ میں ایک کافر آپ کی قرأت سن کر مشرف باسلام ہوا۔ ماہِ رمضان المبارک میں آپ حرم شریف میں باب العمرہ کی طرف قرآن حمید سناتے تھے اور بالمقابل دیگر حفاظ و ائمہ تراویح کے آپ کی اقتدا میں لوگ زیادہ رہتے تھے جن میں مکہ مکرمہ کے علماء کرام و قراء عظام اور مدارس کے حضراتِ اساتذہ نیز سرکاری عہدیداران حتیٰ کہ شریف مکہ معظمہ بھی موجود ہوتے تھے۔ بلاشبہ ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء ؎

برمقبولی کسے دسترس نیست قبولِ خاطر اندر دست کس نیست

حضرت اقدس قاری عبداللہ صاحب مکی علیہ الرحمہ کی وفات بتاریخ ۲۵ شوال المکرم ۱۳۳۷ھ مطابق ۱۹۱۹ء بروز چہار شنبہ (بعمر مبارک پینسٹھ سال) مدرسہ عالیہ صولتیہ ہی میں ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝ اور مکہ معظمہ کے مشہور و معروف قبرستان "جَنَّۃُ الْمَعْلَاۃ" میں ام المومنین سیدتنا حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر اطہر سے قدرے فاصلہ پر علی برادر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شریعت وطریقت زبدۃ العلماء الراسخین فخر المناظرہ حضرت مولانا رحمت اللہ صاحب کیرانوی بانیٔ مدرسہ صولتیہ وقدوۃ العارفین شیخ العرب والعجم حضرت الحاج امداد اللہ صاحب فاروقی تھانوی مہاجر المکی قدس اللہ تعالیٰ سرہما العزیز کے جوار میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ اس طرح یہ آفتاب ماہتاب علم وعرفان زمینِ حرمِ محترم میں غروب ہوا۔ فرحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃً واسعۃً ؎

انہی کے طرزِ عمل پر ہو یا خدا جینا ویرحم اللہ تعالیٰ عبدًا قال آمینا

حضرت اقدسؒ نے مدرسہ عالیہ صولتیہ میں کم وبیش چالیس سال مسندِ درس وتدریس پر متمکن رہ کر کلام اللہ شریف اور فن تجوید وقراءت کی گراں قدر خدمات انجام دیں اور اپنی لیل و نہار کی محنت مخلصانہ ومجاہدانہ سے اس مبارک فن کے عدیم المثال رجال تیار فرمادیے کہ جن کی مساعی جمیلہ کے اثرات وفیوض سارے عالم پر محیط ہیں ولنعم ما قیل ؎

یک چراغے ست دریں خانہ کہ از پرتواں
ہر کجا می نگرم انجمنے ساختہ اند

آپؒ سے تحصیلِ علم واکتسابِ فیض کرنے والوں کی تعداد بے شمار ہے جن میں سے چند شموس وبدور آسمانِ تجوید وقرآت کے اسماء گرامی حسبِ ذیل ہیں۔

❶ مجدد علمی التجوید والقراءت امام الوقت شیخ المقاری حضرۃ مولانا المولوی الحافظ القاری المقری محمد عبدالرحمٰن صاحب مکیؒ مصنف "فوائد مکیہ وافضل الدرر"، سابق صدر شعبۂ تجوید وقرآت مدرسہ احیاء العلوم (مؤسسہ ۱۳۱۲ھ) متصل اسٹیشن کلاں ومدرسہ عالیہ سبحانیہ جامع مسجد شہر الہ آباد وغیرہما۔ متوفیٰ ۷ رجمادی الاولیٰ ۱۳۴۹ھ شب شنبہ

❷ شیخ القراء والمجودین حضرۃ الحاج مولانا الحافظ القاری المقری محمد حبیب الرحمٰن صاحب مکیؒ سابق استاذ التجوید والقرآت مدرسہ عالیہ فرقانیہ (مؤسسہ ۱۳۲۸ھ) محلہ چوک شہر لکھنؤ۔ متوفیٰ ۱۳۴۲ھ بمقام الہ آباد۔

نوٹ:۔ ہر دو حضراتِ علّام ادخلہما اللہ دار السلام حضرۃ اقدس کے برادرانِ خورد ہیں۔

❸ حضرۃ قاری شیخ حامد صاحب مکیؒ مولود ۱۳۰۹ھ، مؤلف "مجلۃ الاحکام الشرعیۃ"، سابق استاذ المدرسۃ العالیہ الصولتیہ والحرم المکی الشریف، رکن کمیٹی بہیئۃ القدر رفیقات الشرعیہ وامام وخطیب مسجد جامع عکاشہ بمقام جدہ، قاضی القضاۃ بمکۃ المکرمۃ، رئیس محکمۂ شرعیہ کبری وممبر مجلس شوریٰ بمملکۃ العربیۃ السعودیہ۔ متوفیٰ ماہ شعبان المعظم ۱۳۵۹ھ

❹ حضرۃ قاری شیخ حامد صاحب مکیؒ مولود ۱۳۱۴ھ سابق استاذ بمدرسہ صولتیہ ومدرسہ راقیہ ہاشمیہ، ناظم مدرسہ عالیہ ہاشمیہ بمکۃ المکرمہ، استاذ مدارس آل السقاف سنگاپور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ودار العلوم مدرسہ اسلامیہ جزیرہ مرتصورہ ومدرسہ تحضیر البعثات بمکۃ المعظمہ، معاون قاضی الطائف وکاتب العدل بالطائف، قاضی القضاۃ بالقنفذہ ومنبع البحر، متوفی ۳ ربیع الاول ۱۳۹۶ھ بروز چہارشنبہ بمقام مکۃ المعظمہ۔

۵ حضرۃ قاری شیخ محمود (عرف حمود) صاحب مکیؒ مولود ۱۳۲۰ھ سابق استاذ تحضیر البعثات وبمعہد العلمی السعودی وغیرہما، مساعد مدیر مدرسہ ابتدائیہ جدہ وتحضیر البعثات، مفتش مدیریۃ المعارف، ناظم مدرسہ ینبع التحضیریۃ ومدرسہ الشکبیۃ التحضیریۃ وکلیۃ الشریعۃ والدراسات الاسلامیہ والمدرسۃ السعودیۃ المعلاۃ بمکۃ المعظمہ، مدیر التعلیم والاختبارات بوزارۃ المعارف مشیر شئون اجتماعیۃ (جو وزارۃ العمل والشئون الاجتماعیۃ کے تحت تھا) متوفی ۷ ربیع الاول ۱۳۹۷ھ روز جمعہ بمقام مکۃ المشرفۃ۔

۶ حضرۃ قاری شیخ سراج صاحب مکیؒ متوفی بعمر شباب بست سالہ بمقام لکھنؤ۔

نوٹ:۔ ہر چہار بزرگان رحمہم اللہ الرحمٰن، حضرۃ اقدسؒ کے گوشۂ جگر ہیں۔

ان کے علاوہ صلبی اولاد میں ایک صاحب نادی رحمہا اللہ الہادی بھی ہیں۔

۷ شیخ القراء حضرۃ الحاج الحافظ القاری المقری مرزا محمود بیگ صاحب مکیؒ مولود ۱۳۱۲ھ صدر مدرس مدرسہ عبیدیہ بھوپال۔

نوٹ:۔ حضرۃ قاری صاحب رحمہ اللہ الواہب حضرۃ اقدسؒ کے داماد ہیں۔

۸ البحر العلامہ حضرت الحاج مولانا المولوی الحافظ القاری الشاہ عین القضاء صاحبؒ ناظم مدرسہ عالیہ فرقانیہ متوفی ۳ رجب المرجب ۱۳۴۳ھ

۹ حکیم الامّت حضرۃ الحاج مولٰنا المولوی الحافظ القاری الشاہ محمد اشرف علی صاحب تھانویؒ متوفی ۱۶ رجب المرجب ۱۳۶۲ھ۔

۱۰ عالم ربانی حضرۃ الحاج مولٰنا المولوی القاری نور احمد صاحب امرتسریؒ مہتمم مدرسہ نعمانیہ امرتسر شعبان المعظم ۱۳۴۸ھ۔

۱۱ شیخ القراء حضرۃ الحاج مولانا المولوی الحافظ القاری المقری محمد عبد الوحید خاں صاحب الہ آبادیؒ سابق صدر شعبۂ تجوید وقرات ازہر ہند دار العلوم دیوبند متوفی ۱۳۶۶ھ غالباً۔

۱۲ شیخ القراء حضرت الحاج مولانا الحافظ القاری المقری محمد سلیمان صاحب دہلویؒ سابق استاذ التجوید والقرات دار العلوم حیدر آباد دکن متوفی ۱۳۶۷ھ غالباً۔

۱۳ شیخ القراء حضرت الحاج مولٰنا الحافظ القاری المقری محمد عبد الخالق صاحب علی گڈھیؒ صدر المدرسین بمدرسہ تجوید القرآن محلہ قاضی وامام وخطیب جامع مسجد شہر سہارنپور متوفی رمضان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المبارک ۱۳۷۶ھ بروز پنجشنبہ مصنّف "تیسیر التجوید والقول الجمیل"۔

۱۴ شیخ القراء حضرۃ الحاج مولانا المولوی الحافظ القاری المقری محمد عبد المالک صاحب علی گڈھی سابق شیخ القرارت دار العلوم ٹنڈو اللہ یار سندھ و دار العلوم پرانی انارکلی چرچ روڈ لاہور وغیرہما و بانی مرکزی دار الترتیل موسسہ ۱۳۷۸ھ لٹن روڈ لاہور

۱۵ شیخ القراء حضرۃ الحاج الحافظ القاری المقری محمد صدیق صاحب میمن سنگھی استاذ مدرسہ عالیہ فرقانیہ لکھنؤ متوفی ۱۳۴۹ھ۔

۱۶ شیخ القراء حضرۃ الحاج الحافظ القاری المقری محی الدین مکّی استاذ مدرسہ مذکورہ متصلہ۔

۱۷ شیخ القراء حضرۃ الحاج الحافظ القاری المقری السیّد محمد عرب صاحب مدنی استاذ مدرسہ باقیات الصالحات بجواڑہ ہند متوفی ۱۳۹۰ھ۔

۱۸ استاذ القراء حضرت الحاج الحافظ القاری المقری ضیاء الدین صاحب کیرانوی استاذ مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ متوفی ۱۳۷۱ھ

۱۹ استاذ الاساتذہ حضرت الحاج مولانا القاری احمد الدین صاحب چکوالی بانی مدرسہ مظہر العلوم موسسہ ۱۳۰۲ھ محلہ کھڈہ کراچی۔

۲۰ حضرۃ الحاج مولانا القاری المولوی بدر الاسلام صاحب کیرانوی لائبریرین کتب خانہ شاہی (سلطان عبد الحمید) قصر یلدز ترکیہ و استاذ عربی ادب دار العلوم "ندوۃ العلماء" لکھنؤ۔

۲۱ حضرۃ الحاج مولانا الحافظ القاری عبد الاوّل صاحب جونپوری بانی مدرسہ کرامتیہ بھوانی گنج ضلع کوا کھالی متوفی ۱۳۳۹ھ بمقام کلکتہ۔

۲۲ حضرۃ الحاج مولانا الحافظ القاری المولوی محمد سلیم صاحب مکی (بن حضرۃ مولانا محمد سعید صاحب ناظم ثانی مدرسہ عالیہ صولتیہ بن جناب محمد صدیق صاحب پیش کار و ریٹائر محکمہ کلکٹری بن حضرۃ حکیم علی اکبر صاحب کیرانوی برادر حضرۃ بانی مدرسہ صولتیہ) سابق ناظم اعلیٰ مدرسہ عالیہ صولتیہ متوفی ۶؍شعبان المعظم ۱۳۹۷ھ بروز دوشنبہ (بعمر شریف پچھتّر سال)

۲۳ حضرۃ الحاج مولانا الحافظ القاری محمد رفیع صاحب دہلوی مقیم محلہ حارۃ الباب مکہ معظمہ متوفی ۱۸؍رجب المرجب ۱۴۰۲ھ جمعہ

۲۴ حضرۃ الحاج الحافظ القاری امداد احمد صاحب کانپوری (نبیرہ حضرۃ مولانا المولوی احمد حسین صاحب بانی مدرسہ کانپور)

۲۵ استاذ القراء حضرۃ الحاج مولانا الحافظ القاری المقری الشاہ محمد عمر صاحب تھانوی مکی متعنا اللہ بطول فیوضہ مولود ۱۳۲۱ھ سابق شیخ التجوید مدرسہ عربیہ راندیر انڈیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخدومی حضرۃ قاری صاحب مدظلہم العالی (جو اس سلسلۃ الذہب کی آخری کڑی ہیں) حکیم الامت حضرۃ تھانوی قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم کے بھی صحبت و تربیت یافتہ ہیں۔ احقر راقم السطور کے پاس (مدرسہ عربی خازن مؤسسہ ۱۳۳۰ھ وطن مالوف قصبۂ خورجہ، ضلع بلند شہر یوپی ہند میں) کئی بار تشریف لاکر اس خادم پر عنایات والطاف کی بارشیں فرمائیں جس کے تشکر سے بھی قاصر ہوں۔ نیز متعدد مرتبہ احقر سے بروایتِ حفصؒ و قراءتِ سبعۃ وغیرہ میں قرآن کریم سماعت فرمایا اور بمقتضائے شفقتِ بزرگانہ احقر کو محبیّ محترم جناب قاری شیر محمد صاحب پھرکنوی مدرس مدرسہ خازن العلوم و عزیز مخلصم جناب قاری محمد عبدالواحد صاحب گونڈی سلمہ استاد التجوید مدرسہ عربیہ قاسم العلوم خورجہ وغیرہما کی موجودگی میں اپنی نہایت عالی مرتبت سند بھی مرحمت فرمائی جو میرے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ اور انمول دولت ہے کہ احقر کی جستجو و معلومات کی رو سے موجودہ تمام حضراتِ اکابر قراءِ عظام مد اللہ تعالیٰ ظلالہم میں حضرت قاری صاحب مدظلہ العالی کی سند سب سے عالی ہے اور یہ امر حضرات اہلِ علم و فضل پر مخفی نہیں کہ سندِ عالی کا مرتبہ، سندِ نازل سے بلند ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ سندِ عالی کی تحصیل کے لئے حضراتِ اکابر محدثین رحمہ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے دور دراز کے مشکل گذار اسفار بھی طے فرمائے! اللہ پاک عزوجل اس سعادت و شرف کی مجھ حقیر کو پوری پوری قدر دانی کی توفیقِ رفیق عنایت فرمائیں آمین ؎

فی الجملہ نسبتے بتو کافی بود مرا
بلبل ہمیں کہ قافلۂ گل بود بس است

نیز بعض مجالس و مجامع میں تقریراً بھی احقر کی توثیق و حوصلہ افزائی کے لئے کلمات خیر ارشاد فرمائے۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ خیر الجزاء ۞ و مدظلہ علی رؤس القراء۔ آمین۔

حضرت قاری صاحب مدظلہم کو قرآن حکیم سے خصوصی اور غیر معمولی تعلق ہے چنانچہ احقر کی قراءۃ کے وقت حضرت کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے! یا ارحم الراحمین محض اپنی رحمت کے طفیل بلا استحقاق بلکہ خلافِ استحقاق مجھ ناکارہ کو بھی اپنے پاک کلام کا عشق عنایت فرما دیجئے کہ آپ کی عطا و دَین، استحقاق کے ساتھ مشروط نہیں ؎

خدا کے دَین کا موسیٰؑ سے پوچھئے احوال
کہ آگ لینے کو جائیں پیمبری مل جائے

حضرت قاری صاحب مدظلہم نے اواخر ۱۴۰۱ھ میں احقر کے پاس رنجہ قدم فرمایا تو واقعاتِ ذیل بھی سنائے تھے جن کو باللفظ نقل کرتا ہوں۔

(۱) حضرت قاری (عبداللہ) صاحبؒ نے ایک مرتبہ سبق یاد نہ ہونے پر میرے پیر کے تلوے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پروس قمچیاں ماری تھیں، مارتے وقت عدد شمار فرماتے جاتے یعنی واحد۔ اثنین۔ ثلاثہ۔ اربعہ خمسہ الخ۔

(۲) حضرت قاری (عبداللہ) صاحبؒ یا ناظم صاحب مدرسہ صولتیہؒ سے کسی عرب نے کہا کہ ہندی قرآن غلط پڑھتے ہیں۔ تو حضرت نے جواب دیا "عرب اردو غلط بولتے ہیں"، کہا کیسے ؟ جواب میں فرمایا، "ذرا ٹھٹہ کہو"، اب جو کہا تو تھتہ ! انتہی ہ

اُولٰٓئِكَ اٰبَائیْ فَجِئْنِیْ بِمِثْلِهِمْ اذا جمعتنا یا جریر المجامعُ
فَجزاهم الله العزّ منّا رحمة فما اجرا صحاب القران مضیّعٌ

اب چند اسماء گرامی ان اہم وعظیم اور مرکزی ہستیوں کے سپرد قرطاس کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں کہ جن کو حضرۃ اقدسؒ سے بیک واسطہ شرفِ تلمذ حاصل ہے۔ واضح ہو کہ دائرۂ ثانیہ کا رقم ان کے شیخ و استاذ کی طرف مشار ہوگا۔

❶ (۱) استاذ القراء حضرت مولانا المولوی الحافظ القاری المقری ضیاء الدین احمد صاحب الٰہ آبادیؒ مدرسہ سبحانیہ الٰہ آباد متوفی ۱۳۶۰ھ۔

❷ (۱) استاذ القراء حضرۃ مولانا الحافظ القاری المقری حفظ الرحمٰن صاحب پرتابگڈھی شیخ التجوید والقرأت دار العلوم دیوبند۔

❸ (۱۱) شیخ الاسلام حضرۃ مولانا القاری المولوی شبیر احمد عثمانیؒ سابق صدر مہتمم دار العلوم دیوبند و ممبر پارلیمنٹ پاکستان۔

❹ (۱۱) حضرۃ مولانا المولوی الحافظ المفتی القاری محمد شفیع صاحب بڑھانوی صدر مدرس مدرسہ خازن العلوم خورجہ متوفی ماہ شعبان ۱۳۶۰ھ جمعہ

نوٹ:۔ احقر کو حضرۃ علیہ الرحمۃ کے دولت کدہ پر جزو عم پڑھنے اور بعد میں حضرت موصوفؒ کو قرآن عظیم سنانے کا شرف حاصل ہے فافرغ اللہ تعالیٰ رحمته علیه۔ آمین۔

❺ (۱۱) حکیم الاسلام حضرۃ الحاج مولانا الحافظ المولوی القاری محمد طیب صاحب مدظلہٗ صدر مہتمم دار العلوم دیوبند متولد ۱۳۱۵ھ۔

سرزمین قصبہ خورجہ (ضلع بلند شہر یوپی ہند) پر اللہ رب العزت جل شانہ وعم نوالہ کا بہت بڑا فضل و کرم ہے کہ وہ بڑے بڑے علماء کرام وصلحاء عظام اور حضراتِ اہل اللہ و عارفین کے قدوم سے مشرف ہوئی۔ حضرت والا قاری صاحب دامت مکارمہم العالیہ کی بھی خورجہ بکثرت تشریف آوری ہوئی۔ احقر کو بارہا حضرت والا دامت فیوضہم العالیہ کی زیارت و دست بوسی اور حضوری فی الخدمۃ کے علاوہ قرآن کریم بھی سنانے کی سعادت نصیب ہوئی نیز حضرتِ والا دامت انفاسہم القدسیہ نے "سند الاعزاز و الرضاء" سے بھی مشرف فرمایا (یہ سند مجھ کو بمعرفت خطیبِ شیریں بیان محترمی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب مولانا المولوی المفتی محمد واصف صاحب عثمانی مبلغ دیوبند موصول ہوئی تھی) جس کو بوجہ مختصر اور بزبان اردو ہونے کے تحدیث بالنعمۃ کے طور پر نقل کرتا ہوں۔ وھی ھذہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد الحمد والصلوٰۃ گذارش ہے کہ حامل قرطاس ہذا قاری محمد اسماعیل صادق سلمہٗ خورجوی کے علم و عمل کے حالات اور مفصل امتحان کو تو مجھے موقع نہیں ملا لیکن اسانید متعددہ کے معاینہ اور ان سے کلام پاک کو مختلف لہجوں میں سن کر اس انضمام مشاہدہ اور ان کی صلاح و پرہیزگاری خداداد کی بنا پر بشہادتِ قلب مجھے یقین ہے کہ ان شاء اللہ قرآن حکیم کی خدمت اس بگڑے ہوئے دور میں بہت اچھی کر سکتے ہیں اس پر اول درجہ کا یقین حاصل ہے اور بزرگوں کی صحبت اور تربیت اور ان کے انقیاد و اطاعت اور کسی معارض روایت کا انتفاء اس سے ان کے حسنِ عمل کے متعلق دوسرے درجہ کا یقین حاصل ہے۔ اس امر پر بلا کسی تردّد کے اطمینان ہے کہ میرے نزدیک اپنے معاصرین میں بے نظیر ہیں۔ امید ہے کہ مشاہدہ کرنے والوں کو اس سے زیادہ عین الیقین کا درجہ حاصل ہوگا۔

اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو گمان سے زیادہ علماً و عملاً و خدمۃً للدین و نفعاً للمسلمین ثابت کرے۔ وذٰلک علی اللہ یسیر. قالہ بفمہٖ و امر برقمہ۔

دستخط ۱۷ $\frac{9}{98}$ھ

حضرت والا ادام اللہ تعالیٰ ظلال برکاتہم کی ذاتِ گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں بلاشبہ و مبالغہ آپ بہمہ وجوہ باعثِ خیر و برکت اور آیۃ من آیات اللہ ہیں نیز حق تعالیٰ شانہٗ نے آپ سے جس قدر اپنے دینِ اسلام و علومہ کی خدمات لیں وہ بھی اظہر من الشمس و ابین من الامس ہے کہ جس پر دفتر کے دفتر بھی نذر قلم کر دینے کے بعد بھی یہی کہیں گے کہ ؎

تھک گیا مضمون مدح کرتے کرتے رقم — پر داستانِ شوق ابھی نا تمام ہے

جمعہ گذشتہ میں احقر اپنے مشفق و بزرگ حضرۃ قاری سید محمد عباس صاحب بخاری ثم المدنی دامت برکاتہ کی خدمت میں تھا کہ محترم حضرۃ مولانا سید محمد ہاشم صاحب بخاری استاذ دارالعلوم دیوبند وارد حال مدینہ منورہ کے ذریعہ حضرتِ والا کی علالت وغیرہ کی بابت علم ہو کر نہایت صدمہ ہوا اور قلب بیٹھ گیا! حق جل مجدہٗ حضرتِ والا کو صحت کاملہ و عاجلہ عنایت فرمائیں اور اہالیانِ اسلام بالخصوص مسلمانان ہند کے لئے ابرِ کرم بنائے رکھیں۔ آمین ثم آمین ؎

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دل کا یہ حال ہے غم سے ان کے اے صادق
جیسے مرجھایا ہوا ہو دانہ اِک انگور کا ؎

⑥ (۱) حضرت مولٰنا القاری المولوی شیخ محمد صاحبؒ ناظم مدرسہ دار العلوم مئو ضلع اعظم گڈھ

⑦ (۱) استاذ القرا حضرۃ مولانا المولوی الحافظ القاری المقری محمد عبد المعبود صاحب الہ آبادیؒ استاذ مدرسہ عالیہ فرقانیہ لکھنؤ۔

⑧ (۱۴) استاذ القرا حضرۃ الحافظ القاری المقری عبد الوہاب صاحب گونڈوی بانی مدرسہ فرقانیہ گونڈہ متوفی ۱۳۷۱ھ

⑨ (۱۴) استاذ القرا حضرۃ مولانا الحافظ القاری المقری مہدی حسن صاحبؒ شیخ التجوید مدرسہ تجوید القرآن مونگیر

⑩ (۱۴) استاذ القرا حضرۃ الحافظ القاری المقری محمد سابق صاحب لکھنویؒ شیخ التجوید مدرسہ عالیہ فرقانیہ لکھنؤ

⑪ (۱۳) استاذ القرا سیدی واستاذی حضرۃ الحاج الحافظ القاری المقری احمد سعید خاں صاحب خورجویؒ بانی مدرسہ عربیہ فیض خالق خورجہ (ضلع بلند شہر یوپی) متوفی ۲۵ ر ذوالقعدہ ۱۴۰۰ھ پنجشنبہ بوقت الظہر۔

میرے مشفق و مربی حضرۃ الاستاذ احسن اللہ تعالٰی الیہ و افرغ رحمتہ علیہ کی ولادت شریف

؎ افسوس صد افسوس کہ مورخہ ۶ ر شوال المکرم ۱۴۰۳ھ بروز یکشنبہ حضرت والا بھی عالمِ اسلام کو اپنی دائمی جدائی کا صدمۂ عظیمہ دے کر حیاتِ جاودانی و رحمت کی طرف رحلت فرما گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ o

حضرت والا قدس اللہ تعالٰی سرہ العزیز علم کے ایک سمندر تھے۔ اسلامی علوم کے ہر شعبہ پر بوجہ اپنے خاندانی فیض وذاتی انہماک اور شغفِ مطالعہ کی بدولت زبردست مہارت و دستگاہ رکھتے تھے۔ آپ قدس سرہ کی تقاریر د تصانیف اور خدمات جلیلہ برسہا برس امّت محمدیہ علی صاحبہا افضل الصلاۃ والتحیۃ کی رہبری وہدایت کا ذریعہ ثابت ہوتی رہیں گی جو حضرت علیہ الرحمۃ کی شب بیدارانہ حیات اور عارفانہ نکتہ رسی سے مملو ہیں! ہائے افسوس کہ دہ دار العلوم دیوبند جو حضرت والاؒ کی باسٹھ سالہ خدماتِ عالیہ اور غیر معمولی قربانیوں کی بنا پر نقطۂ عروج پر پہونچا اور از ہر ہند کا مصداق ہوا اپنے مخلص اور مایۂ ناز خادم و سرپرست سے کیا محروم ہوا، سارا عالم اسلام اس عظیم ذات گرامی سے محروم ہو گیا کہ جس ثانی و مثیل دنیائے اسلام ایک زمانہ تک پیدا نہ کر سکے گی o

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

اللہم اغفرلہم وارحمہم وعافہم ونوّر قبرہم واکرم نزلہم وارفع درجاتہم العلا۔ بجاہ سید المرسلین و الانبیاء صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳۲۴ھ میں) بمقام خورجہ ہوئی، ابتدائی تعلیم بڑی مسجد محلہ خویشگیان میں ایک صاحب حال بزرگ حضرت حافظ صاحبؒ سے ہوئی، حفظ قرآن عظیم، شیخ مداری والی مسجد میں (غالباً حضرۃ حافظ عبدالشکور صاحبؒ سے) اور آخری چند پارے حضرۃ حافظ حبیب اللہ صاحب قریشیؒ (عرف حافظ بھلّن صاحب) سابق امام مسجد محلہ کوٹ سے کئے، ابتدائی فارسی و عربی وغیرہ مدرسہ عربیہ خازن العلوم میں حضرت مولنا المولوی عبدالستار صاحب خورجویؒ وغیرہ سے پڑھی، عملیات کی تحصیل حضرت صوفی کرم حسین صاحب گلاؤٹھی والوں سے فرمائی (جو ایک زبردست اور ہندوستان کے شہرۂ آفاق عامل تھے کہتے ہیں کہ شاہ اجنہ حضرت صوفی صاحبؒ کے تابع تھا) اور تجوید و قرارت کی تعلیم و تکمیل حضرۃ اقدسؒ کے خاص اور چہیتے شاگرد شیخ القراء والمجوّدین حضرۃ الحاج مولنا الحافظ قاری مقری محمد عبدالخالق صاحب علی گڑھیؒ سے مدرسہ تجوید القرآن مؤسسہ ۱۳۲۱ھ (محلہ قاضی شہر سہارنپور) میں فرمائی اور مشق و ریاض سے صحت نطق کی ایسی عمدہ استعداد پائی تھی کہ حضرتؒ کے استاذ و شیخ تک تعریف فرماتے تھے۔

سنہ ۱۳۳۶ھ میں آپ نے مدرسہ عربیہ فیض خالق خورجہ قائم فرمایا اور اپنی شبانہ روز کی انتھک کوشش و محنت سے صدہا افراد کے قلوب کو قرآن مجید کی دولت سے مالا مال فرما دیا اور گویا خورجہ کے گھر گھر میں قرآن مجید صحیح و معروف پڑھنے والے پیدا فرما دئے ورنہ آپؒ سے قبل عام طور پر لوگ مجہول ہی پڑھتے پڑھاتے تھے یہی وجہ ہے کہ بعض حضرات حفّاظ نے حضرت الاستاذ اور مدرسہ کی مخالفت بھی کی مگر حضرتؒ نے کسی کی کوئی پرواہ نہیں فرمائی ؎

ہزار خویشتن کہ بیگانہ از خدا باشد   فدائے یک تن بیگانہ کاشنا باشد

بالآخر جب آپؒ کی محنت منصّہ شہود پر جلوہ گر ہوئی اور اس گلدستۂ خالقیہ کے گلہائے تر و تازہ کی مہک و خوشبوئیں شہر میں پھیلیں تو پھر وہ حضرات مخالفین بھی تسلیم کر گئے اور خود اپنے بچوں کو مدرسہ فیض خالق میں داخل کرایا۔ بیشک ”الفضل ماشھدت بہ الاعداء“، لیکن مشہور و زبان زد خلائق ہے کہ ”ہر کمالے را زوالے“، آج اُس زمانۂ عروج و شباب کا خیال آتا ہے تو قلب پر چوٹ لگتی ہے کہ بزم کس طرح سونی سی ہو گئی ؎

چمن کے تخت پر جس دم شہ گل کا تجمل تھا   صدہا بلبلوں کی فوج تھی ایک شور تھا غل تھا
جب آئے دن خزاں کے کچھ نہ تھا جز خار گلشن میں   بتاتا باغباں رو رو کے یہاں غنچہ یہاں گل تھا

مدرسہ فیض خالق کا آغاز تو خورجہ کے محلہ کنکران کے مکان باڑھ چوکھٹ میں ہوا تھا جو بعد میں مسجد کچ محلہ خویشگیان کی قدیمی درس گاہ میں (جو فی الحال مؤذن صاحب کا کمرہ ہے) منتقل ہوا، اس کے بعد اہالیان محلہ مذکورہ کی سعی و دلچسپی سے موجودہ عمارت مدرسہ کی اندرونی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درسگاہ کی تاسیس ہوئی باقی اگلا حصہ (جہاں پہلے ٹین کا سائبان تھا) اور بالائی منزل جناب الحاج میجر احمد سعید خاں صاحب خورجوی مرحوم کی یادگار ہیں۔

اللہ سبحانہٗ وتقدس نے میرے حضرت الاستاذ علیہ الرحمۃ کو دیگر بہت سے اوصاف محمودہ کے علاوہ رُعب وجلال کا بھی وافر حصہ مرحمت فرمایا تھا کہ بڑھاپے میں قدم رکھ دینے کے بعد بھی یہ حال تھا کہ درس گاہ میں حضرت الاستاذؒ کے سامنے کوئی بڑا طالب علم بھی کسی سے بات نہیں کرسکتا تھا نیز بوقت ضرورت جوان جوان طلبہ پر بھی زدوکوب فرماتے تھے مگر اس کے باوجود حضرتؒ کی شفقت وپیار بھی بے مثال تھا کہ احقر راقم السطور نے تقریباً پانچ سالہ مدت میں حفظِ قرآن مجید، روایتِ حفصؒ اور مشق ترتیل وتدویر وحدر وغیرہ کی تحصیل وتکمیل حضرت ہی کی خدمت بابرکت میں کی (اور پارہ سنانے وغیرہ کا سلسلہ تو حضرتؒ کے سن وصال تک رہا) لیکن حضرتؒ نے اس طویل مدت میں ایک مرتبہ بھی احقر کو نہیں مارا بلکہ تاحین حیات جس قدر عنایات والطاف اور شفقتیں اس خاکسار پر حضرتؒ کی رہیں وہ میری حد تحریر سے باہر ہیں جن کے دیکھنے والے سینکڑوں حضرات ہیں ؎

مدح لکھنا ہی میرے بس میں نہیں انکی کیونکہ اندازۂ تحریر سے وہ بالا ہے

یہاں ذیل میں حضرت کے صرف ایک صحیفۂ عالی کا اقتباس نقل کرتا ہوں جس کو حضرتؒ نے میرے ملجا وماوٰی قطب الاقطاب سیدی ومرشدی حضرت الحاج مولانا الحافظ القاری المولوی المحدّث محمد زکریا صاحب الکاندھلوی مہاجر المدنی اوصلہ اللہ تعالیٰ اعلیٰ مقام الصدّیقین ؛ وجمع بیننا وبینہ فی دار کرامتہ فی علیّین کی خدمتِ اقدس میں اب سے دس سال قبل ارسال فرمایا تھا وھو ھذا۔

"بچہ قاری محمد اسمٰعیل سلمہٗ زیارت کے لئے حضرتِ والا کی خدمت میں حاضر ہو رہا ہے۔ یہ بچہ خورجہ میں (تبلیغی) مرکز والی مسجد میں امام اور اسی (کے متصل) مدرسہ (عربیہ خازن العلوم) میں صدر مدرس ہے۔ اگر حضرتِ والا مناسب خیال فرمائیں تو چند آیات مشق (ترتیل) میں اس کی سن کر اس کے لئے دعا فرمادیں اور دست شفقت سر پر پھیر دیں۔ اکثر لوگ اس سے حسد رکھتے ہیں حق تعالیٰ اس کو اپنی حفاظت میں رکھیں آمین" (بریکٹ کے درمیان کے الفاظ احقر کے اضافہ کردہ ہیں ؎

دل ڈھونڈتا ہے وہ شفقت کے رات دن روتا ہوں جن کا اب، تصور کئے ہوئے

اللّٰھم یا خیر الغافرین اغفر لہ وارحمہ وبرد قبرہ وارفع مراتبہ برحمتک یا اکرم الاکرمین۔ امین ؎

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا الٰہی بادشاہا بے نیازا اور رحیما منعما عاجز نوازا
ہے تجھی سے میری عرضِ مختصر کرم کرا پنا میرے استاذ پر
کر عطا اُن کو تو اپنی مغفرت دن بدن ہوں وہ رفیع المرتبت
جنّت الفردوس میں ہوں وہ مکیں جس کے اوپر ہو کوئی درجہ نہیں
میرے مولیٰ عرض صادق ہو قبول ہو نہ جائے رائیگاں اور یہ فضول
بہر حق سیدی خیر الانام خوب ہوں اُن پر درود اور سلام

۱۲ (۱۳) استاذ القراء حضرت الحاج الحافظ القاری المقری محمد عبد الباری صاحبؒ امام وخطیب مسجد جامع وصدر المدرسین مدرسہ تجوید القرآن سہارنپور

احقر کو مشفقی حضرۃ قاری صاحب علیہ الرحمہ سے تبرکاً مشق ترتیل کرنے اور حدر میں قرآن کریم سنانے کی سعادت حاصل ہے۔ اس ناکارہ پر بڑی شفقت فرماتے تھے۔ جب بھی حضرتؒ کی خورجہ فیض خالق میں تشریف آوری ہوتی فوراً احقر کو یاد فرماتے اور حاضری پر بے حد خوش ہوتے حضرتؒ کے انتقال پُرملال سے چند ایّام قبل جب احقر سہارنپور دولت خانہ پر زیارت وعیادت کے لئے حاضر خدمت ہوا (کہ قلب کا دورہ پڑا تھا) تو باوجودے کہ ڈاکٹروں نے بات چیت کی ممانعت کر رکھی تھی آہستہ آہستہ گفتگو فرماتے رہے۔ ناشتہ کروایا۔ چلتے وقت اپنے اس غلام کی پیشانی کو بوسہ دیا اور کئی بار سر پر دست شفقت پھیرا حضرتؒ کی اس شفقت و پیار سے میری آنکھیں اشکبار ہوگئیں ؎

زبان موج سے تشنہ دیا جو دریا نے برس پڑی میری آنکھیں ابر تر کی طرح

منعمی حضرت قاری صاحبؒ کو قدرت نے کمالِ فن کے ساتھ ساتھ خوش آوازی کی نعمت بھی بھرپور عطا فرمائی تھی کہ جس وقت قرارت فرماتے تو رقت وگریہ جاری ہو جاتا اور دل یہی چاہتا رہتا کہ حضرتؒ قرارت فرماتے ہی رہیں۔ بلا مبالغہ آپؒ کی دل آویز قرارت مقناطیس کا اثر رکھتی تھی ؎

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد بساکیں دولت از گفتار خیزد

۱۳ (۱۴) استاذ القراء حضرت الحافظ القاری المقری حبیب اللہ صاحب ٹونکیؒ بانی مدرسہ تجوید القرآن بلاک ایچ شمالی ناظم آباد کراچی متوفی ۱۴۰۱ھ

۱۴ (۱) استاذ القراء بقیۃ السلف استاذی وسندی حضرۃ مولانا المولوی الحافظ القاری المقری محب الدین احمد صاحب الٰہ آبادیؒ شیخ التجوید والقرارت مدرسہ عالیہ سبحانیہ الٰہ آباد و تجوید الفرقان محلہ دریائی ٹولہ و مرکزی دار القرارت پاٹانالہ لکھنؤ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وغیرہ۔ متوفی ۱۰ شوال المکرم ۱۴۰۲ھ۔

مقرئ اعظم، مشفقی و مربی حضرتِ والا افرغ اللہ تعالیٰ رحمۃ علیہ و احسن الیہ کی ولادت شریف ۱۳۲۲ھ مطابق ۱۹۰۴ء میں ہوئی۔ حفظ قرآن کریم اپنے والد بزرگوار شیخ القراء حضرت قاری ضیاء الدین احمد صاحب الہ آبادی علیہ الرحمۃ کی زیر نگرانی کیا۔ علوم متداولہ کی تحصیل مدرسہ عربیہ جامع مسجد امروہہ (انڈیا) میں فرمائی۔ وہاں سے مراجعت فرمانے کے بعد امام الوقت حضرت قاری عبد الرحمٰن صاحب مکی ثم الہ آبادی مذکور الصدر علیہ الرحمۃ سے تجوید و قرارت سبعہ و عشرہ بطریق الشاطبی والدرّہ والطیبّہ کی تکمیل فرمائی۔ اور ریاض و محنت سے ایسا کمال حاصل فرمایا کہ دورِ شباب ہی میں آپؒ، وسعتِ علم و نظر اور تحقیق و استحضار مسائل میں اساتذہ کہن سالہ کی طرح معروف ہو چکے تھے۔ اس کے بعد کی ترقیات مزید برآں کہ جن کا ادراک بھی مشکل ہے۔ بلا شبہ آپؒ فن تجوید و قرارت کے امام وقت تھے۔ آپ ہر سہل وادق مسئلہ کو چٹکیوں میں حل فرما دیتے اور تشریحِ مسائل و سبق کی تقریر فرمانے میں تو آپؒ بے نظیر تھے جس کا کچھ اندازہ آپ کی تصنیفِ لطیف تنویر المرارت وغیرہ سے کیا جا سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ جس مدرسہ میں رونق افروز رہے طلبہ کا ہجوم آپ کے گرد جمع رہا کیونکہ ظاہر ہے کہ جہاں گُل ہو گا وہاں بُلبل اور جہاں شمع ہو گی وہاں پروانے ضرور آئیں گے ۔

ہیں اور بھی دنیا میں مقری بہت اچھے لیکن امام کا تھا انداز بیاں اور

طلبہ کی گرویدگی کی وجہ حضرتِ والا کا حسنِ سلوک و ملاطفت بھی تھی۔ اور حضرتِ والا نے مجھ خاکسار کے ساتھ میرے زمانۂ تعلیم سے لے کر اپنی حیاتِ مبارکہ کے آخر تک جو خصوصیات برتیں اور جس شفقت و خلوص و عنایات کا مظاہرہ فرمایا آج بھی جب اس کا خیال آتا ہے تو قلب سے بے ساختہ دعائیں نکلتی ہیں کہ باوجود ضعف و پیرانہ سالی کے طلبہ کی جماعت کے علاوہ علیحدہ بھی مجھ کو پڑھاتے اور اس سے بڑھ کر یہ کہ اگر مدرسہ کی تعطیل ہوتی یا حضرتِ والا بوجہ علالت و نقاہت کے درس گاہ میں تشریف نہیں لاتے تب بھی میرا ناغہ نہ فرماتے بلکہ اپنے دولت کدہ پر بلا کر پڑھاتے تھے۔ اور کچھ مجھ کو بھی ایسا شوق و ذوق اور حضرتِ والا سے اُنس ہو گیا تھا کہ جمعہ کی چھٹی بھی شاق گذرتی تھی اور گویا زبانِ حال کہتی تھی ۔

اے دل یہ شبِ وصل نہ کل ہو گی میسر جو کچھ اڑانے ہیں مزے آج اُڑا لے

اور یہ سب اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے فضل و کرم اور عنایت و توفیق تھی ورنہ میری کیا حیثیت و طاقت ۔

تہیدستانِ قسمت را چہ سود از رہبرِ کامل
کہ خضر از آبِ حیواں تشنہ می آرد سکندر را

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علاوہ ازیں زمانہ تعلیم میں بھی کبھی احقر سے اس طرح تخاطب نہیں فرمایا جیسا کہ عام طور پر چھوٹوں اور شاگردوں سے کیا جاتا ہے جبکہ یہ خاکسار باعتبار عمر کے بھی اس کا مستحق نہ تھا کہ احقر، حضرت والا کے فرزند اکبر اخی المکرم استاذ القراء جناب مولانا المولوی الحافظ القاری احمد ضیاء صاحب ازہری بانی مرکزی دار القرارت لکھنؤ کے ہم عمر بلکہ شاید کم عمر ہی ہے۔ نیز جب کبھی ناکارہ حضرت والا کے قدمین و پنڈلیاں دبانے یا کسی خدمت کی سعادت حاصل کرتا تو بڑے سوز و گداز کے ساتھ دعائیں دیتے۔ ایک مرتبہ درس گاہ سے اٹھتے وقت احقر نے حضرتِ والا کا کرتہ مبارک درست کیا، جوتیاں سیدھی کیں تو ادعیہ صالحہ کے علاوہ شعر درج ذیل بھی ارشاد فرمائے ؎

این سعادت بزور بازو نیست   تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

نیز حضرتِ والا نے نہایت مسرت و خوشی سے مجھے اپنی عظیم المرتبت و خصوصی اسناد اور اجازت سے نوازا۔ اور قرارت سبعہ و عشرہ کی تحصیل و تکمیل کے بعد لکھنؤ سے احقر کی واپسی کے وقت سر پر دست شفقت و پیار پھیرتے ہوئے نہایت رنج و افسوس اور افسردگی کے ساتھ جو الفاظ ارشاد فرمائے آج بھی ان کے خیال و تصور سے طبیعت بیقرار سی ہو جاتی ہے مثلاً "آپ کو چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا مگر مجبوری ہے کہ آپ پر گھر وغیرہ کی بہت ذمہ داریاں ہیں۔ خط و کتابت جاری رکھیے۔ اللہ آپ کو ہمیشہ خوش و خرم رکھیں الخ اس کے بعد کئی گرامی ناموں میں ارقام فرمایا کہ "آپ سے ملاقات کو بہت دل چاہتا ہے۔ جب آپ کی یاد آتی ہے تو ملنے کی دعا کرتا ہوں" آہ افسوس کہ ایسے کریم الخلق اور شفیق مہربان استاذ کی زیارت سے محروم ہوں ؎

کئی کئی کٹتی ہیں شب اور دن یادوں میں   فرقتِ شیخ میں یہ حال ہے ذبیح کا یارو
وہی دیوے گا مجھے صبر و سکون جس نے دیا   رُخِ زیبا اُنھیں اور دیدۂ گریاں مجھ کو

حضرت والاؒ نے مختلف مدارس میں مسند درس پر فائز ہو کر تجوید و قرارت کی گراں قدر خدمات انجام دیں اور کثیر تعداد میں تشنگان کو سیراب فرمایا چنانچہ آج ہند و پاک وغیرہ میں آپؒ کے تلامذہ کی تعداد ہزاروں سے متجاوز ہے جن میں بہت سے ایسے ہیں جو مختلف مقامات و مواضعات پر درس و تدریس کی خدمات میں مصروف ہیں اور فن تجوید و قرارت کے کھلائے ہوئے اشجار کی آبیاری کر رہے ہیں منجملہ ان کے ایک احقر راقم السطور بھی ہے کہ جو بفضل خدائے عزوجل اوائل جمادی الثانی ۱۳۹۲ھ سے خدمتِ مفوضہ کی انجام دہی میں مصروف ہے۔ اللہ رب الجلال والاکرام شرفِ قبولیت و استقامت سے نوازیں اور ہم سب کی عاقبت بخیر فرمائیں آمین اللھم آمین یارب العلمین۔

ع‍ه راقم السطور کو کچھ عرصہ شعر و شاعری کا بھی شوق رہا۔ اُس وقت یہ تخلص لکھتا تھا ۱۲ محمد اسمعیل صادق مکہ معظمہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چند ایّام قبل حضرتِ والاؒ کا ایک صحیفہ عالی کتابوں میں نکل آیا جس کو تبرکاً یہاں نقل کرتا ہوں
"۷۸۶ عزیزی مخلصی قاری صاحب سلمک اللہ تعالیٰ۔ سلام مسنون و دلی دعائیں۔
آپ کا مرسلہ مسودہ .... اور قاری حبیب اللہ صاحب کے لئے پیالیاں پہنچی ہیں
آپ کے خیال وخلوص اور ہمدردی سے بے انتہا خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خوش وخرم رکھ کر
فائز المرام فرماوے آمین۔ آپ کی والدہ صاحبہ کے اینٹ سے چوٹ آجانے کی خبر سے بے حد
حزن وملال ہے۔ ان کی صحت کے لئے میری دلی دعائیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جلد از جلد
اچھا کردے اور ان کا سایہ قائم رکھے آمین۔ ان کا سایہ بڑی نعمت ہے اور مغتنمات میں سے
ہے۔ بڑی قدر کیجئے اور شکرادا کیجئے کہ ان کا سایہ آپ پر ہے۔ میری طرف سے ضرور مزاج پرسی
کیجیے گا۔ گو میں بہت معذور ہوچکا ہوں لیکن آپ کی کتاب "**تنشیط المبتدی**" اور
"**قواعد المبتدی**" ضرور دیکھوں گا چاہے کچھ تاخیر ہی کیوں نہ ہوجائے۔ مجھے امید تھی کہ آپ
ضرور کتاب تصنیف کریں گے خدا کا شکر ہے کہ وہی ہوا جو میں نے سوچا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان
کو اچھی طباعت سے مزین فرماوے اور قبول فرماوے آمین الخ یہ پیالیاں جو قاری حبیب اللہ
صاحب کے لئے بھیجی ہیں بہت ہی عمدہ ہیں جب کسی موقع سے آپ بھیجیں تو اس قسم کی ہوں
تو بہتر ہے۔ یہ پیالیاں تو میں قاری صاحب کے پاس بھیج دوں گا۔ فقط والسلام

یا الٰہی بادشاہا ذوالکرام — بہر حق سیدی بدر التمام
کر عطا میرے شیخ کو خلدِ بریں — اور اس کے نعمار و اعلیٰ مقام
نیز دے توان کو رفعت دن بدن — اور رہے یہ فضل تا یوم قیام

(۱۵) (۱۴) استاذ القراء حضرۃ مولانا الحافظ القاری المقری **ابو الاشرف محمد شریف** صاحبؒ
بانی مدرسہ دار القراء۔ ماڈل ٹاؤن لاہور متوفی ۱۳۹۸ھ۔

(۱۶) (〃) استاذ القراء حضرۃ الحافظ القاری المقری **محمد یونس** صاحب کانپوریؒ شیخ
التجوید مدرسہ جامع العلوم ومدرسہ فرقانیہ مصری بازار کانپور۔

(۱۷) (〃) استاذ القراء حضرۃ الحافظ القاری المقری **صبغت اللہ** صاحب ٹونکی سابق
مدرس اوّل مدرسہ ناصریہ ٹونک www.KitaboSunnat.com

(۱۸) (〃) استاذ القراء شیخی وسندی حضرۃ الحاج مولانا الحافظ القاری المقری **نیاز احمد**
صاحب نگینوی اطال اللہ تعالیٰ بقاءہ سابق صدر شعبۂ تجوید وقراءت مسلم یونیورسٹی
علی گڑھ انڈیا۔

مجوّدِ اعظم مشفقی ومحسنی حضرت قاری صاحب ادام اللہ تعالیٰ ظلال برکاتہٗ کی ولادت شریف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹ ستمبر ۱۹۰۴ء مطابق ۱۳۲۲ھ میں بمقام قصبہ نگینہ ضلع بجنور ہوئی۔ قاعدہ و پارۂ عم اپنے گھر ہی میں اپنی پھوپی محترمہ سے پڑھا اس کے بعد محلہ سید واڑہ ہی میں حضرت حافظ محمد یٰسین شاہ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ حضرۃ حافظ صاحب علیہ الرحمۃ نے تقریبًا نصف ماہ پڑھایا ہوگا کہ آپ مدظلہ العالی کی آواز اور ذہانت و استعداد کی بنا پر حضرت مدظلہٗ کے والد ماجد علیہ الرحمۃ کو بلا کر فرمایا کہ اس بچہ کو مدرسہ فرقانیہ لکھنؤ بھیج دیا جائے۔ داخلہ کے لئے خط میں لکھے دیتا ہوں چنانچہ والد بزرگوار علیہ الرحمۃ حضرت مدظلہٗ کو لکھنؤ لے گئے اور داخل کروا دیا جہاں آپ مدظلہٗ نے تمام حفظ قرآن کریم۔ تجوید و قراآت اور کافیہ تک تعلیم حاصل فرمائی اور باوجود اس کے کہ امام المجوّدین شیخ المقرئین حضرۃ عالی قاری عبدالمالک صاحب علی گڑھی قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ صدر تجوید و قرارت مدرسہ عالیہ فرقانیہ کے شعبہ میں داخلہ کے لئے طلبہ کو بڑے چکر کاٹنے پڑتے تھے کہ نہایت صاحب ذوق اور انتہائی ذی الاستعداد طلاب کو داخلہ ملتا تھا حضرت مدظلہٗ کو ابتدا ہی سے حضرت عالی قاری صاحب قدس سرہٗ کی تعلیم و تربیت اور پورے طور پر صحبت حاصل رہی اور یہی نہیں بلکہ حضرۃ عالیؒ کی آپ پر خصوصی توجہات بھی رہیں کہ جس زمانہ میں آپ مدظلہٗ فرقانیہ میں حضرت عالیؒ کے معین التدریس تھے اُس زمانہ میں بھی حضرت عالیؒ اپنے دولت خانہ پر بعد العشاء روزانہ بلا ناغہ مشق کراتے اور پڑھاتے تھے نیز حسب گنجائش وقت پانچ۔ سات۔ دس پارے یومیہ سماعت بھی فرماتے۔ اس طرح حضرت قاری صاحب کی اپنے استاذ و شیخ حضرۃ عالی قاری صاحب علیہ الرحمہ والرضوان سے تعلیم و تحصیل اور اکتساب کی مدت چودہ سال ہے سبحان اللہ العظیم! اس آئینہ کی روشنی میں ہمارے وہ طلبہ تجوید سبق و عبرت حاصل کریں جو سال چھ ماہ لگانے کے بعد ہی اجازت و سندِ فراغت کی جستجو و فکر میں پڑ جاتے ہیں اور تحصیل سند کے بعد پڑھنا تو بہت بڑی بات ہے کسی کو سنانا اور دور کرنا بھی گوارا نہیں کرتے حالانکہ تکمیل نصاب اور اجازت کی مثال بچہ کو دودھ چھڑانے کی سی ہے کہ شیرخواری تو ختم ہوگئی لیکن ابھی ناسمجھی اور کمسنی ہے جس میں عرصہ تک بڑوں کی نگرانی و سرپرستی کی ضرورت ہے۔

اللہ رب العزّت نے حضرت قاری صاحب مدظلہٗ کو کمال فن کے ساتھ ساتھ لہجوں میں مہارت سانس کی طوالت۔ گلے کی پختگی اور خوش آوازی جیسی نعمتوں سے بھی خوب ہی خوب نوازا جس کی وجہ سے ادائے تجوید اور تلاوت و قرارت میں حضرت مدظلہٗ کی مثال نہیں ملتی تھی۔ آپ مدظلہٗ کی تلاوت و قرارت میں غیر معمولی حلاوت و کشش اور سوز و گداز و سحر آفرینی کے اس وقت بھی صدہا اشخاص شاہد و معترف ہیں اور ادائے تجوید و نطق صحیح تو آج بھی آپ مدظلہ العالی کی نمایاں و ممتاز اور قابلِ رشک ہے جبکہ اس وقت حضرت مدظلہ کی عمر مبارک بحساب سن ہجری تقریبًا اکیاسی سال

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ دانت بھی سب ٹوٹ چکے ہیں۔ مزید یہ کہ یکم جون ۱۹۶۴ء سے ہارٹ اٹیک کے مریض ہیں جس کی وجہ سے نہایت کمزور ہو گئے ہیں۔ اللہ ارحم الراحمین حضرت مدظلہ کو صحتِ کاملہ و مستمرہ عنایت فرمائیں اور صحت و عافیت کے ساتھ عمر بھی دراز فرمائیں کہ اب میرے حضراتِ اساتذہ تجوید و قرارت میں صرف حضرت قاری صاحب مدظلہ بقیدِ حیات ہیں جو میرے لئے باعثِ تسلی و فرحت اور خدائے عزوجل کی عظیم نعمت ہیں ورنہ سب اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو چکے ہیں ؎

وہ صورتیں الٰہی کس دیس بستیاں ہیں   اب جن کے دیکھنے کو آنکھیں ترستیاں ہیں

حضرت ربّ کریم جل ذکرہٗ میرے تمام ہی اساتذۂ کرام و اکابرِ عظام کو مغفرت و رضوان کی دولت سے نوازیں اور اعلیٰ علیّین میں بلند درجات عطا فرمائیں اور موجودہ جملہ حضرات اساتذہ و اکابرین کی حیات میں پوری پوری برکت مرحمت فرمائیں اور ان کے فیوض و برکات کو تادیر قائم و دائم رکھیں آمین اللھم آمین۔

حضرت قاری صاحب مدظلہ نے ہندوستان کے مختلف مشہور و معروف مقامات لکھنؤ۔ کانپور۔ علی گڑھ۔ دہلی۔ اور مدراس وغیرہ کے علاوہ سائیگون ویٹ نام۔ بینکاک تھائی لینڈ۔ پینانگ ملائشیا۔ کولمبو لنکا۔ سنگاپور۔ انڈونیشیا۔ سماترا۔ اور جاوا میں بھی تین تین روزہ شبینوں میں پورا پورا قرآن کریم سنایا۔ جنوری ۱۹۶۵ء میں ملائشیا کے مقابلۂ قرارت میں بھی آپ تشریف لے گئے جہاں ادا و تجوید کے بارے میں قاری طٰہٰ مصری سے حضرت کا جھگڑا بھی ہو گیا تھا جس پر ٹنکو عبدالرحمٰن وزیر اعظم نے دونوں حضرات کو طلب کیا اور بعد تحقیق و محاکمہ کے فیصلہ حضرت مدظلہ کے حق میں ہوا بلکہ وزیر اعظم موصوف نے بڑا اکرام کیا اور بطور اکرام حضرت قاری صاحب کو اپنے یہاں دعوت پر مدعو کیا اور اپنی طرف سے ایک عالی شان چوغا اور مبلغ دس ہزار روپئے پیش کئے!

اتنے زبردست ماہر الفن اور صاحب وصف و کمال ہونے کے باوجود حضرت مدظلہ کی سادگی و کسرِ نفسی کا یہ حال ہے کہ جب مدرسہ عربیہ خازن العلوم خورجہ میں پہلی بار احقر راقم السطور کے شعبۂ تجوید و قرارتِ سبعہ کے طلبہ کا سالانہ امتحان لینے کے لئے تشریف لائے تو بعض حضرات مثل محترم جناب الحاج الحافظ قاری نذیر احمد صاحب خورجوی وغیرہ دیکھ کر بڑی حیرت سے فرمانے لگے کہ حضرت قاری صاحب اور یہ سادگی کا عالم؟ بلا شبہ اللہ جل شانہٗ و عم نوالہٗ نے حضرت مدظلہ کو اخلاقِ فاضلہ سے بھی بھرپور آراستہ فرمایا ہے کہ نہایت متواضع منکسر المزاج حسین الخلق ہیں۔ تفاخر و تعلی سے بالکل پاک و صاف ہیں۔ طبیعت میں انانیت و بناوٹ اور تکلف نام کو بھی نہیں ہے ؎

اکڑ کر وہ نہیں چلتے جو کامل ہو کسی فن میں   چھلک جاتا ہے پانی قاعدہ ہے اوچھے برتن سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا حضرت ابو عبد اللہ محمد بن ادریس الشافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (جو فقہ کے مشہور و معروف اور زبردست امام ہیں) ارشاد فرماتے ہیں کہ "مجھ کو یہ بات پسند ہے کہ لوگ مجھ سے علم تو حاصل کریں مگر نسبت میری طرف ایک حرف کی بھی نہ کریں یعنی کوئی یہ نہ کہے کہ میں نے یہ مسئلہ (حضرت امام) شافعیؒ سے سیکھا ہے! ایسا ہی کچھ حال احقر نے حضرت قاری صاحب مدظلہ کو دیکھا کہ آپ نے ایشیاء کے مشہور ادارہ "مسلم یونیورسٹی علی گڑھ انڈیا" میں تیس ۳۰ سال تجوید و قراءت کا درس دیا (کہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۴۵ء کو منصب درس پر فائز ہوئے اور ۳۰ ستمبر ۱۹۷۵ء کو آپ کا ریٹائرمنٹ ہوا) اس کے علاوہ آپ مدظلہ نے مدرسہ فیض عام کانپور۔ مدرسہ فرقانیہ ریاست ٹونک اور مدرسہ عالیہ فرقانیہ لکھنؤ جیسے بڑے بڑے مدارس میں بھی طویل مدت تک پڑھایا جس سے آپ کے حلقۂ تلامذہ کی وسعت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے لیکن بایں ہمہ عز و شرف حضرت قاری صاحب نے اپنی عالی مرتبت سند اور اجازت صرف چند حضرات ہی کو عنایت فرمائی ہے جو حضرت کے حزم و احتیاط اور اخلاص فی الخدمۃ کی منہ بولتی تصویر ہے اور یہی کیفیت حضرت مدظلہ کے استاذ و شیخ حضرتِ عالی قاری صاحب قدس سرہٗ کی تھی کہ موصوفؒ بھی خوب جانچ پڑتال اور اطمینان و تسلی کے بعد اہلیت و قابلیت علمی کی بنیاد پر سند و اجازت مرحمت فرماتے تھے نہ کہ بربنائے شخصیت وغیرہ چنانچہ حضرت نے اس بارے میں کبھی بھی کسی شخصیت کا کوئی لحاظ و پرواہ نہیں فرمائی۔

تو نہ چھوٹے مجھ سے یا رب تیرا چھٹنا ہے غضب
یوں میں راضی ہوں مجھے چاہے زمانہ چھوڑ دے

حضرت مدظلہ کے تلامذہ کے چند اسماء حسب ذیل ہیں:

(۱) محترم جناب قاری رضوان اللہ صاحب جو مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں محکمۂ دینیات کے پروفیسر اور ہیڈ و ڈین ہیں۔

(۲) محترم جناب نادر علی خاں صاحب جو یونیورسٹی مذکورہ کے اردو ڈپارٹمنٹ میں لکچرار ہیں۔

(۳) محترم جناب محمد خالد صاحب جو جامعہ مذکورہ کے پرشین ڈپارٹمنٹ میں لکچرار ہیں۔

(۴) مخلصم جناب قاری میر وحید الدین صاحب حیدر آبادی (ابن میر ولی الدین صاحب مرحوم سابق پروفیسر فلسفہ ڈپارٹمنٹ عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد دکن) جو فی الحال امریکہ میں قیام پذیر ہیں۔

(۵) مخلصم جناب قاری عبد الباری صاحب کانپوری۔ جو غالباً کانپور ہی کے کسی مدرسہ میں تدریسی خدمت انجام دیتے ہیں۔

(۶) احقر راقم السطور عفا اللہ تعالیٰ عنہ۔ جو روایۃ حفصؒ بطریق الشیخینؒ و قراءت سبعہ اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مختلف ومتعدد لہجوں کی تحصیل میں حضرت مدظلہ کا شاگرد ہے نیز بفضلہ تعالیٰ احقر کو حضرت مدظلہ کی عالی المرتبت سند اور اجازت مرحمت ہونے کا بھی شرف حاصل ہے۔ اللہ رب العلمین قدردانی کی توفیق عنایت فرمائیں۔ اور حضرت قاری صاحب مدظلہ کا ظلّ ہمایوں تا دیر سروں پر باقی رکھیں آمین ثم آمین ؎

میرے مولیٰ عرض ہے یہ آپ سے — فضل کر ساتھ میرے استاذ کے
دے تو ان کو صحت باعافیت — کر دراز ان کا سایہ عاطفت
کر عطار تو ان کو یارب عمر نوحؑ — اور رہیں زندہ سلامت سب شیوخ
عرض آخر ہے گدا کی آپ سے — تا دمِ آخر نہ بھٹکیں راہ سے
اور پڑھیں کلمہ شہادت وقت آخر — بس رحم فرمائیے ہم پہ یہ غافر
آتِنا فی الدنیا والعقبیٰ حسن — بہر حق نبیّنا یا ذوالمنن

۱۹ (۱۴) استاذ القراء حضرت مولانا الحافظ القاری المقری عبدالماجد صاحب مدظلہ شیخ التجوید ببلد الریاض السعودیۃ العربیۃ۔ جو حضرت شیخ القراء والمقرئین عبدالمالک صاحب علیہ الرحمہ کے گوشۂ جگر بھی ہیں۔

۲۰ (ر) استاذ القراء حضرت مولانا الحافظ القاری المقری اظہار احمد صاحب تھانوی شیخ التجوید والقراءت مدرسہ تجوید القرآن موتی بازار لاہور پاکستان۔ مؤلف الجواہر النقیہ شرح الجزریہ والامانیہ شرح الشاطبیہ۔

۲۱ (ر) استاذ القراء حضرۃ الحافظ القاری المقری محمد نعمان صاحب بلیاوی مدظلہٗ استاذ التجوید دارالعلوم دیوبند۔

نوٹ:۔ کئی سال قبل خورجہ میں منعمی جناب مولانا المولوی المفتی محمد واصف صاحب عثمانی (حال مبلغ دارالعلوم دیوبند) کے یہاں حضرت قاری صاحب مدظلہ کی زیارت و دست بوسی اور قرآن کریم سنانے کی سعادت نصیب ہوئی تھی جس پر حضرت موصوف نہایت خوش ہوئے اور دعائیں فرمائیں۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ عنی خیر الجزاء واحسنہ آمین۔

۲۲ (۱۳) استاذ القراء حضرت مولانا المولوی الحافظ القاری المقری عبدالحلیم صاحب چشتی مدظلہ مقیم کراچی (پاکستان)

۲۳ (۱۴) استاذ القراء حضرت الحاج الحافظ القاری المقری عبدالوہاب صاحب مکی مدظلہ مقیم شہر لاہور۔

۲۴ (۱۳) استاذ القراء حضرت القاری ظہیر عالم صاحب مدظلہ استاد مدرسہ عربیہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاسم العلوم خورجہ (ضلع بلند شہر یوپی ہند)۔

۲۵ (۱۴) استاذ القراء حضرت الحافظ القاری حبیب اللہ صاحب مدظلہٗ امام وخطیب مسجد گھڑیالی محلہ جوہری شہر لکھنؤ۔

احقر راقم الحروف اپنے زمانۂ قیام لکھنؤ میں حضرت قاری صاحب مدظلہٗ کے پاس ہی مقیم رہا۔ نہایت ہی خوش مزاج خلیق وشفیق اور جامع الاوصاف ہستی ہیں۔ جس قدر محبت وشفقت اور خلوص وپیار سے مجھ کو موصوف نے رکھا آج تک بھول نہیں سکا ہوں اور عاجزی وانکساری کا یہ حال کہ باوجود اس کے کہ احقر علم ومعرفت کے کسی کوچہ سے آشنا نہیں تمام جہری نمازیں خصوصًا صلوٰۃ فجر اور جمعہ اس ناکارہ ہی سے پڑھواتے۔ اور سنہ ۱۴۰۱ھ کے قیام میں تو نماز عید الاضحیٰ بھی اس خاکسار ہی سے پڑھوائی اور آپ نے اقتدا فرمائی! بیشک مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ (ابونعیم) ؎

الٰہی کیسی کیسی صورتیں تو نے بنائی ہیں
کہ ہر اک دست بوسی کیا قدم بوسی کے قابل ہے

حضرت رب الجلال والاکرام محض اپنے فضل وکرم سے بطفیل سیدنا خیر الانام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وصحابتہٖ میرے تمام حضرات اساتذۂ کرام واکابر عظام کی عادات وعبادات وخدمات واخلاق ومحاسن کا کوئی حصہ وقطرہ مجھ خاکسار کو بھی نصیب فرمادیں ورنہ "پدرم سلطان بود" کے ادعا اور شور مچانے سے کچھ حاصل ونتیجہ نہیں۔ سوائے اس کے کہ "ترا چہ مرا چہ۔ ترا چہ مرا چہ"۔

اللّٰھم ربّنا تقبّل منّا انّك انت السمیع العلیم؛ وتب علینا انّك انت التوّاب الرّحیم؛ وصلی اللہ تبارك علیٰ خیر خلقه سید المرسلین؛ وعلی اله واصحابه واتباعه اجمعین ؎

منتہی شد ترجمہ ایں از عنایتِ خالقی
بقلم العبد اسمٰعیل صادق خورجوی
چہار شنبہ بست وہشتم ماہِ رجب
اور سن چودہ سو تین در وقتِ شب
۱۴۰۳ھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (۱)

قاعدہ:۔ جاننا چاہیے کہ وقف (۲) نہیں ہوتا مگر سکون پر برابر ہے کہ سکون اصلی (۳) ہو جس طرح مِنْكُمْ عَنْكُمْ یا بسبب وقف کے کیا جاوے جس طرح يَعْلَمُوْنَ (۴) یہی سمجھا جاتا ہے معنیٰ وقف سے۔ معنیٰ وقف کے قرّار کے نزدیک یہ ہیں قَطْعُ الصَّوْتِ مَعَ النَّفَسِ وَإِسْكَانُ الْمُتَحَرِّكِ إِنْ كَانَ مُتَحَرِّكًا یعنی قطع کرنا آواز کا اور نفس کا اور ساکن کرنا حرف کا اگر متحرک (۵) ہو۔ وقف کرنا تین (۶) طرح پر جائز ہے۔ ایک سکون محض (۷) اور یہی اصل

(۱) مصنفِ علام حضرت اقدس قاری صاحب سقی اللہ تعالیٰ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ نے رسالہ ہذا کی ابتدا بسملہ سے فرمائی ہے جس میں اتباع ہے قرآن و حدیث کا کیونکہ کلام اللہ شریف کی ابتدا بھی بسملہ سے ہے اور حدیث نبوی شریف میں ہے ”اول ما کتب القلم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم فاذا کتبتم کتابًا فاجعلوھا فی اولھا“ (کذافی مفید الاقوال وغیرہ) نیز ارشادِ نبوی ہے ”کل امرذی بالٍ لایبدأ فیہ ببسم اللہ الرحمٰن الرحیم فھو اقطع، وفی روایۃ ”بالحمد للہ“ رواہ ابوداؤد وغیرہ وحسّنہ ابن الصلاح وغیرہ (الدقائق المحکمۃ ص۲ شرح المقدمۃ الجزریۃ) ۱۲ (۲) لغت میں وقف کے معنیٰ ”اَلْكَفُّ عَنِ الشَّيْءِ“ یعنی کسی چیز سے رُکنا، روکنا چنانچہ کہا جاتا ہے ”وَقَفْتُ الدَّابَّةَ وَاَوْقَفْتُهَا اِذَا حَبَسْتَهَا عَنِ الْمَشْيِ“ (کذافی نہایۃ القول المفید للعلامۃ محمد مکی نصر) باقی اصطلاحی معنیٰ ابھی آگے آتے ہیں ۱۲ (۳) یعنی ایسا سکون جس کو وضع کلمہ میں دخل ہو ۱۲ (۴) ایسے سکون کو عارض کہتے ہیں ۱۲ (۵) اور وقف کی مختصر و جامع تعریف جو وقف بالروم کو بھی شامل ہو جائے یہ ہے قَطْعُ النَّفَسِ عَلَى الْكَلِمَةِ زَمَنًا مَّا۔ یعنی کلمہ غیر موصولہ پر کچھ وقت کے لئے سانس منقطع کرنا اور راقم السطور نے صرف انقطاعِ نفس پر اکتفا اس لئے کیا کہ اس کو انقطاع صوت لازم ہے ۱۲ (۶) اور باعتبار محل بھی وقف تین قسم پر ہے جس میں کلام کے معنیٰ بلحاظ مسند و مسند الیہ پورے ہو جاتے ہیں۔ اوّل تام: جس میں کلام مطلقًا تمام ہو جاتا ہے مثلاً ابتدا سورۃ البقرہ میں هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ٥ دوم کافی: جس میں مابعد سے صرف من جہۃ المعنیٰ تعلق ہوتا ہے مثلاً اوائل سورۃ البقرہ میں يُنْفِقُوْنَ ٥ سوم حسن: جس میں مابعد سے من جہۃ الاعراب تعلق ہوتا ہے اور تعلق لفظی کا معنوی کو مستلزم ہونا ظاہر ہے لیکن جملہ کے دونوں جزو (یعنی مسند و مسند الیہ) آجاتے ہیں اور کلام مفہوم ہو جاتا ہے مثل اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ اور اگر معنیٰ و مراد کا تفہم نہ ہو تو وہ وقف قبیح ہوتا ہے مثلاً علامہ ابن الحاجب تلمیذ الامام ابومحمد قاسم بن فیرّہ الشاطبی الاندلسی علیہما الرحمۃ فرماتے ہیں کہ فعل متعدی وہ ہوتا ہے کہ جس کا سمجھنا اس کے متعلق پر موقوف و منحصر ہو جیسے ضَرَبَ کا فہم بغیر مضروب کے ممکن نہیں بخلاف زمان و مکان و غایت اور ذوالحال وحال کے ان پر ضَرَبَ کا تفہم و تعقل منحصر نہیں ہوتا ہے جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ تَادِيْبًا۔ کہ اس جملہ میں ضَرَبَ زَيْدٌ پر وقف قبیح، ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا پر وقف حسن (باقی ص۳۰ پر)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور حق ؎ ہے جیسے فرمایا امام شاطبیؒ نے ؎

(بقیہ حاشیہ صـ۲۹ کا) اور جملہ کے ختم پر وقف تام ہے (کذا فی جہد المقل للعلامہ محمد المرعشیؒ) پس اگر قبل اختتام جملہ بحسب المعنیٰ ضیق نفس وغیرہ کی وجہ سے اضطراراً وقف ہوجائے تو فی الفور اعادہ از ماقبل کرلینا چاہیے تاکہ کلام مفید و مربوط ہوجائے۔ اور بصورتِ وقفِ تام و کافی ابتداء از مابعد کی جاتی ہے اور وقف حسن میں یہ تفصیل ہے کہ درمیانِ آیت میں اعادہ کرنا ضروری ہے اور اگر رأس آیۃ ہو تو اکثر حضراتِ اہلِ ادا کا پسندیدہ طرز و اختیار مابعد سے ابتدا کرنا ہے باقی محلِ وقف و ابتداء وغیرہما کا مفصل بیان ان شاء اللہ الرحمٰن "کتاب وقوف المبتدی" میں سپردِ قلم کیا جائے گا"

❼ جس کے معنیٰ اصطلاح قراء کرام میں تفریغ الحرف من الحرکات الثلاث ہیں یعنی حرف کو بالکلیہ تینوں حرکات سے فارغ کردینا یعنی ساکن کردینا کہ حرکت کی طرف اشارہ بھی نہ ہو اکثر عرب کا لغت یہ ہی ہے ۱۲

❽ کیونکہ اس کو وقفِ لغوی سے مناسبتِ خاصہ ہے کیونکہ لغت میں وقف کے معنیٰ ہیں الحبس یعنی رُکنا چنانچہ کہا جاتا ہے وقفت عن کلام فلانٍ۔ ای ترکتہ یعنی میں فلاں شخص سے گفتگو کرنے سے رُک گیا اور اس (وقف بالاسکان) میں حرکت کا کلیۃً حبس و ترک ہوتا ہے۔ نیز وقف استراحت اور سہولت و خفت کو مقتضی ہوتا ہے اور وہ کامل طور پر اسی میں ہے نیز ابتداء و حرکت کی ضد اسی کو مقتضی ہے نیز اس میں عموم و اجماع ہے یعنی یہ تینوں حرکات (فتحہ و کسرہ و ضمہ) کے لئے عام اور نقلاً تمام قراء کرام سے ثابت ہے بخلاف روم و اشمام کے کہ یہ ہر دو کیفیات کی اجازت نصاً و نقلاً صرف سیدنا الامام ابوعمرو زبان بن العلاء مازنی بصری تابعی و سیدنا الامام ابو عمارہ حمزہ بن حبیب قرضی کوفی تابعی۔ سیدنا الامام ابوالحسن علی بن حمزہ کسائی کوفی تبع تابعی اور سیدنا الامام خلف بن ہشام اسدی بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم سے ثابت ہے اور سیدنا الامام ابوبکر عاصم بن ابی النجودؒ اسدی کوفی تابعی و سیدنا الامام ابوجعفر یزید بن القعقاع مخزومی مدنی تابعی رحمہما اللہ تعالیٰ سے روایت مختلف ہے چنانچہ علامہ ابوعمرو عثمان بن سعید الدانیؒ اور بطریق ائمہ عراق، ابن شیطاؒ نے نصاً اجازت نقل فرمائی ہے جس کی صحت کے علامہ جزریؒ بھی قائل ہیں۔ لیکن باقی طُرق کی رو سے امام عاصمؒ کے لئے روایۃً و نقلاً اجازت مروی نہیں البتہ عملاً ان کے لئے بھی روم و اشمام مختار و معمول بہ ہیں اور یہی صورت امام ابوجعفر سے روایت کی ہے کہ شطویؒ بذریعہ اپنے اساتذہ و شیوخ کے امام موصوف سے نصاً اجازت نقل فرماتے ہیں باقی طرق سے ان کے لئے بھی نصاً اجازت ثابت نہیں لیکن صرف عملاً و اختیاراً ان کے لئے بھی روم و اشمام معمول بہ ہیں اور ان مذکورین کے علاوہ بقیہ ائمہ اربعہ یعنی سیدنا الامام ابورویم نافع بن عبدالرحمٰن لیثی مدنی تبع تابعی۔ سیدنا الامام ابومعبد عبداللہ ابن کثیر مکی داری تابعی۔ سیدنا الامام ابوعمران عبداللہ ابن عامر شامی یحصبی تابعی اور سیدنا الامام یعقوب ابن اسحاق حضرمی بصری علیہم الرحمۃ سے منصوص اجازت تو مروی نہیں البتہ عملاً حضرات ائمہ اہل ادا و شیوخِ قراءت نے وقف بالاشمام والروم کو ان حضرات کے لئے بھی اختیار و پسند فرمایا ہے (گویا ہر دو کیفیات پر عمل جملہ قراء عشرہ کا اجماعی عمل اور اپنی شرائط مخصوصہ کے ساتھ معروف و مقررہ مواضع میں جملہ قراء کرام کے لئے پسندیدہ طریقہ ہے)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْاِسْكَانُ اَصْلُ الْوَقْفِ وَهُوَاشْتِقَاقُهٗ مِنَ الْوَقْفِ عَنْ تَحْرِيْكِ حَرْفٍ تَعَزَّلَا ٩

دوسرا روم کہ کسرہ اور ضمہ میں جائز ہے۔ معنیٰ روم کے یہ ہیں کہ ادا کرنا تیسرا حصہ حرکت کا جو کان رکھتا ہے سنتا ہے۔ اور سمجھتا ہے بخلاف بہرے کے۔ تیسرا اشمام کہ فقط ضمہ اور رفع میں جائز ہے۔ معنیٰ اشمام کے یہ ہیں کہ اشارہ کرنا طرف ضمہ کے ہونٹوں سے بغیر ملائے ہونٹوں کے بغیر صوت کے بغیر سکون کے جو دیکھتا ہے سمجھتا ہے بخلاف نابینا کے۔ پھر حرف

٩ یعنی اسکان اصل ہے وقف میں اور وہ مشتق ہے الوقف عن تحریكِ حرفٍ تعزّلا سے (جس کے معنیٰ ہیں "حرف کی تحریک سے رک جانا جو بسبب وقف حرکت سے جدا یعنی خالی ہو گیا ہے ۱۲ ع ھ جس کے لغوی معنیٰ طلب و تلاش اور قصد کرنے کے ہیں ۱۲ ١٠ خواہ یہ کسرہ اور ضمہ اعرابی ہو یا بنائی نیز حرف موقوف کلمہ کا آخری حرف ہو یا ایسا درمیانی ہو کہ آخر کلمہ سے اپنے حرف مابعد کے حذف ہو جانے کی وجہ سے موقوف علیہ بن گیا ہو مثلاً بِسْمِ اللّٰهِ۔ اَللّٰهُ الصَّمَدُ۔ اِرْجِعُوْنِ۔ يُصْلِحُ۔ قَاضٍ (جو اصل میں قَاضِیٌ تھا) وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ میں وَيَدْعُ (جو در اصل وَيَدْعُوْ تھا) باقی مستثنیات کا ذکر ابھی فائدہ کے تحت آرہا ہے۔ فانتظر اور فتحہ میں روم کے عدم جواز کی وجہ یہ ہے کہ وہ حرکت خفیفہ ہے جس کی وجہ سے اس میں تبعیض و تجزیہ متعذر ہے بخلاف کسرہ وضمہ کے کہ وہ بربنائے ثقل تبعیض و تقسیم کو قبول کر سکتے ہیں ۱۲ ١١ یعنی حرکت کو بصوتِ خفی ادا کرنا کہ بقدر ثلث معلوم ہو کما قال العلامۃ الشاطبیؒ فی حرز الامانی ووجہ التہانی باب الوقف المذکور ؎ وَرَوْمُكَ اِسْمَاعُ الْمُحَرَّكِ وَاقِفًا: بِصَوْتٍ خَفِیٍّ كُلَّ دَانٍ تَنَوَّلَا ۱۲ ١٢ ضمہ اور رفع سے انواعِ اعراب میں مغائرت کی طرف اشارہ فرمانا مقصود ہے یعنی حرکتِ پیش میں اشمام بھی جائز ہے خواہ وہ بنائی حرکات میں سے ہو (جو اختلافِ عوامل سے بدلتی نہیں ہیں) یا اعرابی حرکات سے ہو (جو اختلافِ عوامل کی وجہ سے مختلف ہوتی رہتی ہیں) اور اصطلاحِ نحاۃ میں فتحہ وکسرہ وضمہ حرکات بنائیہ کو اور نصب وجر ورفع حرکاتِ اعرابیہ کو کہتے ہیں لیکن اصطلاحِ قراء کرام میں روم واشمام کے جواز و عدمِ جواز کے بارے میں دونوں قسموں کا ایک ہی حکم ہے تنبیہ:- واضح ہو کہ روم واشمام کے جواز میں حرکاتِ ظاہریہ وملفوظہ مراد ہوتی ہے (نہ کہ حرکتِ تقدیریہ بھی) خواہ وہ اصلی ہو یا کسی حرکت کے عوض میں ہو یہی وجہ ہے کہ جمع مؤنث سالم پر (حرکت رفعی وجری کی طرح) حالت نصبی میں بھی روم کرنا صحیح ہے کیونکہ بحالت نصبی اس پر زیر ہوتا ہے۔ اسی طرح جب غیر منصرف پر زبر ہو تو روم نہ ہوگا اگرچہ وہ حرکت حالتِ جری ہی کی ہو جیسے خَالِقَ السَّمٰوٰتِ۔ بِاَبْرٰهِيْمَ۔ اور فتحہ وکسرہ میں اشمام کے عدمِ جواز کی بنا یہ ہے کہ فتحہ انفتاحِ فم سے ادا ہوتا ہے اور اشمام میں انضمامِ شفتین ناقص ہوتا ہے اور یہ دونوں ضدین ہیں اسی طرح کسرہ مخرجِ یار سے ادا ہوتا ہے اور اشمام کی ادائیگی شفتین سے ہوتی ہے لہٰذا ان دونوں میں مناسب نہیں ہے ۱۲ ع ھ جس کے لغوی معنی سونگھنے، سونگھانے اور بو دینے کے ہیں ۱۲ ١٣ یعنی فوراً بغیر کسی تاخیر کے ورنہ اشارۂ ضمہ حرف کے سکونِ کامل کے بعد ہی ہوتا ہے ۱۲ ١٤ مندرجہ بالا طرقِ ثلثہ کے علاوہ سات طرق وکیفیات اور بھی عند القراء الکرام مستعمل ہیں اس طرح کل تعداد دس ہو جاتی ہے۔ اول اسکان۔ دوم اشمام۔ سوم روم جن کی تعریف وغیرہ حضرت مصنف علیہ الرحمہ نے بیان فرما دی ہے (باقی ملاحظہ ۳۶ پر)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موقوف علیہ جو ساکن کیا گیا ہے بسبب وقف کے: سکون اس کا ضمّہ سے ہوگا یا رفع سے یا فتح سے یا نصب سے یا کسرہ سے یا جر سے اور حرف موقوف علیہ خود۔ یا تو حرف صحیح ہوگا یا حرف علّت[15] مشدّد ہوگا یا مخفّف مُنوَّن ہوگا یا غیر مُنوَّن۔ اگر تنوین بالفتح[16] ہوگی تو حالتِ وقف میں الف ہو جاوے گی اور حرف موقوف علیہ الف کیا جاوے گا۔ پھر حرف موقوف علیہ اگر حرف صحیح ہو تو اس کی کئی صورتیں ہیں یا تو ہمزہ ہوگا یا تار تانیث کی یا ہار ضمیر مذکر کی ہوگی یا غیر اس کا۔

(حاشیہ صـ۳۱ کا) چہارم ابدال: یعنی منصوب منون کو (بشرطیکہ وہ تار تانیث نہ ہو) الف سے اور اسم مفرد کی تار تانیث مدوّرہ کو (جملہ قرار کرام کی قرارت میں اور مطوّلہ کو بقرارت ابن کثیر مکی، ابو عمرو بصری، کسائی کوفی اور یعقوب حضرمی علیہم الرحمۃ ہار سے بدل کر اور بقرارت حمزہ کوفیؒ ہمزہ کو الف، واو، یار سے بدل کر وقف کرنا مثل سَوَآءً کو سَوَآءا۔ قُوَّةٌ کو قُوَّهْ۔ مَعْصِيَتُ کو مَعْصِيَهْ اور تَاْلَمُوْنَ کو تَالَمُوْنَ، يُؤْمِنُوْنَ کو يُوْمِنُوْنَ۔ اَنْبِئْهُمْ کو اَنْبِيْهُمْ پنجم الحاق: یعنی ہار سکتہ کا اضافہ کرکے وقف کرنا مثلاً بقرارت یعقوب حضرمیؒ هُوَ اور هِيَ کو (خواہ جس طرح بھی واقع ہوں) هُوَهْ اور هِيَهْ پڑھنا اور بروایت سیدنا حفصؒ غاضری کوفی ہار سکتہ صرف سات کلمات لَمْ يَتَسَنَّهْ (البقرہ ع ۳۵) وغیرہ میں واقع ہے جن کو حضرت مصنفؒ نے بضمن فائدہ نمبر ۴ ذکر فرمایا ہے (یہ دونوں صورتیں متن رسالہ ہذا میں ضمناً درج ہیں) ششم اثبات: یعنی جو حرف مدّ بوجہ اجتماع ساکنین وصلاً محذوف ہو اس کو ثابت رکھنا مثلاً قَالَا الْحَمْدُ۔ قَالُوا الْغِنٰی۔ يُؤْتِي الْحِكْمَةَ میں قَالَا۔ قَالُوْا اور يُؤْتِيْ پر وقف کرنا ہفتم حذف: یعنی جو حرف بحالتِ وصل مقرور ہو اس کو حذف کرنا مثلاً اٰتٰنِ‍يَ (النمل ع ۳) میں اٰتٰنِ پر اور بقرارت نافع مدنی وغیرہ وَمَنِ اتَّبَعَنِ‍يْ (البقرہ ع ۲) میں وَمَنِ اتَّبَعَنِ پر وقف کرنا۔ ہشتم نقل (وحذف): یعنی حرکت ہمزہ کو اس کے ماقبل ساکن کو دے کر ہمزہ کو حذف کر دینا مثلاً بقرارتِ حمزہ کوفیؒ و بروایتِ سیدنا ہشام بن عمار دمشقیؒ سِيْءَ۔ سُوْءِ۔ الْمَرْءُ کو بحالت وقف سِيَ۔ سُوِ۔ الْمَرُ پڑھنا (وقف میں حذف حرکت ظاہر ہے) نہم ابدال وادغام: یعنی ہمزہ کو واؤ۔ یار سے بدل کر ماقبل کے واؤ اور یار کا اس واؤ اور یار مبدلہ از ہمزہ میں ادغام کر دینا جیسے بقرارت حمزہؒ سُوْءَةٌ اور سَيِّئَتُ کو سَوَّهْ اور سَيِّتْ پڑھنا۔ دہم تسہیل: یعنی ہمزہ میں اس کی حرکت کے موافق تسہیل کرنا مثلاً بقرارت حمزہ کوفیؒ سَآلَ میں بین الہمزہ والالف، مَالِئُوْنَ میں بین الہمزہ والواؤ اور رُسُلُوْا میں بین الہمزہ والیار تسہیل کرنا۔ فتلك عشرة كاملة۔

[15] یعنی الف۔ واؤ اور یار لیکن الف کا مشدّد و منون وغیرہ نہ ہونا ظاہر ہے کیونکہ وہ ہمیشہ مدّہ ہوتا ہے بخلاف واؤ اور یار کے کہ یہ مدہ اور غیر مدہ وغیرہ کی طرف منقسم ہوتے ہیں ۱۲ [16] یعنی زبر والی تنوین۔ اور لفظ تنوین "نوّن الطّائر" سے جس کے معنی آواز دینا اور اصطلاحی معنی ہیں، "وہ نون ساکن جو لفظ کے کامل ہونے کے بعد آخر میں لاحق ہو" ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فائدہ ①[١٧]:۔ جاننا چاہیے کہ تارتانیث کی کبھی مربوط یعنی گول مرسوم ہوتی ہے اور کہیں دراز[١٨] جو گول لکھی جاتی ہے وہ حالتِ وقف میں ہار ہو جاتی ہے اور روم اور اشمام اُس میں جائز نہیں[١٩] اور ایسا ہی حرکتِ عارضی[٢٠] میں جیسے وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ مَنْ يَّشَاءِ[٢١] اللّٰهُ۔

فائدہ ②:۔ جاننا چاہیے کہ ہائے ضمیر[٢٢] مذکر میں دو[٢] قول ہیں۔ بعضے کہتے ہیں کہ جب ہائے ضمیر مذکر کے ماقبل ضمہ ہو یا کسرہ یا ماقبل اس کے واو یا یائے مدہ ہو[٢٣] جس طرح يَعْلَمُهٗ بِمُزَحْزِحِهٖ

---

(١٧) جملہ فوائد پر (جن کی تعداد گیارہ[١١] ہے) نقوش مدورہ اور حسب الترتیب نمبرات ایک تا گیارہ[١١] کا احقر نے اضافہ کیا ہے ١٢ (١٨) تارتانیث کی رسم مربوطا و مدوّر یعنی بشکل الہار الہوّز کی وجہ یہ ہے کہ عرب کے فصیح تر لغت قریش میں اس پر وقف بالہار کیا جاتا ہے تو گویا اس کا یہ رسم بہ نیت وقف ہے اور مجرور و مطولہ کی رسم میں یہ تفصیل ہے کہ جو قرّار کرام اس پر وقف بالہار فرماتے ہیں ان کے نزدیک یہ توجیہ ہے کہ یہ رسم بہ نیتِ وصل ہے اور جو قرار عظام اس پر وقف بالتار فرماتے ہیں ان کے مذہب پر اس کی یہ رسم لغتِ قبیلۂ طی اور حمیر کے موافق ہے کہ اس میں تار التانیث کو وقفًا بھی تار ہی بولا جاتا ہے۔ قرآن کریم میں ایسے کلمات کہ جن میں تار التانیث بصورۃ التار المجرورہ مرسوم ہے تیرہ[١٣] ہیں جو اکتالیس[٤١] جگہ واقع ہوئے ہیں۔ جن کا مستقل و مکمل بیان ان شار اللہ العزیز در کتاب ”رسوم المبتدی“ میں نذر قلم کیا جائے گا ١٢ (١٩) کیونکہ اس سے تارتانیث مربوطہ اور مبسوطہ میں امتیاز باقی نہیں رہتا۔ اور اگر ہار میں روم و اشمام کیا جائے تو یہ حالتِ وصلی کے خلاف ہے نیز بایں صورت ہائے اصل (مثل نَفُقَهُ وغیرہ) سے التباس لازم آئے گا باقی تار مبسوطہ والے معدود کلمات میں امام نافع مدنی وغیرہ چھ[٦] حضرات جو بمطابقتِ رسمِ عثمانی وقف بالتار ہی فرماتے ہیں۔ ان کے لئے علاوہ اسکان کے اشمام و روم بھی جائز ہیں لیکن امام ابن کثیر مکی وغیرہ چار[٤] حضرات جو بموافقتِ اصل وقف بالہار الساکنۃ المحضہ فرماتے ہیں ان کے نزدیک ان میں روم و اشمام جائز نہیں ١٢ (٢٠) خواہ یہ عارضی حرکت بوجہ نقل ہو مثلاً بروایت سیدنا عثمان بن سعید قبطی مصری (ملقب بہ ورشؒ) وَانْحَرِ اِنَّ اور قُلُ اُوحِيَ وغیرہ یا بوجہ اجتماعِ ساکنین ہو مثلاً بقرارۃ نافع مدنی وغیرہ وَلَقَدُ اسْتُهْزِئَ (بضم الدّال) ١٢

(٢١) اسی طرح يَوْمَئِذٍ اور حِيْنَئِذٍ بھی اسی قسم میں داخل ہیں کیونکہ ذال کا کسرہ بوجہ الحاق تنوین عوض عارض ہوا ہے ورنہ ذال اصل کی رو سے ساکن تھی۔ پس جب تنوین وقف میں حذف ہو گئی تو ذال اپنی حالتِ اصلیہ یعنی سکون کی طرف لوٹ جائے گا لہٰذا سکونِ اصلی کی طرح ان میں بھی روم و اشمام ممنوع ہیں ١٢ (٢٢) یعنی واحد مذکر غائب منصوب متصل اور مجرور متصل کی ضمیر جو اسم و فعل اور حرف تینوں کے ساتھ ملحق واقع ہوتی ہے ١٢

(٢٣) اور یہی حکم واوِ لین اور یائے لین کا ہے مثلاً رَاَوْهُ۔ عَلَيْهِ ١٢

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَقَلُوْهُ۔ وَفِيْهِ۔ تو ان صورتوں میں روم و اشمام نہیں کیا جاوے گا[۲۴]۔ اور بعضوں کا قول ہے کہ ہر حالت میں کیا جاوے گا[۲۵]۔ اور یہی وجہ مروج ہے[۲۶]۔ اور ماقبل حرف موقوف علیہ کے یا تو حرف متحرک ہوگا یا ساکن پھر یا تو حرف صحیح ہوگا۔ یا غیر صحیح۔ پھر غیر صحیح بھی حرف مدہ ہوگا یا حرف لین پس وقف کرنا ان صورتوں مذکورہ میں کئی وجہوں کے ساتھ جائز ہے[۲۷]۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ حرفِ موقوف علیہ اگر حرفِ علت متحرک مخفف ہو اور ماقبل حرکت موافق ہو[۲۸] تو وقف کیا جاوے گا مد طبعی[۲۹] کے ساتھ جس طرح اُوْحِیَ۔ تَتْلُوْ۔ نَسِیْ۔ وَلِیٌّ۔ رَضِیَ اور اگر

---

(۲۴) تاکہ بحالتِ روم ضمہ یا واؤ سے خود ضمہ کی طرف یا بحالتِ اشمام ضمہ کے اشارہ کی طرف خروج نہ لازم آئے اسی طرح کسرہ یا یار سے بحالتِ روم خود کسرہ کی طرف انتقال نہ لازم آئے کہ یہ خروج و انتقال ایک گونہ ثقالت کا باعث ہے کیونکہ ضمہ کے بعد روم و اشمام کرنے سے دو ضمے اور کسرہ کے بعد روم کرنے سے دو کسرے اور واؤ کے بعد روم و اشمام کرنے سے تین ضمات اور یار کے بعد روم کرنے سے تین کسرات جمع ہو جائیں گے جس سے ثقل و دشواری ظاہر ہے بخلاف ہار ضمیر ماقبل فتحہ یا الف (مدہ) یا حرف صحیح ساکن کی حالت مثل لَهٗ۔ يَدٰهُ اور عَنْهُ وغیرہ کے کہ اس میں ثقل نہیں ہوتا ہے لہٰذا ان ۳ صورتوں میں اظہار حرکت کی رعایت کی غرض سے روم و اشمام جائز ہیں۔ علامہ ابو محمد مکی بن ابی الطالبؒ ابو عبداللہ بن شریحؒ۔ حافظ ابو العلاء ہمدانیؒ۔ علامہ ابو عمرو دانیؒ۔ علامہ ابو قاسم شاطبیؒ اور ابو الحسن علی بن عبدالغنی حصریؒ وغیرہ نے اسی مذہب کو بالقطعیت بیان فرمایا ہے اور علامہ جزریؒ نے بھی اس مذہب کو درست و کامل ترین فرمایا ہے ۱۲ (۲۵) چنانچہ علامہ شاطبیؒ نے اپنے قصیدہ حرز الامانی کے شعر نمبر ۳۷۵ میں او امّا ھما واو ویَاءٌ کے بعد و بعضھم یری لھما فی کل حالٍ محلّلاً سے اسی مذہب کی طرف اشارہ فرمایا ہے اور کتاب تیسیر الدانی سے بھی یہی نکلتا ہے کیونکہ اس میں ہا ضمیر کی کسی صورت کو بھی اشارہ اشمام و روم سے مستثنیٰ نہیں فرمایا ہے یہی تجرید۔ تلخیص۔ ارشاد اور کفایہ وغیرہ کتب میں ہے اور یہی حضرت علامہ ابن مجاہد کے نزدیک مختار (کذا فی شرح سبعہ قراءت وغیرہ) ۱۲ (۲۶) یعنی جمہور حضراتِ اہلِ ادار کے نزدیک یہی مذہب معمول بہا ہے۔ ان کے علاوہ بعض دوسرے شیوخ کے نزدیک (مثل ہار تانیث کے) ہار ضمیر میں روم و اشمام مطلقاً ممتنع ہیں اس لحاظ سے کہ ہار ایک بعید المخرج اور خفی حرف ہے اور روم میں بھی آواز کو کمزور و خفی کیا جاتا ہے لہذا بحالتِ روم ہار ضمیر میں خفار در خفار پیدا ہو جاتا جس کی وجہ سے اس کے حذف و سقوط کا قوی اندیشہ تھا پھر طرداً للباب اشارۂ اشمام بھی ممنوع قرار دے دیا (کذا فی الکمال) ۱۲

(۲۷) یہاں کئی وجوہ سے مراد مختلف کیفیاتِ وقف ہیں پس جہاں جو حکم ہوگا اسی کے مطابق وقف کیا جائے گا ۱۲

(۲۸) یعنی واو متحرکہ مخفف ماقبل ضمہ یا یار متحرکہ مخففہ ماقبل کسرہ ہو یا حرف موقوف علیہ الف ہو مثل کَلَّا ط ۱۲

(۲۹) جس کی تعریف ہے اشباع الحرف الذی بعدہ الف او واءٌ او یاءٌ ای بقدر ضعف الحرکۃ من الحرکات الثلاث جس کا ماحصل یہ ہے کہ معنیٰ مدِ طبعی حروف مدہ کو ان کی مقدارِ حقیقی یعنی دو حرکتوں کے بقدر ہمیشہ دراز کرنا (بس اس کی مقدار کشش بقدر ایک الف ہے) اور مد طبعی کہنے کی وجہ (باقی صفحہ ۳۵ پر)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرفِ موقوف علیہ مشدّد ہو خواہ حرف علّت ہو یا حرف صحیح تشدید پر وقف کیا جاوے گا تشدید میں کسی قسم کا نقصان نہ ہوگا۔[۳۰] پس اگر مفتوح ہے تو سکون محض ہوگا جس طرح تَبَّ۔ فَاتَمَّهُنَّ اِلَیَّ۔ صَوَآفَّ اور اگر مکسور ہو تو روم بھی ہوگا جس طرح لُجِّیٍّ، بِالْمَنِّ اور اگر مضموم ہو تو اشمام بھی ہوگا جس طرح دُرِّیٌّ۔ مُسْتَمِرٌّ۔ مُسْتَقَرٌّ۔ جَآنٌّ[۳۱]

فائدہ③:۔ جاننا چاہیئے کہ تنوین حالتِ رَوم میں بھی حذف کی جاتی ہے[۳۲]۔ پھر اگر حرف موقوف علیہ مخفّف مفتوح ہو اور ماقبل حرف صحیح ساکن ہو تو اس میں سکون محض ہوگا جس طرح وَقَالَ الَّذِی اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ۔ اگر مکسور ہو تو روم بھی ہوگا جس طرح وَالْفَجْرِ۔ بِالْوَحْیِ اور اگر مضموم ہو تو اشمام بھی ہوگا جیسے قَبْلُ۔ بَعْدُ۔ فَاَهْلَكْتُهُ۔ پھر اگر حرف موقوف علیہ کوئی حرف ہو سوائے ہمزہ کے[۳۳] اور ماقبل اس کے حرف مدّہ[۳۴] ہو جس طرح الْعٰلَمِیْنَ۔ یَعْلَمُوْنَ۔ وَالصَّلٰوۃَ۔ وَ اِیَّایَ۔ پس اگر مفتوح ہے تو اس میں تین وجہیں[۳۵] ہوں گی۔ سکون[۳۶] محض کے ساتھ

(بقیہ صفحہ ۳۴ کا) یہ ہے کہ سلیم الطبع آدمی اس کو باقتضائے طبیعت صحیح ادا کرلیتا ہے کہ اس کی مقدارِ ذاتی میں کمی اس کو اجنبی معلوم ہوتی ہے ۱۲

۳۰ لہٰذا اگر موقوف علیہ مشدّد حرف شدیدہ ہو تو بقدر ایک الف آواز بند اور اگر وہ حرف رخوہ ہو تو بقدر ایک الف صوت جاری رکھی جائے گی اور اگر موقوف مشدد، حرف قلقلہ ہو تو تراخیٔ تشدید کے بعد قلقلہ ادا کیا جائے گا فَاحْفَظُوا ۱۲

۳۱ یعنی حرف مشدّد اور مخفّف کا وقف بالاسکان والاشمام والروم میں حکم یکساں ہے ۱۲

۳۲ کیونکہ تنوین کی ادائیگی تکمیلِ حرکت کے بعد شروع ہوتی ہے اور وقف بالروم میں حرکت کامل طور پر ادا ہوتی ہی نہیں ہے (کہ روم نام ہے النطق ببعض الحرکۃ یعنی حرکت کے کچھ حصۂ متعینہ کے پڑھنے کا جیسا حاشیہ نمبر ۱۱ میں گذر چکا ہے) ۱۲ ۳۳ کیونکہ اگر حرفِ مد کے بعد حرفِ موقوفہ ہمزہ ہو تو اس صورت میں بوجہ اجتماع سببینِ مد کے مدِ متصل وقفی بھی پایا جاتا ہے حال آنکہ یہاں مقصود صرف مدِ عارض وقفی کا بیان فرمانا ہے جس کی اصطلاحی تعریف ہے ھو ان یقع بعد حرف المد ساکن عارض سکونہ للوقف او للادغام یعنی حرفِ مد کے بعد سکون عارضی ہو جو صرف بحالتِ وقف یا بحالتِ ادغام کبیر جائز واقع ہوتا ہو مثلاً بروایت سیدنا صالح بن زیاد سوسی الرَّحِیْمِ مّٰلِكِ اور وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ ۱۲

۳۴ یعنی الف۔ واؤ ساکن ماقبل ضمہ اور یاء ساکن ماقبل کسرہ ۱۲ ۳۵ یہاں وجوہ سے مراد حرفِ مد کی کشش کے اندازے اور ان کی مقادیر ہیں ۱۲ ۳۶ کیونکہ موقوف علیہ مفتوح ہے جس میں صرف ایک ہی کیفیت یعنی اسکان کے ساتھ وقف کیا جاسکتا ہے لہٰذا ایسے مواقع پر فقط حرفِ مد کی مقدار کے مراتب ہی سے وجوہ پیدا ہوں گیں اور وہ صرف تین ہی ہیں یعنی طول۔ توسط اور قصر۔ مگر قصر مدِ فرعی سے خارج ہے اس لئے کہ قصر نام ہے مقدارِ کشش مدِ اصلی کا لہٰذا کیفیت مدِ صرف دو ہیں یعنی طول اور توسط لیکن چونکہ قصر داخل فی الاوجہ ہے اس لئے وجہ کا اطلاق اس پر بھی ہوتا ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طول ۳۷ چھ ۶ حرکت کا اور توسط ۳۸ چار حرکت کا اور قصر ۳۹ دو ۲ حرکت کا مد دو ثلثہ ۳ ان ہی کو کہتے ہیں ۴۰۔ اور اگر مکسور ہو جس طرح الرَّحِیْمِ۔ مُسْلِمَاتٍ۔ فَارْهَبُوْنِ۔ الصَّلٰوةِ تو اس میں چار ۴۱ وجہیں ہوں گی۔ مد دو ثلثہ

---

(۳۷) اور یہ شرط سکون کے اعتبار کی بنا پر ہے کیونکہ ادا میں سکون لازم ہو یا عارض دونوں یکساں ہیں لہذا سکونِ عارض کو مثل لازم کے (جس کی مقدار طول ہوتی ہے) متصور کر کے طول اختیار کیا گیا تاکہ دونوں ساکنوں (یعنی حرفِ مد اور حرف موقوف علیہ) میں پوری طرح جدائی ہو جائے، علامہ دانیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حضرات ائمہ متقدمین مصر کا مذہب ہے اور علامہ شاطبیؒ نے اس وجہ کو تمام قرار کرام کے لئے پسندیدہ قرار دیا ہے مگر بعض حضرات نے اس کو صرف اصحابِ تحقیق یعنی امام حمزہ کوفیؒ وغیرہ کے لئے اختیار فرمایا ہے ۱۲ (۳۸) یہ سکون عارضی ضعیف کے اعتبار کی بنا پر ہے کیونکہ سببِ مد بوجہ عارض ہونے کے سکونِ لازم سے درجہ میں کم اور ضعیف ہے اور چونکہ حرکت بھی نہیں ہے (جیسا کہ وصل میں ہوتی ہے) اس لئے یہ سکون اصل اور وصل کے مابین ہو گیا لہذا برعایتِ جانبین حکم بھی درمیانی دیا گیا یعنی توسط (جو کہ طول اور قصر کے مابین ہے) اختیار کیا گیا تاکہ موقوف علیہ کی حالتِ اصلیہ اور موجودہ دونوں کا لحاظ ہو جائے۔ یہ مذہب ابو بکر بن مجاہدؒ اور ان کے اصحاب وغیرہ کا ہے اور علامہ شاطبیؒ نے اس وجہ کو بھی تمام قرار کرام کے لئے اختیار فرمایا ہے مگر بعض حضرات نے اس کو فقط اصحابِ توسط یعنی امام ابنِ عامر شامیؒ وغیرہ کے لئے مختار مانا ہے ۱۲ (۳۹) یہ سکونِ عارضی غیر معتبر کے اعتبار کی بنا پر ہے کیونکہ وقف میں اجتماع ساکنین جائز ہے لہٰذا ان کی ثقالت کالعدم متصور کی گئی اور قصر یعنی مد فرعی کا حذف اور صرف ذاتِ حرفِ مد کا ابقاء اختیار کیا گیا۔ یہ مذہب ابو الحسن الحصریؒ اور علامہ ابو اسحاق ابراہیم بن عمر جعبریؒ کا اختیار فرمودہ ہے چنانچہ اول الذکر موصوف نے اپنے قصیدہ کے مندرجہ ذیل اشعار میں اسی کو بیان فرمایا ہے

سه وان یتطرق عند وقفك ساكن ÷ وقف دون مد ذاك رائی بلا فخر ۔ فجمعك بين الساكنين يجوز ان ÷ وقفت وهذا من كلامهم الحر۔ یعنی وقف کرتے وقت اگر ساکن پیش آجائے تو میری رائے بغیر کسی فخر کے یہ ہے کہ تو بغیر مد کے وقف کر۔ پس تیرا دو ساکنوں کا جمع کرنا وقف میں جائز ہے اور یہ بات قرار کرام کے عمدہ کلام میں سے ہے۔ اور بعض حضرات نے اس کو اصحاب حدر یعنی امام ابو عمرو بصریؒ وغیرہ کے لئے مختار قرار دیا ہے اور صحیح اور فیصلہ کن بات یہ ہے کہ وجوہِ ثلثہ تمام قرار کرام کے لئے جائز و صحیح ہیں کیونکہ عارض کے اعتبار و عدم اعتبار والا قاعدہ سب کے یہاں عام ہے کما قال العلامۃ الجزری فی النشر الکبیر ص۳۳۶ ج۱ الصحیح جواز کل من الثلاثۃ لجمیع القراء لعموم قاعدۃ الاعتداد بالعارض وعدمه عن الجمیع الخ لیکن ان وجوہِ ثلثہ میں نفسِ سکون کی وجہ سے طول سب سے مقدم اور افضل ہے اس کے بعد توسط پھر قصر نیز جس وجہ کو چاہیں قرارت میں اختیار کرتے ہوئے من اولہ الی آخرہ پڑھا جائے یہ نہیں کہ کہیں طول کہیں توسط اور کہیں قصر کیونکہ اس میں طرق کی تخلیط ہے جو قاری کے لئے معیوب ہے ۱۲ (۴۰) یعنی طول و توسط اور قصر کو ۱۲ (۴۱) اگرچہ عقلاً چھ وجوہ نکلتی ہیں یعنی طول ۱ توسط ۲ قصر ۳ مع الاسکان اور طول ۴ توسط ۵ قصر ۶ مع الروم کیونکہ موقوف علیہ مکسور ہے جس میں اسکان اور روم دونوں جائز ہیں لیکن چونکہ طول و توسط مع الروم غیر جائز ہیں (اس لئے کہ طول و توسط موقوف علی السبب ہیں اور روم میں بوجہ عضوین میں (باقی ص۳۷ پر)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مع السکون المحض اور رَوم[41] قصر کے ساتھ۔

فائدہ ④:۔ جاننا چاہئیے کہ روم حکم میں وصل کے[42] ہے۔ اسی واسطے مد اصلی کے ساتھ ہوتا ہے اور اگر مضموم ہو جس طرح نَسۡتَعِيۡنُ۔ عَقۡلُوۡهُ تو اس میں سات[43] وجہیں ہوں گی۔ مدودِ[1 تا 3] ثلثہ مع السکون الخالص اور مدودِ[4 تا 6] ثلثہ مع الاشمام اور رَوم قصر کے ساتھ۔ اور اگر حرف موقوف علیہ کوئی حرف ہو ہمزہ یا غیر ہمزہ اور ماقبل اس کے حرف لین[44] ہو جس طرح خَوۡفٌ۔ بَيۡتٌ۔ عَلَيۡهِ۔ شَيۡءٌ[45] تو اس کا بھی یہی حکم[46] ہے مگر قصر مقدم ہوگا۔ یوں کہا جاوے گا قصر۔ توسط۔ طول اور اگر حرف موقوف علیہ ہمزہ مفتوح ہو اور ماقبل حرفِ مدّہ جس طرح جَآءَ۔ شَآءَ[47] تو اس میں تین وجہیں ہوں گی۔

(بقیہ ص۳٦ کا) جدائی کے سکون باقی نہیں رہتا ہے) اس وجہ سے حضرت مصنفؒ نے ان دو وجوہ غیر جائز کو بیان نہیں فرمایا ۱۲

(۴۲) کیونکہ اس میں حرف موقوف علیہ بصورتِ خفی متحرک ہی رہتا ہے ۱۲ (۴۳) اگرچہ عقلاً وجوہ نو نکلتی ہیں یعنی طول توسط قصر مع الاسکان۔ طول توسط قصر مع الاشمام اور طول توسط قصر مع الروم کیونکہ موقوف علیہ مضموم ہے جس میں (اسکان واشمام وروم تینوں کیفیاتِ وقف جائز ہیں لیکن چونکہ طول توسط مع الروم جائز نہیں (جیسا کہ ابھی گذر رہا ہے) اس لئے صرف اوجۂ سبعہ پر اکتفار فرمایا گیا ہے ۱۲ (۴۴) یعنی جس واؤ ساکن اور یار ساکن سے قبل فتحہ ہو ۱۲ (۴۵) اس مدکو لین عارض کہتے ہیں اور بروایت سوسیؒ وَالصَّيۡفِ فَلۡيَعۡبُدُوا جیسے مواقع میں جو وصلاً مد ہوتا ہے اس کو مدلین عارض مشدّد اور بروایت ورشؒ شَيۡءٍ وغیرہ میں جو وصلاً مد ہوتا ہے اس کو صرف "مدلین" کہتے ہیں ۱۲ (۴۶) یعنی اس میں بھی بعینہ وہ ہی عقلی وجوہ نکلیں گی جو مدعارض وقفی کی گذری اور وہ ہی وجوہ اداءً جائز ہوں گی جو مدعارض وقفی میں تھیں البتہ دونوں میں فرق ترتیب ہے کہ مدعارض میں طول اولیٰ ہے پھر توسط پھر قصر اور مدلین عارض میں اس کے برعکس قصر مقدم ہے پھر توسط پھر قصر (کما ذکر الحضرۃ المصنفؒ) کیونکہ حرف لین میں مد بوجہ تشبیہ ہوتا ہے بخلاف حرفِ مدہ کے کہ اس میں مد اصالۃً ہوتا ہے پھر جواز قصر کی وجہ تو حرف لین کا حرف صحیح کے منزلہ وقائم مقام ہونا ہے یہ مذہبِ قصر ابوبکر شذائیؒ۔ ابو الفتح بن شیطار اور ابو محمد سبط الخیاط وغیرہم جیسے متعدد حضراتِ حذاق کا ہے اور جواز توسط کی بنار محلِ مد (یعنی حرف لین) کا ضعیف اور سببِ مد (یعنی سکونِ وقفی جو سکونِ لازمی کے درجہ میں متصور ہے) کا قوی ہونا ہے۔ یہ مذہب اکثر حضراتِ محققین کا اور علامہ دانیؒ وغیرہ کا پسند فرمودہ ہے چنانچہ موصوف فرماتے ہیں المدّ فی حال التمکین التوسط۔ یعنی حرف لین میں جو مد تقویت پیدا کرنے کی صورت میں کیا جاتا ہے اس کی مقدار کشش توسط ہے اور جوازِ طول کی بنار سببِ مد (یعنی سکون وقفی) کا قوی تصوّر کرنا ہے۔ یہ مذہب ابو الحسن علی ابن بشرؒ اور بعض حضراتِ اہلِ مصر کا ہے ۱۲ (۴۷) اگرچہ مدِ متصل کی مقدار تو توسط ہی ہے لیکن بحالتِ وقف چونکہ حرفِ مد کے بعد دونوں سببِ مد یعنی ہمزۂ متصلہ اور سکونِ عارضیہ بیک وقت جمع ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے سببِ مد قوی سے اقویٰ ہو جاتا ہے اس لئے علاوہ توسط کے طول بھی جائز بلکہ فائز یعنی اولیٰ وافضل ہے لیکن سکونِ عارض کو پیشِ نظر (باقی ص۳۸ پر)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدچار حرکت کا۔ توسط پانچ حرکت کا طول چھ حرکت کا۔ اور اگر مکسور ہو جس طرح مِنَ السَّمَاءِ تو اس میں پانچ وجہیں ہوں گی مدود ثلثہ مع السکون الخالص اور روم مد اور توسط کے ساتھ اور اگر مضموم ہو تو اس میں آٹھ وجہیں ہیں۔ مدود ثلثہ مع السکون الخالص اور اشمام مدود ثلثہ کے ساتھ۔ اور روم مد اور توسط کے ساتھ[51]

فائدہ ⑤:۔ جاننا چاہیے کہ حفص[52] سات کلموں پر وقف کرتے ہیں۔ الف کے ساتھ[53]

(بقیہ ص۳۷ کا) رکھتے ہوئے قصر جائز نہیں تاکہ الغار مد متصل اور اعتبار مد عارض نہ لازم آئے کیونکہ مد متصل میں وصل اصل اور وقف فرع ہے ۱۲

(۴۸) یہ مقدار کشش (یعنی دو الف) بھی توسط ہی ہے ۱۲ (۴۹) واضح رہے کہ یہاں اور آگے بضمن موقوف علیہ مضموم دونوں جگہ مدود ثلثہ سے مراد طول۔ توسط قصر نہیں بلکہ دو الفی مد۔ توسط اور طول مراد ہیں ۱۲ (۵۰) اور روم مع القصر والطول جائز نہیں کیونکہ مد متصل کی مقدار بحالت وصل توسط ہے (جیسا کہ ابھی حاشیہ نمبر ۴۳ میں گذر رہا ہے) اور روم اسی وجہ میں جائز ہوتا ہے جو وصلاً جائز ہو۔ البتہ بروایت ورش اور بقراءت حمزہ بہر صورت صرف طول ہوگا۔ باقی قصر کے عدم جواز کی وجہ ابھی گذر چکی ہے ۱۲ (۵۱) یہاں بھی وہی دو وجہ روم مع القصر والطول غیر جائز ہیں ۱۲ (۵۲) سیدنا ابو عمر حفص بن سلیمان بن مغیرہ بن داؤد اسدی کوفی غاضری بزاز ۹۰ھ میں اپنے آبائی وطن کوفہ میں جلوہ افروز ہوئے۔ آپ حضرت امام ابوبکر عاصم ابن ابی النجود عبداللہ حناط اسدی کوفی تابعیؒ کے فرزند ربیب تھے کیونکہ آپ کے والد ماجد کی فوتگی کے بعد والدہ ماجدہ نے امام موصوف سے عقد ثانی فرمالیا تھا لہٰذا آپ کی پرورش و تربیت بزیر سایہ شفقت امام صاحب المذکور سے ہوئی۔ آپ نے امام صاحب سے کئی مرتبہ قرآن حکیم پڑھا نیز دیگر متعدد شیوخ سے بھی اکتساب فیض کیا۔ بقول علامہ ذہبیؒ آپ قرأت میں ثقہ وضابط اور ثبت تھے البتہ باعتبار حدیث کے آپ کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔ بقول ابن منادیؒ حضرات متقدمین باعتبار حفظ وضبط کے آپ کو (امام عاصم صاحب کے شاگرد وراوی اول) ابوبکر شعبہ بن عیاش بن سالم حناط اسدی کوفی نہشلی پر ترجیح دیتے تھے۔ آپ نہایت قوی الحافظہ اور قراءت عاصم کے سب سے بڑے عالم تھے نیز حضرت امام الائمہ سراج الامۃ سید الفقہاء امام ابوحنیفہ النعمان ابن ثابت الکوفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہمدرس اور تجارت پارچہ میں شریک تھے۔ آپ نے مدت دراز تک لوگوں کو قراءت پڑھائی، آپ نے بغداد اور یہاں بلد اللہ تعالیٰ مکۃ المکرمہ میں بھی قراءت عاصم کی تعلیم و تلقین فرمائی۔ آپ کے تلامذہ بے شمار ہوئے مشاہیر تلامذہ میں سے چند حسب ذیل ہیں جنھوں عرضاً و سمعاً آپ سے قراءت کو نقل کیا ہے (۱) حمزہ بن قاسم احولؒ (۲) حسین بن محمد مروزیؒ (۳) محمد بن فضل زرقانؒ (۴) عباس بن فضل صفارؒ (۵) حسین بن علی جعفیؒ (۶) ابو عبید بن صباحؒ (۷) عمرو بن صباحؒ وغیرہم۔ اور گو قراءت عشرہ متواترہ صحیحہ میں اہل حجاز کی قراءت بوجہ خالص قریشی ہونے کے خاص امتیاز کی مالک ہے لیکن اس پر بھی یہ قبولیت و شہرت خداداد ہے کہ صدیاں گذر گئیں مگر آج بھی مدارس عالم اسلامیہ میں بالعموم روایت حفص ہی پڑھی پڑھائی جاتی ہے اور بلاد مغرب کے علاوہ تمام ممالک عربیہ و عجمیہ میں یہی روایت رائج ہے حال آں کہ (باقی ص۳۹ پر)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور وصل میں بدونِ الف کے ایک اَنَا اور دوسرا لٰکِنَّا تیسرا الظُّنُوْنَا چوتھا الرَّسُوْلَا پانچواں السَّبِیْلَا چھٹا قَوَارِیْرَا اول ساتواں سَلٰسِلَا اور ساتویں کلمہ پر بغیر الف کے بھی وقف کرنا درست ہے

(بقیہ صـ۳۸ کا) علیٰ زعم نحات آپ کی روایت مروج ہونی ہی نہ چاہیے تھی کیونکہ وہ تحقیق ہمزتین کی وجہ سے قراءت عاصم پر اعتراض کرتے تھے حتیٰ کہ بوجہ سہل الروایات ہونے کے کلام اللہ شریف میں تعریب و تنقیط بھی اسی روایۃ کے موافق ہوئی۔ وانّ الفضلَ بیدِ اللہ یؤتیہِ مَن یّشاءُ واللہ ذوالفضل العظیم۔

حضرت حفصؒ نے نودؔ سالہ عمر شریف میں بمقام کوفہ رحلت فرمائی فرحمہُ اللہ تعالیٰ رحمۃً واسعۃً وجزاہ عن الامّۃ المسلمۃ۔ اٰمین۔

نوٹ:۔ حضرت امام عاصمؒ اور حضرت ابوبکر شعبہؒ کے مختصر حالات "کتاب التحفہ علیٰ روایۃ شعبہ (معروف بہ "تنشیط المبتدی") میں درج ہیں۔ **۵۳** جس کی ظاہری وجہ رسم الخط کی متابعت ہے کیونکہ باجماع امتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الف الف افضل صلوات اللہ تعالیٰ واکمل التسلیمات مصاحفِ عثمانیہ کا اتباع کتابت کی طرح وقف میں بھی ضروری ہے اسی لئے بطور بنیادی مسئلہ عند القراء الکرام متفق علیہ ہے کہ وقف رسم قرآنی کے مطابق ہونا چاہیے (خواہ یہ مطابقت حقیقتاً ہو یا تقدیراً) چنانچہ ابومزاحم الخاقانی المتوفی ۳۲۵ھ (جو حضرات متقدمین میں سے ہیں) اپنی نظم "رائیۃ الخاقانی" کے شعر نمبر ۳۹ میں فرماتے ہیں ؎ وقف عند اتمام الکلام موافقاً ؛ لمصحفنا المتلوّ فی البرو البحر۔ یعنی وقف کلام کے تمام ہونے پر ہمارے اس مصحفِ (عثمانی) کے رسم الخط کے موافق کرو جو خشکی اور تری میں ہر جگہ پڑھا جارہا ہے ۱۲

۵۴ کیونکہ ان کلماتِ سبعہ میں وصلاً الف پڑھنا ثابت نہیں ۱۲ **۵۵** یعنی واحد متکلم کی ضمیر مرفوع منفصل لہٰذا اَنَابَ اور اَنَاسِیَّ وغیرہ جیسے کلمات مستثنیٰ ہیں اور اس میں بحالتِ وقف اثباتِ الف کی اصل وجہ یہ ہے کہ اَنْ ناصبہ یا مخففہ من المثقلہ سے اس کا التباس و اختلاط نہ لازم آئے یا پھر اس میں لغت تمیم کی مطابقت ہے کیونکہ اس میں اَنَا ضمیر مرفوع منفصل بالالف ہے ۱۲ **۵۶** اس میں وقفاً الف کا اثبات برعایتِ اصل ہے کیونکہ یہ دراصل لٰکِنْ اَنَا ہے جس میں (وقف بالنقل والحذف کی طرح) نقل حرکت و حذفِ ہمزہ کے بعد نون کا نون میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ یہ کلمہ سورۃ الکہف ع۵ میں واقع ہے ۱۲

۵۷ تا **۶۰** ان چاروں کلمات میں وقفاً اثباتِ الف کی اصل بنا ر فواصلِ جانبین کی رعایت ہے تاکہ سب کلماتِ رؤس آئی ہم وزن ہوجائیں۔ ان کلماتِ اربعہ میں کلمہ اول و دوم و سوم سورۃ الاحزاب ع۸ ع۹ میں اور کلمۂ چہارم سورۃ الانسان میں واقع ہے ۱۲ **۶۱** اس میں وقفاً اثبات الف لاحق مجاور (یعنی وَاَغْلٰلًا وَّسَعِیْرًا) کی رعایت کرنا ہے جو ضروری نہیں اسی لئے وقف بدون الالف (یعنی سَلٰسِلْ) کا بھی جواز ہے۔ یہ کلمہ سورۃ الدھر میں واقع ہے ۱۲ **۶۲** لیکن اثباتِ الف اولیٰ ہے کیونکہ وہ طریقِ شاطبی کے مطابق ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ ⑥: سات کلموں کے آخر میں ہائے سکتہ بھی وصل میں اور وقف میں ساکن رہتی ہے ایک لَمۡ یَتَسَنَّهۡ دوسرا فَبِهُدٰىهُمُ اقۡتَدِهۡ تیسرا كِتٰبِيَهۡ چوتھا حِسَابِيَهۡ پانچواں مَالِيَهۡ چھٹا سُلۡطٰنِيَهۡ ساتواں وَمَآ اَدۡرٰىكَ مَا هِيَهۡ۔

فائدہ ⑦: جاننا چاہیے کہ لفظ یٰٓاَیُّهَا کا تمام قرآن شریف میں الف کے ساتھ مرسوم ہے اور وقف بھی الف کے ساتھ کیا جاوے گا مگر تین جگہ پر ایک سورہ نور میں اَیُّهَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ دوسرا سورہ زخرف میں یٰٓاَیُّهَ السّٰحِرُ تیسرا سورہ رحمٰن میں اَیُّهَ الثَّقَلٰنِ تو وقف بھی بغیر الف کیا جاوے گا۔

فائدہ ⑧: جاننا چاہیے کہ ہائے ضمیر مذکر کی کبھی مکسور پڑھی جاتی ہے اور کہیں پر مضموم مکسور اس وقت پڑھی جاتی ہے جبکہ ماقبل ہائے ضمیر کے کسرہ ہو۔ یا یائے ساکنہ ہو جس طرح بِهٖ فِيۡهِ عَلَيۡهِ مگر دو جگہ ایک سورہ کہف میں اَنۡسٰنِيۡهُ اور دوسرے سورہ فتح میں عَلَيۡهُ اللّٰهَ کہ ان دونوں میں مضموم پڑھی جاتی ہے اور تین جگہ ساکن پڑھی جاتی ہے ایک سورہ اعراف ع میں اَرۡجِهۡ، دوسرے سورہ شعراء ع میں اَرۡجِهۡ اور تیسرے سورہ نمل ع میں فَاَلۡقِهۡ اور باقی صورتوں

۶۳ یہ کلمہ معہ حوالہ کے حاشیہ نمبر ۴ میں گذر چکا ہے ۱۲ ۶۴ کلمۂ ہذا سورۂ انعام ع میں واقع ہے ۱۲ ۶۵ ۶۶ یہ دونوں کلمات (سورۃ الحاقہ میں) دو دو جگہ واقع ہیں لہذا کل مواقع نو ہو گئے ۱۲ ۶۷ اس کلمہ میں سکتۂ لطیفہ بھی جائز ہے کیونکہ اس کا جس طرح اپنے مماثل ہار ہو میں ادغام ثابت ہے اسی طرح اظہار بھی ثابت بلکہ ارجح واولیٰ ہے اور اظہار بدون السکتہ غیر ممکن ہے (کذافی تعلیقات مالکیہ وغیرہ) بقیہ کلمات پر سکتۂ لطیفہ ثابت نہیں البتہ منجملہ ان کلمات سبعہ کے جن پر راس آیۃ واقع ہے وہاں مثل بقیہ رؤس آی کے بغرض الاعلان سکتہ جائز ہے۔ اور یہ کلمہ بھی سورۃ الحاقہ میں واقع ہے ۱۲ ۶۸ یہ لفظ بھی سورۃ الحاقہ میں واقع ہے ۱۲ ۶۹ کلمۂ ہذا سورۃ القارعہ میں واقع ہے ۱۲ ۷۰ کلمہ "اَیُّهَ" اس بارے میں منفرد ہے کہ رسم میں حذف الف بوجہ اجتماع ساکنین صرف اسی لفظ میں ہوا ہے ۱۲ ۷۱ کیونکہ عام قاعدہ وضابطہ ہے کہ حرف علت محذوف فی الرسم وقف میں بھی حذف ہوتا ہے البتہ اگر حذف بوجہ تماثل فی الرسم ہو تو وقفاً ثابت رہتا ہے مثل جَآءَ۔ تَرٰٓءَا۔ يُحۡيِيۡ۔ تَلۡوٗا وغیرہ ۱۲ ۷۲ فائدۂ ہذا میں عبارات وکلمات فوق الخطوط کا تکمیلاً للمضمون احقر نے اضافہ کیا ہے ۱۲ ۷۳ ان دونوں صورتوں میں ہاء ضمیر کا مکسور ہونا بربنائے مناسبت ماقبل ہے ۱۲ ۷۴ ۷۵ ان دونوں کلموں میں ہاء ضمیر کا مضموم ہونا بربنائے مطابقت اصل ہے اس لئے کہ جب تک کوئی مانع درپیش نہ ہو یہ مضموم ہی ہوا کرتی ہے کیونکہ ہاء ضمیر مبنی علی حرف واحد اور اضعف الحرفات ہے لہذا اعتدال پیدا کرنے کے لئے اقوی الحرکات ضمہ دیا گیا ۱۲ ۷۶ ۷۷ ان دونوں کلموں میں ہاء ضمیر کا ساکن ہونا بربنائے نیابت ہے کیونکہ یہ دونوں معتل اللام ہیں جن کی اصل اَرۡجِيۡهِ اور اَلۡقِيۡهِ تھی (باقی صفحہ ۴۳ پر)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مضموم پڑھی جاتی ہے مگر ایک جگہ یعنی وَیَتَّقۡهِ سورۂ نور ع میں مکسور پڑھی جاتی ہے ۔ اور جب ہارِ ضمیر کے ماقبل و مابعد حرکت ہو تو ہار ضمیر پڑھی جاتی ہے صلہ کے ساتھ جس طرح رَبُّهٗ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ مگر ایک جگہ سورۂ زمر میں یَرۡضَهُ اور اگر ہار ضمیر کے ماقبل یا مابعد یا دونوں طرف حرف ساکن ہو تو صلہ نہیں کرتے مگر ایک جگہ سورہ فرقان میں یعنی فِيۡهٖ مُهَانًا ۔

(بقیہ صت ۴۰ کا) حرف علّت یعنی یار ساکنہ صیغۂ امر میں آنے کی وجہ سے حسب قاعدۂ عام حذف ہوگئی اور اس کا سکون ہار ضمیر پر آگیا ۱۲

۷۸ اور اس میں مطابقتِ اصل ہے کیونکہ یہ کلمہ دراصل وَیَتَّقِیۡهِ تھا جس میں یار ساکنہ بوجہ شرط میں واقع ہونے کے ساقط ہوگئی پھر بغرض تخفیف قاف کو ساکن کر دیا گیا ۱۲ ۷۹ جس کے معنی ہیں تضعیف الحرکۃ بالاشباع یعنی ہائے ضمیر کی حرکت (ضمہ و کسرہ) کو بقدر ایک الف بڑھانا تاکہ ہار ضمیر کو جو کہ اضعف الحروف ہے قوت حاصل ہو جائے ۔ اور گو یہ از قسم صفاتِ عارضہ ہے مگر حکم میں حرفِ مد کے ہوتی ہے ۱۲ ۸۰ اس میں عدم صلہ بربنائے اصل ہے کیونکہ یہ کلمہ دراصل یَرۡضَاهُ تھا یعنی ہار ضمیر کے ماقبل حرف ساکن تھا جس کا قاعدہ متن میں قریب ہی درج ہے مجل جزا میں وقوع کی وجہ سے الف ساقط ہوا تو ہار ضمیر اس کی جگہ آگئی ۔ نیز ایک توجیہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اس میں عدمِ صلہ بغرض اظہار اصلیت ہے کیونکہ بصورتِ صلہ صارف عن الظاہر کوئی نہ تھا اور حقیقتِ صیغہ دریافت نہ ہو پاتی ! اور اگر اس ہار ضمیر کا اختلاس (جو کہ روم کا عکس ہے) تسلیم کیا جائے جیسا کہ خلاصۃ البیان فی تجوید القرآن صـ۲۴ میں ہے "امّا اختلاس یرضه لکم عنه ولان اصله یرضاه"، یعنی اختلاس یَرۡضَهُ لکم میں حفص کے نزدیک اس لئے ہے کہ اس کی اصل یرضاہ ہے تو پھر عدم صلہ کی تیسری توجیہ بھی ہو سکتی ہے وہ یہ کہ درجۂ صلہ کی ابتدا اکمال حرکت کے بعد ہوتی ہے اور اختلاس میں حرکت مکمل ہوتی ہی نہیں کیونکہ اختلاس نام ہے ثلث حرکت کے ترک کا لیکن صحیح یہ ہے کہ بروایت حفص کہیں اختلاس جائز نہیں اور اس موقعہ پر قرآآت سبعہ و عشرہ میں سے کسی بھی روایت کی رُو سے اختلاس ثابت نہیں بلکہ صرف تین قراءتیں بضم الھار بدونِ الصلہ یَرۡضَهُ بضم الھار مع الصلہ یَرۡضَهٗ اور باسکان الھار یَرۡضَهۡ مروی ہیں لہٰذا خلاصۃ البیان وغیرہ کی عبارتِ مذکورہ کو عدم صلہ ہی پر محمول کیا جائیگا کیونکہ ترکِ صلہ کو کبھی مجازاً اختلاس بھی کہہ دیا جاتا ہے فان کان ھذا اصوابًا فمن اللہ تعالیٰ وان کان خطأً فعفا اللہ الکریم عنی بفضلہ ۔ اٰمین ۸۱ اس لئے کہ صورت اول الذکر میں صلہ موجب ثقل و تکلف ثابت ہوتا اور صورۃ ثانیہ میں اجتماع ساکنین لازم آتا ہے باقی صورۃ ثالثہ میں بدرجۂ اولیٰ صلہ نہ ہونا ظاہر ہے ۸۲ اس میں صلہ بغرض جمعًا بین اللغتین ہے کیونکہ جس طرح ایک لغت میں ہار ضمیر کے جانبین حرف متحرک کے وقوع سے صلہ ہوتا ہے اسی طرح ایک لغت میں ہار ضمیر سے ماقبل حرف ساکن (اور مابعد متحرک حرف) کی صورت میں بھی صلہ ہوتا ہے چنانچہ قرآآتِ عشرہ متواترہ میں بقراءۃ مکیؒ مؤخر الذکر صورت میں جو صلہ کیا جاتا ہے وہ اسی لغت کے مطابق ہے پس حضرت حفصؒ نے اس میں صلہ اختیار کر کے اپنی روایت میں صلہ و ترکِ صلہ دونوں لغت جمع فرما دیے ہیں (باقی صـ۴۲ پر)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ ⑨: حفص رحمہ کہیں امالہ[۸۳] نہیں کرتے مگر ایک جگہ لفظ مَجْرٖىهَا[۸۴] پر کہ سورۂ ہود میں ہے اور تسہیل[۸۵] بھی نہیں کرتے مگر ایک جگہ لفظ ءَاَعْجَمِىٌّ[۸۶] پر جو سورہ حٰم سجدہ میں ہے۔

(بقیہ ص۱۴۱ کا) اور دوسری غرض یہ ہے کہ درازی فی اللفظ پیدا ہو جائے تاکہ مخلوق وہ وعید خداوندی اچھی طرح سن لے جس سے آیۃ کریمہ یُضٰعَفْ لَہُ الْعَذَابُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ الخ میں آثم وگنہگار کو ڈرایا گیا ہے (کذا فی عنایات رحمانی شرح قصیدۂ حرز الامانی مولفہ حضرت قاری فتح محمد صاحب پانی پتی ثم المدنی) ۱۲

۸۳ امالہ کی تعریف ان تنحی بالفتحۃ نحو الکسرۃ وبالالف التی بعدھا نحو الیاء۔ یعنی فتحہ کو مائل بکسرہ اور ما بعد کے الف کو مائل بیاء ادا کرنا جس سے ان دونوں اور کسرہ ویاء مدہ کی درمیانی کیفیت پیدا ہو جائے مثل اردو کے کسرۂ مجہول و یائے مجہولہ کے پھر اگر یہ میلان یاء کی طرف زیادہ ہو تو امالہ کبریٰ اور اضجاع وغیرہ کہتے ہیں اور کم ہو تو امالہ صغریٰ و تقلیل وغیرہ کہتے ہیں۔ اس امالہ میں حرف ماقبل الف اصل ہے اور الف کا تغیر تبعاً ہوتا ہے کیونکہ امالہ سے متاثر پہلے حرف ہوتا ہے بعد میں الف نیز امالۂ بالحرکۃ (یعنی امالۃ الفتحۃ نحو الکسرۃ) بغیر الف کے بھی ہوتا ہے مثلاً رَاَ الْقَمَرَ۔ رَاَ الشَّمْسَ میں بحالت وصل شعبہ اور امام حمزہ رحمہما اللہ تعالیٰ امالہ راء فرماتے ہیں اور غِشَاوَۃٌ۔ وَالْحِجَارَۃُ وغیرہ امثلہ میں بقرارت کسائی رحمہ ہاء تانیث سے قبل وقفاً امالہ کیا جاتا ہے۔ اسی لئے علامہ ابن حاجب علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب "شافیۃ" میں امالہ کی تعریف یہ فرمائی ہے کہ "فتحہ کو کسرہ کی طرف مائل کرنا" امالہ کرنا بنو تمیم اور اسد قیس وغیرہ عام اہل نجد کا اور فتح جو امالہ کی ضد ہے اہل حجاز کا لغت ہے ۱۲ ۸۴ یہ لفظ دراصل "مَجْرَاھَا" یعنی بفتح الراء مع الالف ہے جس میں امالہ کرنے کی غرض بھی روایت حفص رحمہ میں دونوں لغت (فتح و امالہ) جمع کرنا ہے اور یہی مقصد تسہیل کا ہے جس کا بیان متصل ہی آرہا ہے ۱۲ ۸۵ جس کے معنیٰ ہیں۔ جعل الھمزۃ بینھا وبین حرف العلۃ الذی یناسب حرکتھا۔ یعنی ہمزہ کو خود اس کے اور اس کی حرکت کے مناسب حرفِ علت کے درمیان ادا کرنا کہ ہمزہ نہ تو تحقیق کی طرح ایسی قوت وسختی اور ضغطہ سے ادا کیا جائے کہ جو صفتِ جہر و شدّہ کا مقتضیٰ ہے اور نہ اتنی سہولت و نرمی کے ساتھ ادا ہو کہ حرف علّت سے تبدیل ہو جائے بلکہ بحالت فتحہ بین الھمزۃ والالف اور بصورتِ کسرہ بین الھمزۃ والیاء المدۃ اور بتقدیر ضمّہ بین الھمزۃ والواوٗ المدۃ ادا کیا جائے گا اسی لئے اس کو تسہیل بین بین قریب بھی کہتے ہیں۔ باقی تسہیل بین بین بعید (یعنی ہمزہ کو خود اس کے اور ماقبل کی حرکت کے موافق حرفِ علّت کے مابین ادا کرنا) عند القراء قراءتِ قرآن حکیم میں ثابت وجائز نہیں۔ پس عند القراء الکرام تسہیل میں ہمزہ کی تشکیل خود اسی کی حرکت کے اعتبار سے ہوتی ہے نہ کہ بلحاظ حرکتِ ماقبل کے ۱۲

۸۶ یعنی بروایتِ حفص ہر جگہ ہمزہ تحقیق (یعنی خالص اپنے مخرج اقصیٰ حلق سے معہ جہر و شدۃ وغیرہ) کے ساتھ پڑھا جاتا ہے جو ہمزہ کے لئے اصل ہے مگر صرف کلمۂ ہذا "ءَاَعْجَمِىٌّ" کے ہمزۂ ثانیہ میں تسہیل کرنا واجب ہے یعنی اس کے ادا نہ کرنے سے ترکِ روایت لازم آئے گا۔ اور تسہیل کا سبب یہ ہے کہ ہمزہ نہایت ثقیل حرف ہے اس لئے بذریعہ تسہیل وغیرہ اس میں سہولت پیدا کی جاتی ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ (۱۰): جاننا چاہئے کہ چھ کلموں میں ابدال[۸۶] اور تسہیل دونوں جائز ہیں مگر ابدال افضل اور مختار ہے[۸۸] وہ چھ کلمے یہ ہیں آلذَّکَرَیۡنِ دو جگہ سورۂ انعام میں آلۡـٰٔنَ دو جگہ سورۂ یونس میں آللّٰہُ دو جگہ ایک جگہ سورۂ یونس میں دوسرا سورۂ نمل میں[۸۹]

فائدہ (۱۱): جاننا چاہئے کہ لَاتَاۡمَنَّا جو سورۂ یوسف میں ہے اُس میں نہ کوئی اظہار محض

---

(۸۷) ابدال کے معنیٰ ہیں ہمزہ کو کسی حرف علت سے بدل کر پڑھنا مثلاً ءَ آلذَّکَرَیۡنِ کو آلذَّکَرَیۡنِ پڑھنا ۱۲

(۸۸) مذکور المتن تینوں کلمات میں جو دراصل ءَ اَلذَّکَرَیۡنِ. ءَ اَلۡـٰٔنَ اور ءَ اَللّٰہُ ہیں ہمزہ اول قطعی واستفہامی اور ثانی وصلی مفتوح ہے اور ہمزہ وصلیہ کا عام اور مشہور و مسلم قاعدہ یہ ہے کہ وہ صرف ابتداءً واعادۃً ثابت رہتا ہے اور وصلاً حذف ہو جاتا ہے لہذا قیاس کا تقاضہ تو یہی تھا کہ ان تینوں کلمات میں ہمزہ استفہامیہ کی حرکت کو کافی سمجھ کر بر بنائے عدم ضرورت حسب القاعدۃ المذکورۃ ہمزۂ وصلیہ کو حذف کر دیا جاتا لیکن چونکہ بصورت حذف یہ شبہ پیدا ہو جاتا کہ جو ہمزہ موجود ہے آیا وہ ہمزہ استفہامی ہے یا وصلی کیونکہ تبقدیر ہمزہ استفہامیہ جملہ انشائیہ ہے اور بصورتِ ہمزہ وصلیہ جملہ خبریہ ہے اور ہر دو حالتوں میں ہمزتین ہوتے مفتوح ہی ہیں پس چونکہ اس سے التباس واشتباہ انشاء کا خبر کے ساتھ ہو جاتا اور حقیقۃ الامر کا علم نہیں ہو پاتا اس لئے ہمزۂ وصلی کو حذف نہیں کیا جاتا ہے تاکہ استفہام وخبر میں امتیاز باقی رہے مگر چونکہ درج کلام میں ہمزہ وصلی کو کامل طور پر باقی وثابت اور محقق رکھنا بھی لحن ہے کیونکہ اثبات ہمزۂ قطعیہ کے احکام میں سے ہے اس لئے اس میں تغیر کرنا ضروری تھا اور تغیر کی دو کیفیتیں ہیں لہذا وہ دونوں ہی کیفیات۔ ان کلماتِ ثلثہ میں چھیئوں مقامات پر جائز ہیں اول (۱) ابدال۔ (یعنی ہمزۂ وصلی مفتوح کو کلیتہً الف سے بدل دینا) اور چونکہ ہمزہ کے بعد لام تعریف پر سکون ہے لہذا (بحالتِ ابدال) دونوں ساکنوں میں فاصلہ وجدائی پیدا کرنے کی غرض سے اس الف مبدلۂ از ہمزۂ وصلیہ مفتوحہ میں مدلازم بھی کیا جاتا ہے۔ دوم (۲) تسہیل۔ لیکن ابدال مع المد اللّازم اولیٰ ومختار ہے کما قال العلامۃ الشاطبیؒ فی قصیدتہ "اللامیۃ" باب الھمزتین من کلمۃ ۔ فَلِلۡکُلِّ ذَا اَوۡلٰی وَیَقۡصُرُہُ الَّذِیۡ: یُسَھِّلُ عَنۡ کُلٍّ کَاٰلۡاٰنَ مُثِّلَا۔ اور وجوہِ اولیت تین ہیں (۱) ہمزہ وصلیہ مثل ہمزۂ قطعیہ کے قوی نہیں کہ اس کی تخفیف بذریعہ تسہیل کی جائے (۲) تسہیل میں درمیانِ کلام بلا ضرورت ہمزۂ وصلیہ کی تحریک لازم آتی ہے (۳) ابدال میں تخفیف وتغیر تام ہے بخلاف تسہیل کے کیونکہ تسہیل میں تو تضعیف ذات ہوتی ہے لیکن ابدال میں تبدیل ذات ۱۲

(۸۹) یہ تین کلمات تو تمام قراءتوں میں مشترک ومتفق علیہ یعنی تمام قراءِ کرام کے نزدیک ان میں ابدال وتسہیل دونوں وجوہ جائز ہیں اور ابدال اولیٰ وافضل ہے لیکن ایک لفظ (سورۂ یونس علیٰ نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام ع کا) ءَ اَلسِّحۡرُ بھی ہے جو مختلف فیہ ہے یعنی صرف قراءۃ ابو عمرو بصری وابو جعفر مدنی رحمہما اللہ تعالیٰ کی رو سے اس میں بھی مذکورہ ہر دو وجوہ (ءَاۤلسِّحۡرُ اور ءَالسِّحۡرُ) جائز ہیں کیونکہ یہ دونوں حضرات اس کو بالہمزتین پڑھتے ہیں ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھتا ہے یعنی لَاتَاْمَنَّا۔ اور نہ کوئی ادغام محض پڑھتا ہے یعنی صرف دو وجہ جائز ہیں۔ ادغام مع الاشمام اور روم (مع الاظہار) فقط۔

آدابِ معلّم و متعلّم

آدابِ معلّم کے یہ ہیں: مسلمان ہو۔ عاقل ہو۔ بالغ ہو۔ دیندار ہو۔ یاد خوب ہو۔ فسق وبدنیتی سے منزہ ہو۔ جیسی طرح استاذ سے پڑھا ہے اسی طرح پڑھاوے۔ نیت خالص رکھے۔

---

(۹۰) یعنی یہ کلمہ اصل میں دونونوں سے ہے (کما کتب الحضرۃ المصنف) جس میں اول مضموم۔ دوم مفتوح اور لا نافیہ ہے لیکن خالص اظہار یعنی دونوں نونوں کے پڑھنا قرارتِ سبعہ متواترہ کی کسی بھی روایت میں جائز نہیں اسی طرح خالص ادغام کے ساتھ یعنی لَاتَاْمَنَّا پڑھنا بھی جائز نہیں بلکہ اس میں صرف دو وجوہ ہیں (۱) اظہار مع الروم یعنی نون اول کے ضمہ کو بقدر ثلث حرکت (بغیر ادغام کے) ادا کرنا تاکہ ثقالت میں تخفیف ہوجائے کیونکہ اول تو مثلین کا اظہار ہی ثقل کا موجب ہے اس کے ساتھ ہی اکمال ضمہ یعنی ضمہ کو کامل طور پر ادا کرنا مزید باعث ثقل ہوگا (۲) ادغام مع الاشمام۔ یعنی بوقت ادا رشدہ وغنہ ہونٹوں کو مثل غنچہ کے گول ادا کرنا (جس طرح واؤ یا ضمہ کے ادا کرنے میں حلقہ شفتین بن جاتا ہے) تاکہ سامع ناظر کو کلمہ کی اصلیت کا علم ہوجائے۔ اور بسبب جزئیت یہی اولیٰ اور عند القراء اکثر ومشہور تر ہے کیونکہ اس میں تحصیل تخفیف بھی ہے اور موافقتِ رسمِ قرآنیہ بھی۔ البتہ صرف احد القرّاء العشر امام ابوجعفر مدنیؒ کی قرارت میں یہ لفظ بغیر الاشمام خالص ادغام کے ساتھ ہے کما قال العلامۃ الجزریؒ فی نظمہ "الدرۃ المضیئۃ"، باب الادغام الکبیر ۔ وَاَدْمحض تَاْمَنَّا الخ وقال ایضًا فی النظم الطیبۃ ۔

مَكِّنّ غَيْرِ الْمَكِّ تَاْمَنَّا اَشِمْ ۔۔۔ وَرُمْ لِكُلِّهِمْ وَبِالْمَحْضِ ثُرِمْ ۱۲

(۹۱) لفظین بین القوسین کا احقر محشی نے اضافہ کیا ہے ۱۲ (۹۲) یہ اَدَبٌ کی جمع ہے اور ادب اس حالت یا عادت محمودہ کو کہتے ہیں جس کے اختیار کرنے سے کارِ مطلوبہ ومقصودہ کا ثمرہ ونتیجہ موافق اور عمدہ حاصل ہوجاتا ہے جیسا کہ علاج کے دوران اہتمام پرہیز چنانچہ علاج کا پورے طور پر کامیاب وکارگر ہونا اسی پر موقوف ومنحصر ہے کہ مریض اپنے علاج کے ساتھ پرہیز کا خاص اہتمام کرے ورنہ بدپرہیزی سے نہ صرف یہ کہ شفاء وصحت یابی سے محرومی رہتی ہے بلکہ بسا اوقات زیادتیٔ مرض اور ہلاکت کا بھی سبب بن جاتا ہے ۱۲ (۹۳) کما قال اللّٰہ تعالیٰ عزوجل فی اول سورۃ الزمر "اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۞ اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ" اور رکوع ۲ میں ارشاد عالی ہے "قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ" نیز سورۃ البینہ میں ارشاد گرامی ہے "وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۵" اور فرمانِ نبوی علیٰ صاحبہ افضل صلوات اللّٰہ تعالیٰ والتسلیمات ہے "اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ (باقی صـ۴۵ پر)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(حاشیہ صلے ۴۴ کا بقیہ) اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ (مشکوٰۃ عن مسلم) ترجمہ: حق تعالیٰ شانہ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتے بلکہ تمہارے دلوں کو اور اعمال کو دیکھتے ہیں۔

ایک اور حدیث میں ارشاد ہے قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنَا اَغْنَی الشُّرَکَاءِ عَنِ الشِّرْکِ مَنْ عَمِلَ عَمَلاً اَشْرَکَ فِیْہِ مَعِیْ غَیْرِیْ تَرَکْتُہٗ وَشِرْکَہٗ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَاَنَا مِنْہُ بَرِیْءٌ فَھُوَ لِلَّذِیْ عَمِلَہٗ (مشکوٰۃ عن مسلم) ترجمہ:۔ حق سبحانہ وتقدس کا ارشاد ہے کہ میں سب شرکاء میں شرکت سے بہت زیادہ بے نیاز ہوں یعنی دنیا کے شرکاء شرکت کے محتاج اور شرکت پر راضی ہوتے ہیں اور میں خلّاقٌ عَلَی الْاِطْلَاق ہوں بے پرواہ ہوں عبادت میں غیر کی شرکت سے بیزار ہوں جو شخص کوئی عمل ایسا کرے جس میں میرے ساتھ کسی دوسرے کو بھی شریک کرلے میں اس کو اس کے شرک کے حوالہ کردیتا ہوں، دوسری روایت میں ہے کہ میں اس سے بری ہوجاتا ہوں۔

ایک اور حدیث میں وارد ہے۔ مَنْ صَلّٰی یُرَآئِیْ فَقَدْ اَشْرَکَ وَمَنْ صَامَ یُرَآئِیْ فَقَدْ اَشْرَکَ وَمَنْ تَصَدَّقَ یُرَآئِیْ فَقَدْ اَشْرَکَ (مشکوٰۃ عن احمد) ترجمہ:۔ جو شخص ریاکاری سے نماز پڑھتا ہے وہ مشرک ہوجاتا ہے اور جو شخص ریاکاری سے روزہ رکھتا ہے وہ مشرک ہوجاتا ہے جو شخص ریاکاری سے صدقہ دیتا ہے وہ مشرک ہوجاتا ہے۔ مشرک ہوجانے کا مطلب یہ ہے کہ وہ دوسرے لوگوں کو جن کو دکھلانے کے لیے یہ اعمال کئے ہیں اللہ تعالیٰ کا شریک بنالیتا ہے۔ اس حالت میں یہ اعمال اللہ تعالیٰ کے لئے نہیں رہتے ہیں بلکہ اُن لوگوں کے لئے بن جاتے ہیں جن کو دکھلانے کے لئے کئے جاتے ہیں۔

ایک اور حدیث میں ارشاد نبوی ہے اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ یُقْضٰی عَلَیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَجُلٌ اِسْتُشْھِدَ فَاُتِیَ بِہٖ فَعَرَّفَہٗ نِعْمَتَہٗ فَعَرَفَھَا فَقَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِیْھَا قَالَ قَاتَلْتُ فِیْکَ حَتّٰی اسْتُشْھِدْتُّ قَالَ کَذَبْتَ وَلٰکِنَّکَ قَاتَلْتَ لِاَنْ یُّقَالَ جَرِیْءٌ فَقَدْ قِیْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِہٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْھِہٖ حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَہٗ وَقَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَاُتِیَ بِہٖ فَعَرَّفَہٗ نِعَمَہٗ فَعَرَفَھَا فَقَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِیْھَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُہٗ وَقَرَأْتُ فِیْکَ الْقُرْاٰنَ قَالَ کَذَبْتَ وَلٰکِنَّکَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِیُقَالَ اِنَّکَ عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ لِیُقَالَ ھُوَ قَارِیٌٔ فَقَدْ قِیْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِہٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْھِہٖ حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاَعْطَاہُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ کُلِّہٖ فَاُتِیَ بِہٖ فَعَرَّفَہٗ نِعَمَہٗ فَعَرَفَھَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِیْھَا قَالَ مَا تَرَکْتُ مِنْ سَبِیْلٍ تُحِبُّ اَنْ یُّنْفَقَ فِیْھَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِیْھَا لَکَ قَالَ کَذَبْتَ وَلٰکِنَّکَ لِیُقَالَ ھُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِیْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِہٖ فَسُحِبَ بِہٖ عَلٰی وَجْھِہٖ ثُمَّ اُلْقِیَ فِی النَّارِ (مشکوٰۃ عن مسلم) ترجمہ:۔ قیامت کے دن جن لوگوں کا اول وہلہ میں فیصلہ سنایا جاوے گا ان میں سے وہ شہید بھی ہوگا جس کو بلاکر اولاً اللہ تعالیٰ اپنی اس نعمت کا اظہار فرمائیں گے جو اس پر کی گئی تھی وہ اس کو پہچانے گا اور اقرار کرے گا۔ اس کے بعد سوال کیا جاوے گا کہ (باقی اگلے صفحہ پر)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی دنیاوی غرض یا شہرت یا وجاہت یا مال مقصود نہ ہو۔ اگر کوئی[۹] خدمت کرے بہ نیت

(بقیہ حاشیہ ص۴۵ کا) اس نعمت سے کیا کام لیا، وہ کہے گا کہ تیری رضا کے لئے جہاد کیا حتّیٰ کہ شہید ہوگیا۔ ارشاد ہوگا کہ جھوٹ ہے یہ اس لئے کیا تھا کہ لوگ بہادر کہیں گے سو کہا جاچکا اور جس غرض کے لئے جہاد کیا گیا تھا وہ حاصل ہوچکی، اس کے بعد اس کو حکم سنا دیا جائے گا اور وہ منہ کے بل گھسیٹ کر جہنّم میں پھینک دیا جائے گا، دوسرے وہ عالِم بھی ہوگا جس نے علم پڑھا اور پڑھایا اور قرآن پاک کو حاصل کیا۔ اس کو بُلا کر اس پر جو انعامات دنیا میں کئے گئے تھے اُن کا اظہار کیا جاوے گا اور وہ اقرار کرے گا اس کے بعد اس سے بھی پوچھا جائے گا کہ ان نعمتوں میں کیا کیا کام کئے۔ وہ عرض کرے گا کہ تیری رضا کے لئے علم پڑھا اور لوگوں کو پڑھایا قرآن پاک تیری رضا کے لئے حاصل کیا۔ جواب ملے گا کہ جھوٹ بولتا ہے تو نے علم اس لئے پڑھا کہ لوگ عالم کہیں اور قرآن اس لئے حاصل کیا تھا کہ لوگ قاری کہیں سو کہا جاچکا (اور جو غرض پڑھنے پڑھانے کی تھی وہ پوری ہوچکی) اس کے بعد اس کو بھی حکم سنا دیا جاوے گا اور وہ بھی مُنہ کے بل کھینچ کر جہنّم میں پھینک دیا جاوے گا۔ تیسرے وہ مالدار بھی ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ نے وسعتِ رزق عطا فرمائی اور ہر قسم کا مال مرحمت فرمایا۔ بلایا جائے گا اور اس سے بھی نعمتوں کے اظہار اور ان کے اقرار کے بعد پوچھا جائے گا کہ ان انعامات میں کیا کارگذاری کی ہے۔ وہ عرض کرے گا کہ کوئی مصرفِ خیر ایسا نہیں جس میں تیری رضا کا سبب ہو اور میں نے اس میں خرچ نہ کیا ہو۔ ارشاد ہوگا کہ جھوٹ ہے یہ سب اس لئے کیا گیا کہ لوگ فیاض کہیں سو کہا جاچکا، اس کو بھی حکم کے موافق کھینچ کر جہنّم میں پھینک دیا جائے گا۔ (رسالہ فضائل التبلیغ مولفہ سیدی و مرشدی قطب العالم حضرت اقدس مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرّہٗ)

لہٰذا نہایت اہم و ضروری ہے کہ اپنی ساری کارگذاری کو خلوص و اخلاص کے ساتھ متصف و مزین فرمائیں کہ اخلاص نیت سے کیا ہوا تھوڑا عمل بھی موجبِ خیر و برکات و باعثِ ثمراتِ حسنہ ہوتا ہے اور کبھی کوئی غرض دنیوی یا شہرت وغیرہ کا خیال بھی آجائے تو فوراً لاحول اور استغفار وغیرہ سے اس کی اصلاح فرمالی جائے۔ اللہ جل شانہ وعم نوالہ محض اپنے لطف و کرم سے بلا کسی استحقاق مجھ حقیر پرتقصیر کو بھی اخلاص فی العمل جیسے جوہر کا کوئی شمہ عطا فرمادیں کہ اس کی رحیم و کریم ذاتِ عالی کی عطاء کے واسطے استحقاق بھی شرط نہیں۔ آمین یا رب العٰلمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم ۱۲

۹ے المتوفیٰ ۲ھ ۱۴۰۲ھ ۱۲ منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعانت لیوے اجرت[۹۷] کا قصد نہ ہو۔ خوش خلق[۱۰] ہو۔ دنیا[۱۱] کی طمع نہ رکھے۔ سخی[۱۲] و حلیم ہو۔ کشادہ[۱۳] رو ہو سکون[۱۴] و وقار و تواضع اختیار کرے۔ ہیئت[۱۵] لباس وغیرہ درست رکھے۔ ممنوع[۱۶] لباس نہ پہنے۔ ہیئت[۱۷] تکبر سے نہ بیٹھے۔ حتی الامکان[۱۸] قبلہ رو بیٹھے۔ باوضو[۱۹] ہو۔ خوشبو[۲۰] لگائے اگر ممکن ہو ڈاڑھی[۲۱] یا کپڑے وغیرہ سے نہ کھیلے۔ جب[۲۲] متعلم بھولے تو آہستہ سے اس کو ٹوکے اگر خود نکال لے فبہا ورنہ آہستہ سے بتلا دے۔ ریا[۲۳] حسد۔ کینہ۔ غیبت دوسرے کی

---

۹۷ کیونکہ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ اور امام زہری رحمہما اللہ تعالیٰ وغیرہ کے نزدیک تعلیم قرآن کریم پر اجرت لینا ناجائز ہے کیونکہ فخر الرسل حضرت نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرآن حکیم کو کسبِ معاش کا ذریعہ بنانے سے منع فرمایا ہے لیکن ایک دوسری جماعت یعنی حسن۔ وابن سیرین و شعبی حضرات علیہم الرحمۃ جائز قرار دیتے ہیں جبکہ اس طرح شرط نہ کی جائے کہ تنخواہ ملے گی تو پڑھاؤں گا ورنہ نہیں۔ اور حضرت امام مالک و امام شافعی و عطاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے مذہب پر شرط کے ساتھ بھی جائز ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ معاملہ کو قواعد شرعیہ کے مطابق طے کرے کہ مقدارِ تنخواہ اور کام کرنے کا وقت دونوں چیزیں متعین کرلے اور یہ بھی ضروری ہے کہ اس شہر میں تعلیمی کام کرنے والے اور حضرات بھی ہوں جن کا غالباً مطلب یہ ہے کہ اگر اس شخص کے علاوہ کوئی اور تعلیم کا کام انجام دینے والا نہ ہو تو پھر شرط کر کے تنخواہ لینا جائز نہیں۔ پس اولیٰ و افضل تو یہ ہے کہ اللہ رب العزت کی کارسازی اور صفتِ ربوبیت پر توکل کرتے ہوئے حسبۃً للہ خدمت انجام دے اور اگر اتنی ہمت نہ ہو یا اہل وعیال وغیرہ کے حقوق تلف ہونے کا اندیشہ ہو تو تنخواہ لے لے کیونکہ اگر حضراتِ اہلِ علم بھی اپنے معاش کے لئے کسی کام کاج تجارت وغیرہ میں مشغول ہو جائیں تو سلسلۂ تعلیم قرآنیہ یکسر بند ہو جائے۔ کیونکہ وہ مستقل مشغلہ چاہتا ہے اسی لئے حضرات متاخرین حنفیہ نے بھی اجرۃ علی الاقرآ کو جائز قرار دیا ہے چنانچہ صاحبِ ھدایہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ آج کل اسی پر فتوی دینا چاہیے کہ تعلیم قرآن عظیم پر اجرت و تنخواہ لینا جائز ہے، پھر موصوفؒ کے بعد والے دوسرے حضرات فقہاء نے بعض ایسے ہی دوسرے وظائف جن پر مثل تعلیم قرآنیہ کے بقائے دین موقوف ہے جیسے امامت و اذان اور تعلیمِ حدیث وفقہ وغیرہ کو تعلیم قرآنِ حکیم کے ساتھ ملحق فرما کران کی بھی اجازت دی ہے (کذا فی معارف القرآن المجلد الاول للعلامۃ الحضرۃ المفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہٗ ساکن دستور ساز اسمبلی پاکستان) لیکن تنخواہ لیتے وقت یہ نیت کرے کہ یا اللہ میں آپ کا بندہ ہوں اور میرے ذمہ آپ کے دین کی خدمت کرنا ضروری ہے۔ میں یہ تنخواہ عوض خدمت کے طور پر نہیں بلکہ اپنی حاجات کی غرض سے لیتا ہوں (کما قال الشیخ السید علی النوری الصفاقسی المصری فی غیث النفع برحاشیہ سراج القاریٔ المبتدی صفحہ ۲۰) ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحقیر اور عجب[۹۵] سے بچے۔ کشادہ[۲۴] مکان میں بیٹھے تا کہ طالبین فراغت سے بیٹھ سکیں۔ شاگردوں[۲۵] کی

---

۹۵ نہایت مذموم اور مہلک امراض ہیں جن سے بہت کم حضرات محفوظ رہتے ہیں۔ سیدنا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اکثر منافقی ھذہ الامۃ قرّاء القرآن (رواہ الامام احمد بن حنبلؒ) یعنی اس امت کے بہت سے منافق قاری قرآن ہوں گے۔ اس لئے نہایت ضروری ہے کہ ان اوصافِ مذمومہ و مہلکہ سے نیز کسی عالم دین متین کی تحقیر و توہین اور گستاخی و مقابلہ کرنے سے کامل طور پر احتیاط فرمائی جائے کہ عرضِ مسلم ہی ایک عظیم المرتبت اور رفیع الشان ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضؓ مَرْفُوْعًا مَّنْ سَتَرَ عَلٰی مُسْلِمٍ سَتَرَهُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا کَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِیْهِ۔ (رواہ مسلم و ابو داؤد وغیرھما ترغیب) ترجمہ:۔ جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ جل شانہٗ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرماتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ بندہ کی مدد فرماتے ہیں جب تک وہ اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے۔

دوسری جگہ ارشاد ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ مَرْفُوْعًا مَّنْ سَتَرَ عَوْرَةَ اَخِیْهِ سَتَرَ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَمَنْ کَشَفَ عَوْرَةَ اَخِیْهِ الْمُسْلِمِ کَشَفَ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ حَتّٰی یَفْضَحَهٗ بِهَا فِیْ بَیْتِهٖ (رواہ ابن ماجۃ ترغیب) ترجمہ:۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ جل شانہ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا، جو شخص کسی مسلمان کی پردہ دری کرتا ہے اللہ جل شانہ اس کی پردہ دری فرماتا ہے حتیٰ کہ گھر بیٹھے اس کو رسوا کر دیتا ہے۔ (تو پھر حضرات علماء کرام کے مقام و مرتبہ کا کیا ٹھکانہ جن کو ورثۃ الانبیاء فرمایا گیا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اِنَّ مِنْ اِجْلَالِ اللّٰهِ تَعَالٰی اِکْرَامُ ذِی الشَّیْبَةِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْاٰنِ غَیْرِ الْغَالِیْ فِیْهِ وَلَا الْجَافِیْ عَنْهُ وَاِکْرَامُ ذِی السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ (ترغیب عن ابی داؤد) ترجمہ:۔ تینوں اصحاب ذیل کا اعزاز اللہ تعالیٰ کا اعزاز ہے، ایک بوڑھا مسلمان، دوسرا وہ محافظ قرآن جو افراط تفریط سے خالی ہو، تیسرا منصف حاکم۔ دوسری حدیث میں ارشاد ہے لَیْسَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ لَّمْ یُجِلَّ کَبِیْرَنَا وَیَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَیَعْرِفْ عَالِمَنَا (ترغیب عن احمد و الحاکم وغیرھما) ترجمہ:۔ وہ شخص جو ہمارے بڑوں کی تعظیم نہ کرے، ہمارے بچوں پر رحم نہ کرے، ہمارے علماء کی قدر نہ کرے وہ ہماری امت میں سے نہیں ہے۔ (فضائل تبلیغ) باقی رہا یہ کہ اگر واقعی کسی عالم خیر سے کوئی لغزش و کوتاہی سرزد ہو جائے کہ کوئی ذی العلم والخیر شخصیت بھی بشریت سے خالی نہیں اور خطا سے معصوم ہونا حضراتِ انبیاء کرام صلوات اللہ تعالیٰ والتسلیمات کی شانِ عالی ہے اس لئے حضراتِ علماء کرام جن کو اللہ جل مجدہ نے علوم دینیہ کی دولت اور اپنی معرفت جیسی نعمت سے سرفراز فرمایا ہے اپنی کوتاہیوں اور غلطیوں کے ذمہ دار خود ہیں حق تعالیٰ شانہ بمقتضائے عدل ان کی گرفت فرمائیں یا بمقتضائے فضل تسامح و عفو اور درگذر کا معاملہ فرمائیں بلکہ بارشاد قطب الاقطاب سیدی (باقی صـ ۴۹ پر)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علی قدر مراتب خاطر داشت کرے۔ اگر حاجت[۲۶] ہو راہ میں بھی پڑھا دے[۹۶]۔

(حاشیہ ص۴۸ کا بقیہ) ومرشدی حضرت اقدس مولانا محمد زکریا صاحب محدث قدس اللہ تعالیٰ سرہ واعلی اللہ مراتبہٗ اغلب یہ ہے کہ حضرات علماء کرام کی لغزشیں ان شاء اللہ تعالیٰ معاف ہی ہوں گی (کیونکہ یہ حضرات کرام اس کریم ومالک حقیقی کے پاک کلام اور علوم دینِ اسلام کی خدمت میں مصروف ومشغول ہیں جو مختار الکل ہے اور جس کے برابر رحیم وکریم نہیں) پس جس طرح ہم سب پر قرآن وحدیث کا ادب واحترام اور عزت وعظمت واجب اور ضروری ہے اسی طرح ان کے حاملین وخادمین حضرات علماء کرام بھی ہمارے لئے واجب الاحترام ہیں اور ان مقدس نفوس کی توہین دینِ اسلام کی توہین کے مرادف ہے جو خدائے عزوجل کے غیظ وغضب کا باعث ہے اللھم احفظنا منہ اللہ تعالیٰ اس وبالِ عظیم سے میری اور ہر مسلمان کی پوری پوری حفاظت فرمائیں اور اپنی وپاک رسول علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی سچی وپکی محبت عطا فرماویں آمین ثم آمین کیونکہ قاعدہ محبت وعشق ہے کہ محبوب کی ہر چیز محبوب ہوا کرتی ہے

اَمُرُّ عَلَی الدِّیَارِ دِیَارِ لَیْلٰی ۔۔۔ اُقَبِّلُ ذَا الْجِدَارَ وَذَا الْجِدَارَا

وَمَا حُبُّ الدِّیَارِ شَغَفْنَ قَلْبِیْ ۔۔۔ وَلٰکِنْ حُبُّ مَنْ سَکَنَ الدِّیَارَا ۱۲

(۹۶) کما قال الشیخ الاقراء فی زمانہ العلامہ شمس الدین ابی الخیر محمد بن محمد ابن الجزری علیہ الرحمۃ فی منجد المقرئین ص۹) وَیجوز الاقراء فی الطریق لانعرف احد انکر ھذا الاما روی عن الامام مالک رضی اللہ عنہ انہ قال "ما اعلم القراءۃ تکون فی الطریق"، الخ یعنی اقراء فی الطریق بلا شبہ جائز ہے اور ہم کو اس بارے میں کسی کا بھی انکار معلوم نہیں ہوا سوائے حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کے کہ موصوف نے فرمایا کہ "میں قراءۃ فی الطریق کو جائز نہیں سمجھتا ہوں"، چنانچہ علامہ ابو الحسن علی بن محمد بن عبد الصمد السخاوی المصری رح راستہ میں پڑھاتے تھے اسی طرح ابن ابی داؤد رح نے سیدنا حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ سے اقراء فی الطریق نقل کیا ہے نیز حضرت عمر بن عبد العزیز علیہ الرحمہ نے قراءۃ فی الطریق کی اجازت دی ہے نیز شیخ محی الدین النووی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قراءۃ فی الطریق میں قول مختار یہ ہے کہ وہ بغیر الکراہۃ جائز ہے جب کہ قاری پر غفلت طاری نہ ہو ورنہ پھر مکروہ ہے جیسا کہ سیدنا نبیٔ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناعس (اونگھنے والے) کے لئے اندیشۂ غلطی در قراءت کی بناء پر قراءت کو مکروہ فرمایا ہے نیز علامۂ موصوف الجزری رح نے اپنے شیخ امام شمس الدین ابن الصائغ رح سے کئی مرتبہ راستہ میں پڑھا ہے اس حالت میں کہ کبھی تو دونوں حضرات پیادہ ہوتے تھے اور کبھی استاذ اپنی سواری بغلہ پر ہوتے اور موصوف رح پیدل نیز قاضی محب الدین بن یوسف الحلبی رح فرماتے ہیں کہ شیخ تقی الدین الصائغ رح بسا اوقات مجھ کو اپنی خدمت میں رکھتے تھے سو میں موصوف سے راستہ میں پڑھتا تھا بایں حالت کہ میں پیدل ہوتا تھا اور وہ اپنی حمارہ (سواری) پر سوار ہوتے نیز حضرت عطاء بن السائب رح فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن حبیب السلمی رح سے (جو کہ عظیم المرتبت تابعی ہیں) راستہ میں اس حال میں قرآن کریم پڑھتے تھے آپ بھی پیادہ ہوتے تھے پس قراءۃ واقراء فی الطریق جائز ہے اور جنھوں نے اس کو معیوب سمجھا ہے ان کے قول پر فتویٰ نہیں ہے لیکن قراءۃ فی المصحف نہ کرے کہ راہ گیروں کی پشت ہوگی البتہ برعایت کاملہ تعظیم کلام اللہ تعالیٰ قراءۃ واقراء بالحفظ میں چنداں مضائقہ نہیں ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آداب متعلّم کے یہ ہیں

نیت[۹۷] خالص رکھے۔ علائق و موانع کو حتی الامکان کم کردے۔ وقت[۹۸] کو غنیمت سمجھے۔ دوسرے[۹۹] وقت پر نہ ٹالے۔ سیکھنے[۱۰۰] پر عار نہ کرے۔ شیخ[۱۰۱] کامل کو تلاش کرے۔ جب[۱۰۲] اس کے پاس جاوے تو کپڑے صاف ہوں، ادب[۱۰۳] سے پیش آوے۔ نگاہِ حرمت[۱۰۴] سے اُس پر نظر کرے۔ جو[۱۰۵] بتلاوے اُس کو توجہ سے سنے اور یاد رکھے۔ اگر کوئی بات[۱۰۶] سمجھ میں نہ آوے اپنا قصور[۱۰۷] سمجھے۔ اس[۱۰۸] کے روبرو کسی اور کا قول مخالف ذکر نہ کرے۔ اور کوئی[۱۰۹] اس کے استاذ کو بُرا کہے حتی الوسع اس کا دفعیہ کرے ورنہ وہاں سے اُٹھ کھڑا ہو۔ جب[۱۱۰] حلقے کے قریب پہونچے سب حاضرین کو سلام کرے پھر شیخ کو خصوصًا سلام کرے۔ لوگوں[۱۱۱] کو پھاندتا ہوا نہ جاوے جہاں جگہ مل جاوے بیٹھ جاوے لیکن اگر شیخ کا اذن ہو تو مضائقہ نہیں۔ کسی[۱۱۲] کو اٹھا کر اس کی جگہ نہ بیٹھے۔ دو شخصوں[۱۱۳] کے درمیان میں بدون ان کی اذن کے نہ بیٹھے۔ بیٹھنے[۱۱۴] میں جگہ تنگ نہ کرے۔ اپنے[۱۱۵] رفقار سے نرمی برتے۔ غل[۱۱۶] نہ مچاوے۔

(۹۷) کیونکہ ارشاد نبوی علی صاحبہا الصلاۃ والتحیہ ہے ”من قرأ القرآن یتاکل بہ الناس جاء یوم القیمۃ ووجھہ عظم لیس علیہ لحم“ (رواہ البیھقی در شعب الایمان) یعنی جو شخص قرآن کریم اس لئے پڑھے کہ اس کے ذریعہ لوگوں سے کھائے قیامت کے روز وہ اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرہ پر گوشت نہیں ہوگا (بلکہ محض ہڈی ہڈی ہوگا) نیز حضراتِ مشائخ کرام سے منقول ہے کہ جو شخص علم کے ذریعہ دنیا کمائے اس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ اپنے رخسار سے جوتا صاف کرے اس میں تو کوئی شبہ نہیں کہ جوتا تو صاف ہو جائے گا مگر اس کو چہرہ سے صاف کرنا جس کو اشرف الاعضاء کہا گیا ہے بیوقوفی اور حماقت کی انتہا ہے ایسے ہی افراد کے متعلق ارشاد خداوندی عزوجل ہے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى (سورۃ البقرہ ع ۲) یعنی یہی لوگ ہیں جنھوں نے ہدایت کے عوض ضلالت و گمراہی خریدی ہے کما قال الحضرۃ مرشدی علیہ الرحمۃ فی خاتمہ فضائل القرآن الکریم) پس اگر خدانخواستہ کسی طالب علم کی نیت وارادہ میں کوئی خرابی معلوم ہو تو حتی الامکان والوسع اس کے صحیح ودرست کرنے کی کوشش وفکر کرے لیکن تعلیم منقطع نہ کرے کیونکہ علماء کرام کا قول ہے ”طلبنا العلم لغیر اللہ فابی ان یکون الا اللہ۔ یعنی اگرچہ ہم نے تحصیل علم غیر اللہ کے لئے کی لیکن علم کی خاصیت وشان یہ ہے کہ آخر کار وہ اللہ سبحانہ وتقدس ہی کے لئے ہو کر رہتا ہے مطلب یہ ہے کہ برکتِ علم سے کسی نہ کسی وقت ہدایت وخلوص اور حسن النیۃ کی دولت سے اللہ ارحم الراحمین نوازہی دیتے ہیں ۱۲ (۹۸) اور پھر کسی وقت میں دریافت کرکے سمجھنے کی کوشش کرے، نیز اپنے نفس کو بُری خصائل و اوصافِ مذمومہ سے پاک کرے اور اوصاف محمودہ سے آراستہ ومزین کرے کہ اہتمام صلاح وتقوی سے علم حاصل کرنا بڑا آسان اور بابرکت ہو جاتا ہے نیز اپنی باگ شیخ کے ہاتھ میں کلیۃً دیدے اور اجر وثواب کی نیت سے اس کی خدمت بھی کرے سہ ولیلزم الوقاء والتادّبا : عند الشیوخ ان یرد ان ینجبا ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے ضرورت نہ ہنسے۔ بہت[21] باتیں نہ کرے۔ اِدھر[22] اُدھر نہ دیکھے بلکہ[23] شیخ کی طرف متوجہ رہے۔ شیخ[24] کی بد خلقی کی سہار کرے۔ اس[25] کی تند خوئی سے اس کے پاس جانا نہ چھوڑے نہ اس کے کمال سے بداعتقاد ہو بلکہ اس کے افعال و اقوال کی تاویل کرے۔ جب[26] شیخ کسی کام میں لگا ہو یا ملول و مغموم ہو یا بھوکا پیاسا ہو یا اونگھتا ہو یا اور کوئی عذر ہو جس سے تعلیم شاق ہو یا حضورِ قلب سے نہ ہو ایسے وقت میں نہ پڑھے۔ جب[27] پڑھنے کا ارادہ ہو تو اول مسواک[99] کرے۔ اگر پڑھنے

---

(۹۹) کما قال العلامۃ صاحب المنجد ”و اذا اراد القراءۃ ینبغی ان یستاك بعود من اراك فانہ ابقی للفصاحۃ وانقی للنکھۃ۔ یعنی جب قراءۃ کا ارادہ کرے تو پہلے پیلو کی لکڑی سے مسواک کرے کہ اس سے فصاحت اور نکہت دہن میں اضافہ ہوتا ہے اور وضو میں مسواک کرنا سنت اور اس کی مسنونیت کا عقیدہ رکھنا فرض ہے کیونکہ وہ تواتر و توارثِ عملی سے ثابت ہے جس کی تعریف و توضیح شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی علیہ الرحمہ کی شرح مسلم شریف المسمّٰی فتح الملہم کے مقدمہ میں بایں الفاظ درج ہے ” وھو ان یعمل بہ فی کل قرن من صاحب الشریعۃ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) الی یومنا ھذا جم غفیر من العاملین بحیث یستحیل عادۃ تواطئھم کذب او غلط کسواك فی الوضوء مثلًا سنّۃ واعتقاد سنّیتہ فرض لانہ ثابت بالتواتر العملی وجحودھا کفر وجھلہ حرمان وترکہ عتاب او عقاب “ الخ نیز جو نماز مسواک والے وضو سے ادا کی جاتی ہے اس کا اجر و ثواب ستّر گنا اس نماز سے زیادہ ہوتا ہے جو بدون السواک والے وضو سے پڑھی جائے چنانچہ حضرت علامہ شامی رحمہ اللہ تعالیٰ جلد اول کے صفحہ ۸۴ پر ارشاد نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیم نقل فرماتے ہیں ” صلوٰۃ بسواك افضل من سبعین صلوٰۃ بدون سواك “ اور صفحہ ۸۵ پر ارقام فرماتے ہیں ” ومن منافعہ تذکیر الشھادۃ عند الموت رزقنا اللہ تعالیٰ بمنہ وکرمہ “ یعنی سنّتِ مسواک کے نوافع سے بوقتِ موت کلمۂ شہادت یاد آنا ہے۔ اللہ رب العٰلمین محض اپنے احسان و فضل سے ہر صاحب الایمان کلمہ گو کو میت استقامت علی الدین اور خاتمہ بالخیر کی دولت سے مالا مال فرمائیں آمین یا ارحم الراحمین بحرمۃ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

آدابِ مسواک:۔ ہر قسم کی لکڑی سے مسواک کرنا جائز ہے بشرطیکہ وہ لکڑی نقصان دہ نہ ہو۔ زہریلی لکڑی سے مسواک کرنا حرام اور انار۔ بانس۔ ریحان چنبیلی کی لکڑی سے مکروہ ہے اور سب سے بہتر لکڑی مسواک کے لئے پیلو کی ہے پیلو کے بعد زیتون کی اور زیتون نہ ہو تو بطم کی لکڑی اور اگر ان میں سے کوئی نہ ہو تو پھر تلخ درخت کی لکڑی کی مسواک مناسب ہے۔

بروایت سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما وارضاہما مسواک پکڑنے کا طریقہ مسنونہ بحوالہ شامی ص۸۵ یہ ہے کہ چھوٹی انگلی (جس کو عربی زبان میں خنصر، فارسی میں انگشت کوچک، ہندی میں چھنگلیا اور انگلش میں لٹل فنگر ”LITTLE FINGER“ کہتے ہیں) زیرِ مسواک، انگوٹھا (جس کو عربی میں اِبھام۔ بزبان فارسی نر انگشت اور بزبان انگریزی تھم ”THAM“ کہتے ہیں) مسواک کے (باقی اگلے ص۵۲ پر)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں استاذ یا کوئی دوسرا بزرگ آوے تو قرأت قطع کر کے تعظیم کے لئے کھڑا ہونا جائز ہے۔ تمت

(بقیہ ص۵۱ کا) بالائی حصہ کے نیچے اور بقیہ تین انگلیوں کو (جن کے نام بالترتیب یہ ہیں۔ بنصر۔ وسطیٰ۔ سبّابہ/ انگشتِ دوم۔ انگشتِ میانہ۔ انگشت شہادت/ دوسری انگلی۔ بیچ کی انگلی۔ شہادت والی انگلی۔ اور رنگ فنگر "RING FINGER"۔ مڈل فنگر "MIDDLE FINGER"۔ فور فنگر "FORE FINGER") مسواک کے اوپر رکھا جائے (اور حسب ضرورت انگلیوں کو خم دے دیا جائے)

مٹھی میں دبا کر مسواک نہ کرنی چاہئے کہ اس سے بواسیر پیدا ہوتی ہے نیز مسواک داہنے ہاتھ سے کی جائے کہ یہ بھی مستحب ہے (کذافی البحر والدر والغرر)۔ مسواک کرتے وقت یہ نیت ہو کہ میں اپنے منہ کو قرآن کریم یا نماز میں ذکر اللہ کرنے کے لئے پاک کرتا ہوں (ملبوسات) کبیری میں مذکور ہے کہ اول مسواک اوپر کے جبڑے میں داہنی جانب کی جائے پھر اوپر بائیں جانب۔ اس کے بعد نیچے داہنی طرف اور پھر بائیں طرف۔ عوارف میں ہے کہ خشک مسواک کو تر کیا جائے اور فارغ ہو جانے کے بعد اس کو دھو دیا جائے ورنہ شیطان استعمال کرتا ہے۔ کتاب بنایہ میں درایہ سے منقول ہے کہ مسواک کرتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہئے اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ فَمِيْ وَنَوِّرْ قَلْبِيْ وَطَهِّرْ بَدَنِيْ وَحَرِّمْ جَسَدِيْ عَلَى النَّارِ۔

مسواک کا منہ نہ زیادہ نرم ہو اور نہ زیادہ سخت بلکہ درمیانی درجہ کا ہونا چاہئے۔ مسواک کی لکڑی کا صاف و سیدھا ہونا، گرہ دار نہ ہونا بہتر ہے۔ مسواک کا خنصر کے برابر موٹا ہونا مستحب ہے۔ ابتداءً ایک بالشت کے برابر ہونی چاہئے بعد میں کم ہو جائے تو کچھ حرج نہیں۔ مسواک کو استعمال سے قبل دھو لیا جائے تاکہ اس کا میل کچیل دور ہو جائے مسواک کھڑی کر کے رکھنی چاہئے کہ زمین پر ڈالنے سے جنون کا خطرہ ہے۔ مسواک کو ایک طرف سے استعمال کیا جائے نہ کہ دونوں طرف سے۔ نامعلوم درخت سے مسواک نہ بنائی جائے کہ بعض مرتبہ لکڑی کے زہریلے ہونے کی بنا پر نقصان اٹھانا پڑ جاتا ہے۔ **مسئلہ:** چت لیٹ کر اور بیت الخلاء میں مسواک کرنا مکروہ ہے۔
مسئلہ: حنفیہ کے نزدیک روزہ کی حالت میں زوال سے قبل اور زوال کے بعد مسواک کا استعمال درست ہے خواہ مسواک خشک ہو یا تر۔ **مسئلہ:** جس شخص کو مسواک کرنے سے قے آنے کا خوف ہو وہ مسواک ترک کر سکتا ہے۔ (عالمگیری) **مسئلہ:** احرام کی حالت میں مسواک کرنا جائز ہے (کتاب الآثار) **مسئلہ:** حرم شریف کی پیلو سے مسواک بنانا جائز نہیں (شامی) **مسئلہ:** نابالغ بچوں کو بھی مسواک کا استعمال کرانا چاہئے۔ تاکہ ان کو بھی عادت ہو۔ (نووی) **مسئلہ:** کسی کی مسواک بلا اجازت استعمال کرنا مکروہ ہے (فضائل مسواک) ۱۲

(۱۰۰) خواہ اس کی فضیلت و بزرگی باعتبار علم دین و صلاح عمل کے ہو یا شرف ذاتی و کبر سنی کے لحاظ سے ہو یا بربنائے آقا و حاکم اسلامی کے ہو یا رشتہ کی حرمت ہو وغیر ذٰلک تو اس کے لئے قیام تعظیم جائز بلکہ بارشاد امام ابی زکریا یحییٰ محی الدین النووی علیہ الرحمۃ مستحب ہے بشرطیکہ قیام کرنا بغرض الاکرام والاحترام ہی ہو علی سبیل الریاء وغیرہ نہ ہو چنانچہ موصوفؒ اپنی تالیف "التبیان" کے الباب السادس میں رقمطراز ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

" واذا ورد على القارئ من فيه فضيلة من علو او شرف او سن مع صيانة او له حرمة بولاية او ولادة او غيرها فلا بأس بالقيام له على سبيل الاحترام والاكرام لا للرياء والاعظام بل ذلك مستحب الخ اور یہ جواز قیام اور حکم صرف طالب علم ہی کے حق میں نہیں بلکہ استاذ و شیخ بھی اگر کسی صاحبِ فضیلت شخص کے اکرام و احترام میں کھڑا ہو جائے تو بھی کوئی مضائقہ نہیں پھر وہ صاحب الفضیلۃ شخص طلباء کرام میں سے ہو یا ان کا غیر ہو چنانچہ جب سیدنا ابو الربیع سلیمان بن مسلم ابن جماز مدنی تبع تابعیؒ آتے تو سیدنا حضرت امام نافع مدنیؒ ان کے لئے کھڑے ہو جاتے اور ان کی خوب قدر و منزلت فرماتے کیونکہ وہ پہلے سیدنا حضرۃ امام ابو جعفر مدنیؒ کے یہاں آپ کے ہم درس اور رفیق فی القراءۃ تھے چنانچہ امام ابو جعفر مدنیؒ کے راوی دوم ابن جماز ہی ہیں بعد میں پھر انھوں نے آپ سے بھی پڑھا۔ نیز دیگر سلف صالحین و حضرات تابعین رحمہم اللہ تعالی اور حضرات صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین حتّٰی کہ سید الانبیاء والمرسلین نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے بھی آنے والے کے اکرام میں کھڑا ہونا ثابت ہے کما قال العلامۃ صاحب التبیانؒ۔ واللّٰہُ تعالیٰ اَعْلَمُ، وَعِلْمُہٗ اتمّ واحکم ؎

يا الهي خذ بلطفك من له زاد قليل
مفلسٌ بالصدق يأتي عند بابك يا خليل

ذنبه ذنب عظيم فاغفر الذنب العظيم — انه شخص غريبٌ مذنب عبد ذليل
منه عصيان ونسيان وسهو بعد سهو — منك احسان وفضل بعد اعطاء جزيل
قال يا رب ذنوبي مثل رمل لا تعد — فاعف عنّي كل ذنب فاصفح الصفح الجميل
كيف حالي يا الهي ليس لي خير العمل — سوء اعمال كثير زاد طاعاتي قليل
عافني من كل داءٍ واقض عني حاجتي — ان لي قلباً سقيماً انت شافٍ للعليل

انت شافي انت كافي في مهمات الامور
انت حسبي انت ربّي انت لي نعم الوكيل

ابو سالم محمد اسمٰعیل صادق خورجوی
مدرسہ تحفیظ القرآن مکۂ معظمہ
مورخہ ۲۱ رمضان المبارک ۱۴۰۳ھ ہجری یوم جمعہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قال اللہ تعالیٰ

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا

اور (اے رسول) قرآن مجید کو ترتیل میں تلاوت کیجیے

قال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الترتیل هو تجوید الحروف ومعرفة الوقوف

صفحہ ہذا کا بوقتِ طبع دوم اضافہ کیا گیا۔ ابو سالم

ترتیل کا مطلب ہے: حروف کو تجوید کے مطابق ادا کرنا اور صحیح جگہ وقف کرنا

١

مجموعہ نادرہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مآخذ کتاب ہٰذا شرح تفہیم الوصف

۱	الشاطبیہ	حضرت علامہ شاطبی رحمہ اللہ تعالیٰ
۲	الاتقان	حضرت علامہ سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ
۳	النشر الکبیر	حضرت علامہ جزری رحمہ اللہ تعالیٰ
۴	نہایۃ القول المفید	حضرت علامہ محمد مکی نصر رحؒ
۵	جہد المقل	حضرت علامہ مرعشی رحؒ
۶	شرح سبعہ قرآت	حضرت قاری محی الاسلام صاحب پانی پتی رحؒ
۷	تعلیقات مالکیہ	حضرت قاری عبد المالک صاحب علی گڈھی رحؒ
۸	فضائل التبلیغ	مرشدی حضرت اقدس مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی رحؒ
۹	عنایاتِ رحمانی	حضرت قاری فتح محمد صاحب پانی پتی مہاجر مدنی رحؒ
۱۰	کاشف العسر	" " " " " " " "
۱۱	تفہیم الوقوف	حضرت قاری محمد اسماعیل صاحب امرتسری رحؒ
۱۲	افادات و فیوضات	استاذی حضرت قاری محب الدین احمد صاحب الٰہ آبادی رحؒ
۱۳	العطایا الوہبیہ	حضرت قاری رحیم بخش صاحب پانی پتی رحؒ
۱۴	الجواہر النقیہ	حضرت قاری اظہار احمد صاحب تھانوی رحؒ
۱۵	توضیحاتِ مرضیہ	حضرت قاری محمد شریف صاحب امرتسری رحؒ
۱۶	معلم التجوید	" " " " " " " "
۱۷	فیضانِ رحمت	حضرت مولانا امداد صابری صاحب دہلوی
۱۸	کشف النظر	جناب مولانا قاری محمد طاہر صاحب رحیمی
۱۹	کمال الفرقان	" " " " " " " "
۲۰	فضائلِ مسواک	جناب مفتی محمد اطہر صاحب سہارنپوری رحؒ
۲۱	سوانح حضرت قاری شریف رحؒ	جناب قاری محمد تقی الاسلام صاحب لاہوری

مؤلف کا پتہ
(قاری) محمد اسمٰعیل صادق نزد جامع مسجد خورجہ ضلع بلندشہر یوپی۔ انڈیا
QARI MUHAMMAD ISMAEEL SADIQ
NEAR JAMA MASJID KHURJA Distt Bulandshahar (up) india

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہایت آسان ومفید اور جامع

کُتُبِ تجوید وقرأت

از شیخ القراء حضرت قاری محمد اسمٰعیل صادق صاحب خورجوی مکیؒ

سابق مدرس تحفیظ القرآن مکہ معظمہ

① **تجوید الاطفال**:۔ جو بچوں کی تجوید کے نام سے مشہور ہے بطرز سوال وجواب تجوید کے بالکل ابتدائی مسائل میں انتہائی آسان اور مختصر رسالہ جو بہت سے مدارس ومکاتب میں داخل درس ہے۔

② **قواعد المبتدی**:۔ تجوید کے تمام ابتدائی مسائل کی جامع اور نہایت ہی آسان ومفید کتاب بعض مدارس ومکاتب میں داخل درس بھی ہے۔

③ **فیوض مکیہ**:۔ علم تجوید اور روایتِ حفص کی تکمیل کے لیے انتہائی سہل اور جامع کتاب جو ہندستان کے گوشہ گوشہ کے علاوہ بہت سے ممالک پاکستان، بنگلہ دیش، سعودی عرب ساؤتھ افریقہ، لندن، افغانستان، امریکہ وغیرہ کے بہت سے شہروں میں پہنچ چکی ہے۔ بعض جگہ داخل درس بھی ہے۔

④ **وقوف المبتدی**:۔ علم وقف اور اس کے متعلقات پر تمام ضروری مسائل کی جامع اور بہت ہی آسان کتاب جو پاکستان میں بھی طبع ہو چکی ہے۔

⑤ **تنشیط المبتدی**:۔ قرأۃ عاصم کے دونوں راویوں حفصؒ اور شعبہؒ کے تمام اختلافات کی جامع اور انتہائی آسان کتاب کہ معمولی تعلیم یافتہ بھی روایتِ حفصؒ کے بعد اس کے ذریعہ امام عاصم کی پوری قرأۃ کا قاری بن سکتا ہے۔

ناشر

مدرسہ تعلیم القرآت خورجہ (بلند شہر) یوپی۔ انڈیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نہایت آسان ومفید اور جامع

کتبِ تجوید و قرأت

از شیخ القراء حضرت قاری محمد اسمٰعیل صادق صاحب خورجوی مکیؒ

سابق مدرس تحفیظ القرآن مکہ معظمہ

(۱) **تجوید الاطفال**:۔ جو بچوں کی تجوید کے نام سے مشہور ہے بطرز سوال وجواب تجوید کے بالکل ابتدائی مسائل میں انتہائی آسان اور مختصر رسالہ جو بہت سے مدارس ومکاتب میں داخل درس ہے۔

(۲) **قواعد المبتدی**:۔ تجوید کے تمام ابتدائی مسائل کی جامع اور نہایت ہی آسان و مفید کتاب بعض مدارس ومکاتب میں داخل درس بھی ہے۔

(۳) **فیوضِ مکیہ**:۔ علمِ تجوید اور روایتِ حفص کی تکمیل کے لیے انتہائی سہل اور جامع کتاب جو ہندستان کے گوشہ گوشہ کے علاوہ بہت سے ممالک پاکستان، بنگلہ دیش، سعودی عرب ساؤتھ افریقہ، لندن، افغانستان، امریکہ وغیرہ کے بہت سے شہروں میں پہنچ چکی ہے۔ بعض جگہ داخلِ درس بھی ہے۔

(۴) **وقوف المبتدی**:۔ علم وقف اور اس کے متعلقات پر تمام ضروری مسائل کی جامع اور بہت ہی آسان کتاب جو پاکستان میں بھی طبع ہو چکی ہے۔

(۵) **تنشیط المبتدی**:۔ قرأۃ عاصم کے دونوں راویوں حفصؒ اور شعبہؒ کے تمام اختلافات کی جامع اور انتہائی آسان کتاب کہ معمولی تعلیم یافتہ بھی روایتِ حفصؒ کے بعد اس کے ذریعہ امام عاصم کی پوری قرأۃ کا قاری بن سکتا ہے۔

ناشر

مدرسہ تعلیم القرآت خورجہ (بلندشہر) یوپی۔ انڈیا